

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelzone.com>

<https://www.znzlibrary.com/>

<https://www.znz.today>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاں سب سے پہلے رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

[0344 4499420](https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10)

<https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

WhatsApp Channel Link

[Channel Join Now](#)

باس میں موجود ناولز پاکستانی لکھنے والے ناولز ہونے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

[Novel Name : Yaar E Sitamgar](#)

[Jaan E Aziz Novel By Dua Khan](#)

[Lams E Junoon By Zoya Ali Shah](#)

[Teri Rahguzar Novel By Kitab Chehra](#)

[Bismil Novel By Mehrunnisa Shahmeer](#)

[Shiddat E Yaar Novel By Zoya Ali Shah](#)

[Ishq E Maknoon Novel By Maryam Jutt](#)

[Saza E Ishq Novel By Shahzmeen Mehdi](#)

[Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal](#)

Novels Categories

[Web Special](#)

[Short Novels](#)

[Long Novels](#)

[Digest Novels](#)

[Romantic Novels](#)

[Facebook Novels](#)

[Ebook Novels PDF](#)

[Youtube Novels PDF](#)

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](#) / [✉](#) [0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>

مکمل ناول

قبول ہے

نائکہ جٹ

منت کچن میں کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ منت۔۔۔ غزل منت کے
پیچھے کچن میں آئی۔۔۔ منت کام کرنے میں مصروف تھی۔
منت پیچھے کرتے غزل کی طرف دیکھا۔۔۔ منت لالا۔۔۔ آگئے۔۔
غزل خوشی سے بولی۔۔۔ جبکہ منت کا دل یہ سنتے ہی زور و
سے دھڑکا تھا۔۔۔ وہ آج پورے تین سال بعد اسے دیکھنے لگی
تھی۔۔۔ دل نے الگ بیٹ محسوس کی تھی۔۔۔ دل زور و شور سے

دھڑک رہا تھا۔۔۔ منت کے چہرہ کو مسکراہٹ نے چھوا تھا۔۔۔
جبکہ نجستہ اور غزل ایک دوسرے کی طرف دیکھتے منت
کے چہرہ کے تبدیل ہوتے زواہ پہ مسکرا رہی تھی۔۔۔ لالا آئے
ہیں۔۔۔ ہماری پیاری بھابی کے لیے کیا لائے ہیں۔۔۔ نجستہ منت
کو بازو مارتے ہوئے بولی۔۔۔ اوئے بچہ لوگ۔۔۔ بس کرو۔۔۔ ہمارا
بچی کو تنگ مت کرو۔۔۔ رانیہ خان نے منت کو پیار سے
دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ مورے۔۔۔ بیٹی میں ہوں۔۔۔ نجستہ نے
گھورتے ہوئے کہا۔۔۔ ہم کو پتہ ہے۔۔۔ تم ہمارا بیٹی ہے۔۔۔ لیکن
یہ بھی ہمارا بیٹی ہے۔۔۔ چاچی جان۔۔۔ کس کو نہیں پتہ
ان دو دلوں کو اب ایک ہونا ہے۔۔۔ غزل مسکراتے ہوئے
منت کا چہرہ ٹھوری سے پکڑتے اس کی آنکھوں میں
دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ منت کا چہرہ شرم سے سرخ ہو

رہا تھا۔۔۔۔۔ بھابی۔۔۔۔۔ احسد آگیا ہے۔۔۔۔۔ ماہ نور خان نے
رانیہ کو مخاطب کیا۔۔۔۔۔ ہم آرہا ہے۔۔۔۔۔ ہمارا بچہ آگیا۔۔۔۔۔
رانیہ خان خوشی سے باہر نکلی۔۔۔۔۔ باہر لاونج میں
گلزار خان، احمد خان، عمیر خان اور طاہر فاروق خان
بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ گلزار خان کے ساتھ ہی احسد خان
بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔ رانیہ خان کو دیکھتے احسد خان کھڑا
ہوا تھا۔۔۔۔۔ مورے۔۔۔۔۔ احسد خان نے پیار سے رانیہ کو اپنے
حصار میں لیا۔۔۔۔۔ میرا بچہ۔۔۔۔۔ کیسے ہیں میرا بچہ۔۔۔۔۔ رانیہ
خان پیار سے بولی۔۔۔۔۔ مورے میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ آپ کیسی
ہے۔۔۔۔۔ احسد خان نے پیار سے رانیہ خان کے ہاتھ چومتے
ہوئے کہا۔۔۔۔۔ غزل اور نجستہ کچن سے باہر آئی
تھی۔۔۔۔۔ غزل نجستہ دونوں احسد خان کے پاس آئی

تھی۔۔۔ لالا کیسے ہیں آپ۔۔۔ نجستہ احسد خان کے
گلے لگتے ہوئے بولی۔۔۔ میری گڑیا ٹھیک ہے تو اس
کالا لالا بھی ٹھیک ہے۔۔۔ لالا۔۔۔ غزل نے بھی احسد خان
کو مخاطب کیا۔۔۔ لالا آپ اتنے ٹائم بعد ائے۔۔۔ غزل نے
شکوہ کیا تھا۔۔۔ میری جان اب آگیا ہوں۔۔۔ اب اپنی
بہنوں کے پاس ہوں۔۔۔ احسد نے مسکراتے ہوئے دونوں
کے گرد حصار بنایا۔۔۔ احسد کی ایک طرف غزل اور
دوسری طرف نجستہ تھی۔۔۔ جبکہ منت کچن کے
دروازے میں کھڑی تھی۔۔۔ احسد کی نظر اچانک ہی
کچن کے دروازے میں کھڑی منت پہ پڑی۔۔۔ منت احسد
کو خود کی طرف دیکھتا پا کر جلدی سے کچن میں ہوئی۔
منت کا دل کانوں میں بجنا شروع ہوا تھا۔۔۔ منت نے اپنے

دل پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ آپی۔۔۔ اذان کی آواز پہ منت نے پیچھے
 دیکھا۔۔۔ کیا ہوا آپی۔۔۔ اذان اسے گہرے سانس لیتے دیکھ کر
 بولا۔۔۔ کچھ نہیں تم بتاؤ۔۔۔ منت مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ باہر لا آئے
 ہیں۔۔۔ اذان باہر حسد کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ اور پھر لاونج
 میں آیا۔۔۔ لا لا۔۔۔ اذان کی آواز پہ حسد نے اذان کی طرف دیکھا۔۔
 میرا شیر۔۔۔ حسد نے اذان کو گلے لگایا۔۔۔ میرا شیر کیسا ہے۔۔
 لا لا کی جان۔۔۔ حسد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ لا لا آپ کی بہت یاد
 آرہی تھی۔۔۔ اذان نے حسد کی طرف دیکھتے لاڈ سے کہا۔۔۔ میرا
 شیر۔۔۔ حسد پھر سے بولا۔۔۔ لا لا کیا یہ شیر ہے۔۔۔ لا لا آپ کتنا
 مذاق کرنے لگ گئے ہیں۔۔۔ زویا نے اندر آتے ہوئے پورا پورا حصہ لیا
 تھا۔۔۔ تم چپ رہو۔۔۔ اذان زویا کی طرف انگلی کرتے ہوئے
 بولا۔

-- زویا نے کندھے اچکائے۔۔۔ پھر سے What ever
یونیورسٹی میں کچھ کر کے آئے ہوں۔۔۔ غزل نے دلچسپی سے
پوچھا۔۔۔ غزل خجستہ سب ہی ان کی لڑائی انجوائے کرتے
تھے۔۔۔ اوئے۔۔۔ بس کرو۔۔۔ میں پاس کھڑا ہوں۔۔۔ اور تم دونوں بلی
چوہے کی طرح جھگڑا کر رہے ہوں۔۔۔ احسد نے دونوں کی طرف
دیکھا۔۔۔ لالا یہ کر رہا ہے۔۔۔ زویا نے اذن کی طرف اشارہ کیا۔۔۔
لالا میں بتاتی ہوں یہ دونوں ہی کمینے ہیں۔۔۔ آپ ان کو
چھوڑے۔۔۔ اذان بس کر۔۔۔ چل زویا بیٹھ۔۔۔ لالا کی شادی کی پلینگ
کرتے ہیں۔۔۔ غزل سب کو شرارتی انداز میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔
احسد نے اپنی گھنی بیرڈ میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔ ہم لالا کے لیے یہ
پھول۔۔۔ ابھی غزل اتنا ہی بولی تھی کہ سامنے سے آتے راضون کو
دیکھتے اس کی زبان کو بریک لگی تھی۔۔۔ غزل خاموش ہوتی سائیڈ پہ

بیٹھی۔۔۔ کیا ہوا غزل۔۔۔ اب نجستہ کی باری تھی۔۔۔ غزل تم کچھ بول رہی تھی نہ۔۔۔ نجستہ اسے صوفے پہ بیٹھتے دیکھ کر بولی۔۔۔ نہیں تو۔۔۔ میں کیا بولوں گی۔۔۔ غزل نے نجستہ کو غصے سے دیکھا۔۔۔ جبکہ غزل کی حالت دیکھتے اذان بھی مسکرایا تھا۔۔۔ لالا یہاں بیٹھے۔۔۔ نجستہ راضون کو غزل کے ساتھ جگہ دیتے ہوئے بولی۔۔۔ جبکہ غزل کی سہی معنوں میں جان نکلی تھی۔۔۔۔۔ راضون احسد سے باہر ہی مل چکا تھا۔۔۔ منت کہاں ہے۔۔۔ راضون نے سب کو لاونج میں دیکھتے اسے نہ پا کر پوچھا۔۔۔ لالا منت آپ تو کچن میں ہے۔۔۔۔۔ زویا ہستے ہوئے بولی۔۔۔ جبکہ احسد کی نظر کچن کے دروازے پہ تھی۔۔۔ وہ باہر نہیں آئے گی کیونکہ۔۔۔ غزل اپنی زبان پہ قابو نہ رکھتے ہوئے اتنا ہی بولی تھی کہ راضون کے دیکھنے پہ الفاظ اندر ہی محفوظ کرتے چپ ہوئی۔۔۔ کیونکہ یہاں احسد لالا ہے۔۔۔ تو منت کو ان سے شرم آتی

ہے۔۔۔ نجستہ نے غزل کا ادھورا جملہ پورا کیا تھا۔۔۔ جبکہ اندر منت سرخ ہوئی تھی۔۔۔ جاؤ منت کو بلا کر لاؤ۔۔۔ راضون نے اذان کو مخاطب کیا۔۔۔ جی لالا۔۔۔ اذان بنا کوئی بحث کیے۔۔۔ زویا کے ساتھ لڑائی چھوڑتے اندر رچن میں آیا۔۔۔ اپنی۔۔۔ لالا بلار ہے ہیں۔۔۔ لالا۔۔۔ منت نے اس کا جملہ رپیٹ کیا۔۔۔ میرا مطلب راضون لالا۔۔۔ اذان ہستے ہوئے بولا۔۔۔ ویسے آپ بھول رہی ہے۔۔۔ عمر میں چھوٹی ہے۔۔۔ ہاں البتہ رشتے میں بڑی ہیں۔۔۔ اذان منہ پہ ہاتھ رکھتے اپنی ہنسی دباتے ہوئے بولا۔۔۔ چلو میں آرہی ہوں۔۔۔ منت اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے لاونج میں آئی۔۔۔ احسد کی نظر اب منت پہ تھی۔۔۔ منت راضون کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔ کہ منت کا پاؤں لڑکھڑایا تھا۔۔۔ اس سے پہلے منت گرتی احسد نے اسے سنبھالا تھا۔۔۔

تھے۔۔۔ گڑیا یہ مجھے مل گیا تھا۔۔۔ راضون نے منت کو چین پکڑاتے

ہوئے کہا۔۔۔ شکریہ لالا۔۔۔

منت مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ احسد ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

منت راضون سے لو کڈ پکڑتے اپنے کمرے میں چلے گئی۔۔۔ چل

یار۔۔۔ راضون نے احسد کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔ ہاں چل۔۔۔ یار لالا

کہاں ہے۔۔۔ احسد سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بولا۔۔۔ اجائے گے

لالا۔۔۔ جرگے میں گئے ہو گے۔۔۔ راضون بھی ساتھ ہی سیڑھیاں چڑھ

رہا تھا۔۔۔ منت کمرے کا دروازہ بند کر رہی تھی۔۔۔ جسے احسد دیکھ چکا

تھا۔۔۔ تو چل میں آتا ہوں۔۔۔ احسد نے راضون کی طرف دیکھتے ہوئے

کہا۔۔۔ چل ٹھیک۔۔۔ راضون اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔ احسد منت کے

کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔ احسد نے دروازہ کھولا جو کہ لو کڈ نہیں تھا۔۔۔

احسد نے کمرے میں آتے دروازہ بند کیا۔۔۔ منت ڈریسنگ مرار کے

پاس کھڑی تھی۔۔ دروازہ بند ہونے کی آواز پہ منت نے دروازے کی طرف دیکھا۔۔ احسد کو دیکھتے منت کا رنگ تانبے کی مانند سرخ ہوا تھا۔۔ آ۔۔ آ۔۔ آپ۔۔ یہاں۔۔ منت کی آواز لڑکھڑائی تھی۔۔ کیوں میں نہیں آسکتا۔۔ احسد نے اپنی پیشانی مسلی۔۔

و۔۔ وہ۔۔ باہر۔۔ سب۔۔ منت بول رہی تھی۔۔ جب احسد نے اس تک پہنچتے دونوں ہاتھ ڈریسنگ مرار پہ رکھتے اسے محصور کیا۔۔ منت نے آنکھیں بند کی تھی۔۔ احسد اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرایا۔۔ فکر نہ کرو۔۔ ابھی بھی نہیں تمہیں چھونے لگا۔۔ تمہیں رخصتی کے بعد ہی چھونے کا اردہ ہے۔۔ احسد مسکراتے ہوئے بولا۔۔ جبکہ منت نے آنکھیں کھولتے اس کی طرف دیکھا۔۔ مقابل کی اسی ادا پہ تو وہ فدا تھی۔۔ احسد اپنے یونیفارم میں ملبوس تھا۔۔ احسد نے ڈریسنگ مرار سے ہاتھ ہٹاتے اس سے دور ہوا۔۔ منت نظریں جھکائے کھڑی ہوئی

تھی۔۔ مجھے میری منت ایسے قبول ہے۔۔ احسد نے جھکتے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔ احسد بولتے ایک ہی سیکنڈ میں غائب ہوا تھا۔۔ جبکہ منت کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔۔ منت بیڈ پہ بیٹھی۔۔ اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے مسکرائی۔۔ اسے احسد اسی لیے پسند تھا۔۔

ماضی۔۔۔

نکاح کے وقت منت احسد سے ڈرتی تھی۔۔ آج احسد منت کے نکاح کو دودن ہو گئے تھے۔۔ احسد منت کے سامنے نہیں آیا تھا۔۔ منت احسد سے چھپ رہی تھی۔۔ مورے۔۔ میں کالج جاؤ۔۔ دودن سے نہیں گئی۔۔ بیٹا ہم تم کو کیا بتائے یہ تو اب یہ تمہارا بابا بتائے گا۔۔ یا پھر تمہارا شوہر۔۔ ہم سے تم اس کا متعلق نہ پوچھو۔۔ سائرہ خان نے منت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔ لیکن مورے۔۔ بچہ ہم تم کو کچھ نہیں

بول سکتا۔۔ سائرہ خان پانی لیتے کچن سے نکل گئی۔۔ منت بھی کچن سے
 نکلی۔۔ منت کا منہ بنا ہوا تھا۔۔ منت کی نظر اوپر جاتے ہوئے حسد پہ
 پڑی۔۔ منت اس کے پیچھے اوپر آئی تھی۔۔ منت اوپر حسد کے کمرے
 میں آئی۔۔ حسد کمرے میں نہیں تھا۔۔ منت حیران ہوئی تھی۔۔ ایک
 سیکنڈ میں غائب ہو گیا۔۔ منت سر جھٹکتے دروازے کی طرف بڑھی۔۔
 منت۔۔ حسد کی آواز پہ منت کا ہاتھ لو کڈ پہ روکا تھا۔۔ منت نے
 مڑتے ہوئے حسد کی طرف دیکھا۔۔ حسد شرٹ لیس تھا۔۔ منت کی
 آنکھیں حیرت سے کھولیں تھیں۔۔ لیکن پھر آنکھوں پہ ہاتھ رکھ گئی۔۔
 حسد منت کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرایا۔۔ میرے کمرے میں
 خیرت۔۔ حسد نے منت کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔ حسد بیڈ کی
 طرف بڑھا۔۔ اور اپنی شرٹ پکڑتے پہنی۔۔
 وہ۔۔ مم۔۔ مجھے۔۔ آ۔۔ آ۔۔ اپ سے۔۔ ب۔۔ بات کرنی

ہے۔۔ منت آنکھوں پہ ہاتھ رکھے ہی بولی۔۔۔ احسد نے اس کی طرف
 بڑھتے اس کے ہاتھ آنکھوں سے ہٹائے۔۔ بولو۔۔ احسد نے منت کی
 آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔ ایک پل کے لیے دونوں کی آنکھیں
 چار ہوئی تھی۔۔ پھر منت اپنی نظریں جھکا گئی۔۔

مم۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے۔۔۔ پپ۔۔۔ پڑھن۔ نا ہے۔۔۔ منت اپنی انگلیاں
 موڑتے ہوئے بولی۔۔۔ تو پڑھو۔۔۔ احسد اس کی طرف دیکھتے ہوئے
 بولا۔۔۔ مم۔۔۔ مورے۔۔۔ نن۔۔۔ نے۔۔۔ کہا۔۔۔ ہے۔۔۔ اپ
 ۔۔۔ بب۔۔۔ بولے۔۔۔ لگ۔۔۔ گے تو جانا۔۔۔ ہے۔۔۔ منت ڈرتے ہوئے
 بولی۔۔۔ میں نے بول دیا۔۔۔ تم جاؤ کالج۔۔۔ احسد اس سے دور ہوتے
 ہوئے بولا۔۔۔ منت نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔ اسے
 لگا شاید اس نے غلط سنا ہے۔۔۔ ا۔۔۔ ایک اور بات کرنی ہے۔۔۔ منت
 نے ہمت کرتے ہوئے کہا۔۔۔ ہممم بولو۔۔۔ احسد نے اپنی پینٹ میں

ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ مم۔۔۔ مورے بول۔۔۔ بول
 ۔۔۔ رہی تھی۔۔۔ ہہ۔۔۔ ہماری۔۔۔ ر۔۔۔ رخصتی۔۔۔ کا۔۔۔ مم۔۔۔ میں پڑھنا
 چاہتی ہوں۔۔۔ منت نے زمین پہ نظریں جمائے کہا۔۔۔ ہم۔۔۔ لیکن یہ
 تو مشکل ہے۔۔۔ احسد نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے
 ا۔۔۔ ابھی پڑھنا ہے۔۔۔ مجھے ٹائم چاہیے۔۔۔ منت تھوڑا سا چہرہ اوپر
 کرتے ہوئے بولی۔۔۔ کتنا ٹائم چاہیے۔۔۔ ایک سال، دو سال، تین
 سال، چار سال، ہاں چار سال۔۔۔ کافی ہے چار سال۔۔۔ چار سال تک تم
 جتنا پڑھنا چاہتی ہوں۔۔۔ پڑھ لوں۔۔۔ پھر ہر شام میرے نام۔۔۔ احسد
 نے آخری بات مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ منت جلدی سے سر ہی
 ہلا گئی۔۔۔ ایک بات یاد رکھنا۔۔۔ چار سال بعد مجھے میری منت
 کیونکہ چاہیے۔۔۔ جو خود اپنی مرضی سے میرے حوالے کرے۔۔۔
 مجھے میری منت آج بھی قبول ہے۔۔۔ اور چار سال بعد بھی قبول

ہے۔۔۔ احسد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ منت سر ہلاتے باہر نکل گئی۔۔۔

منت۔۔۔ زویا کمرے میں آئی تو منت بیڈ پہ بیٹھی مسکرا رہی تھی۔۔۔
 منت یار کھانا لگ گیا ہے۔۔۔ کبیر لالا بھی آگئے ہیں۔۔۔ جلدی نیچے
 چلو۔۔۔ آپی۔۔۔ نیچے احسد لالا بھی ہے۔۔۔ اذان کمرے میں آتے ہوئے
 بولا۔۔۔ منت نے اذان کی طرف دیکھا۔۔۔ اذی۔۔۔ منت نے تھوڑا سا
 چہرہ بناتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ اچھا سوری بھابی۔۔۔ وہ بھی
 اذان تھا۔۔۔ چلے نیچے۔۔۔ کبیر لالا سے مجھے ڈانٹ نہیں کھانی۔۔۔ زویا
 ہاتھ اوپر کرتے ہوئے بولی۔۔۔ اور باہر نکلی۔۔۔ منت بھی اذان کے ساتھ
 نیچے ڈائننگ روم میں آئی۔۔۔ تم سب کو کیا رواز نہ رواز نہ کھانا کا وقت
 بتانا پڑے گا۔۔۔ کبیر نے اذان اور زویا کی طرف دیکھا۔۔۔ لالا وہ منت

کو لینے۔۔ زویا نے صفائی دینی چاہی۔۔۔ گڑیا کو بھی پتہ ہے کھانا کا وقت۔۔ کبیر غصے سے بولا۔۔۔ لالا آج کے دن تو چھوڑ دے۔۔ آج تو ہمارے لالا آئے ہیں۔۔ اذان نے معصومیت سے کہا۔۔۔ لالا اس کی کوتنگ کر رہا تھا۔۔ منت سے وجہ سے ہی لیٹ ہوئی ہے۔۔۔ یہ منت بول رہا تھا۔۔ نیچے احسد لالا ہے۔۔۔ زویا منہ بناتے ہوئے بولی۔۔ اذان نے کھا جانے والی نظروں سے زویا کی طرف دیکھا۔۔۔۔ لالا یہ زویا اس سے پوچھے یہ کیوں اکیلی آئی۔۔ آپ نے کہا تھا نہ اس سے کہ یہ میرا ساتھ یا پھر لالا راضون کے ساتھ آئے گی۔۔ اذان نے بھی موقع پہ چوکا مارا تھا۔۔۔ لالا یہ وہاں اپنے آورہ دوستوں کے پاس کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ اسی لیے میں آگئی۔۔ زویا بیٹھتے ہوئے بولی۔۔ کبیر ان دونوں کی لڑائی دیکھ رہا تھا۔۔ کبیر دونوں ہاتھ ٹبیل پہ جمائے ہوئے تھا۔۔۔ بس خاموش ہو جاؤ۔۔ کبیر کی آواز ڈانگ روم میں گونجی تھی۔۔۔ بیٹھو

سب۔۔۔ کھانا کھاؤ۔۔۔ کبیر نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ گلزار خان، احمد خان، طاہر فاروق خان، عمیر خان کے ساتھ کھانا ان کے کمرے میں کھا چکے تھے۔۔۔ رانیہ خان، سائرہ خان، عائشہ چکی تھی۔۔۔ خان بھی بچوں کا کھانا لگا کر ریشمہ خان کے ساتھ کھانا کھا اور کبیر خان کے سامنے اتنی ہمت کس کی تھی کوئی کچھ بولے۔۔۔

لالا۔۔۔ حسد نے کبیر خان کو مخاطب کیا۔۔۔ کبیر خان نے حسد کی طرف دیکھا۔۔۔ لالا آپ بھی شادی کر لے۔۔۔ حسد نے بہت ہی آرام سے کہا تھا۔۔۔ جبکہ حسد کی بات سنتے کبیر خان نے اس کی طرف غصے سے دیکھا۔۔۔ میں آگاہ جان سے بات کرنے والا ہوں۔۔۔ اب تم آگئے ہوں۔۔۔ تو تمھاری اور منت کی رخصتی کر دے۔۔۔ کبیر خان نے پانی پیتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ اور تم سب میں سے کسی کو بھی میں نے منت کا نام لیتے ہوئے سنا تو اس کی خیر نہیں۔۔۔ حسد تم سب سے بڑا

ہے۔۔ اسی لیے سب منت کو بھابی بولوں گے۔۔۔ کبیر نے حکمیہ لہجے میں کہا۔۔ جبکہ منت سرخ ہو رہی تھی۔۔۔ سب کھانا کھا چکے تھے۔۔۔ کبیر خان کے کمرے میں احسد خان اور راضون خان بیٹھا ہوئے تھے۔۔۔ کل تمھاری رخصتی کرواتے ہیں۔۔۔ کبیر خان نے راضون کافی پیتے ہوئے کہا۔۔ اور لا آپ کی شادی۔۔۔ اب کی بار بولا تھا۔۔۔ رض۔۔ میں یہاں احسد کی بات کر رہا ہوں۔۔۔ جی لا لا۔۔ راضون نے احسد کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔

اذان زویا جن کی بنتی نہیں تھی۔۔ اب دونوں کان لگا کر ان کی باتیں سنتے ہاتھوں پہ ہاتھ مار رہے تھے۔۔۔ چل اذی۔۔ زویا منت کے کمرے کی طرف آتے ہوئے بولی۔۔ منت۔۔ منت۔۔ زویا چلاتے ہوئے اندر آئی تھی۔۔ منت نجستہ اور غزل تینوں نے اس کی طرف دیکھا

تھا۔۔ کیا ہوا۔۔ غزل نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے
 پوچھا۔۔ یار۔۔ منت اور لالا کی کل رخصتی کروانے کا سوچ رہے
 ہیں۔۔ اذان نے کمرے میں آتے ہوئے کہا۔۔ تو کمرے میں منت
 کے علاوہ چاروں نے ہوٹنگ کی تھی۔۔ یار ایسے نہیں۔۔۔ ویٹ۔۔
 اذان نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے ان کو روکا۔۔ اذان نے اپنا
 فون نکالتے اس پہ سونگ لگایا۔۔
 لے جائیں گے۔۔ لے جائیں گے۔۔ دل والے دلہنیا لے جائیں گے۔۔
 چاروں نے ایک ساتھ ہاتھ پہ ہاتھ مارتے گھومے تھے۔۔
 بس کرو۔۔ منت نے ان چاروں کی طرف دیکھا۔۔ انجوائے کرے
 منت آپی۔۔ لے جائیں گے آپ کو احسد بھائی لے جائے گے۔۔ نجستہ
 ہستے ہوئے بولی۔۔ نکلو میرے کمرے سے۔۔ منت نے ان چاروں
 کو گھورا تھا۔۔ اوکے آپی۔۔ اذان سب سے پہلے باہر نکلا۔۔ چاروں

چلے گئے تھے۔۔ اب منت بیڈ پہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔ منت کو سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔ منت کیا کرے۔۔ اپنے دل کو سمجھنا مشکل ہو رہا تھا۔۔ رات ایسے گزری جیسے ہوا۔۔ صبح سب ناشتے کر کے لاونج میں تھے۔۔ سب کو ہی اس بات کی اطلاع مل چکی تھی کہ آج منت کی رخصتی کرنی ہے۔۔ اسی لیے سب تیاریاں کر رہے تھے۔۔ منت کمرے میں تھی۔۔ منت کو نجستہ اور غزل نے مل کر تیار کیا تھا۔۔ حویلی میں کافی ہلچل تھی۔۔ سب خوش تھے۔۔ منت کو تیار کروا کر احسد کے کمرے میں بیٹھایا تھا۔۔ منت کے چہرہ پہ سرخی تھی۔۔ غزل، نجستہ منت کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔۔ زویا اذان کے ساتھ ہمیشہ کی طرح جھگڑا کر رہی تھی۔۔ اذی۔۔ مجھے نہیں پتہ۔۔ یار جاؤ۔۔ گجرے لے کر آؤ۔۔ جاؤ اذی۔۔ پلیز۔۔ اب کی بار زویا نے بہت ہی پیار سے کہا تھا۔۔ پیسے دو جاتا ہوں۔۔ اذان نے ہاتھ آگے کیا۔۔ زویا نے

اسے ہزار کانوٹ دیا تھا۔۔۔ یار پیسے تو زیادہ دو۔۔۔ بیچ گئے تو لے
 لینا۔۔۔ اذان نے ہزار کانوٹ ہوا میں لہراتے ہوئے کہا۔۔۔ یہ باقی
 واپس دینے ہیں۔۔۔ زویا اذان کو پانچ ہزار کانوٹ دیتے ہوئے
 کہا۔۔۔ اوکے۔۔۔ اذان اس سے پیسے پکڑتے غائب ہوا تھا۔۔۔ زویا حسد کر
 کمرے میں آتے دیکھ کر اس کے کمرے کے باہر آئی۔۔۔ لا لا پہلے پیسے
 دے۔۔۔ پھر اندر جانا ہے۔۔۔ زویا نے حسد سے پیسے مانگے۔۔۔ کس چیز
 غزل، نجستہ بھی نے پیسے۔۔۔ حسد نے زویا کی طرف دیکھا۔۔۔
 دروازے میں آکر کھڑی۔۔۔ لا لا پیسے دے گے تو ہم نے اندر جانے دینا
 ہے۔۔۔ اب کی بار غزل بولی تھی۔۔۔ لا لا میں بھی ان کے ساتھ
 ہوں۔۔۔ نجستہ نے بھی زویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ اچھا یار۔۔۔ یہ
 لوں۔۔۔ حسد نے پیسے نکالتے نجستہ کو پکڑائے۔۔۔ اب آپ جائے
 لا لا۔۔۔ تینوں باہر آئی تھی۔۔۔

منت ریڈ کلر کے لہنگا پہنے ہوئی تھی۔۔۔ احسد کی محبت کا رنگ اس پہ
چڑا ہوا تھا۔۔۔ آخر اس نے نکاح میں ہوتے ہوئے بھی اس سے اپنا حق
نہیں لیا تھا۔۔۔ اسی وجہ سے منت کے دل میں اس کی جگہ بن چکی
تھی۔۔۔ منت خود بھی صرف احسد کی ہو چکی تھی۔۔۔ وہ اس کے دل و
جان کا مالک تھا۔۔۔ اس کے جسم کا مالک تھا۔۔۔ منت کنفیوز ہو رہی
تھی۔۔۔ آخر دو سال بعد بھی اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔ اور پھر وہ اس پہ
حق بھی رکھتا تھا۔۔۔ اور آج اس کا حق دینے کا سوچ کر ہی اس کے دل کو
کچھ ہوا تھا۔۔۔ احسد نے کمرے کا دروازہ لو کڈ کیا۔۔۔ منت کا دل بند ہونا
شروع ہوا تھا۔۔۔ جیسے جیسے احسد اس کے قریب آ رہا تھا۔۔۔ منت کا دل
اس کے کانوں میں بج رہا تھا۔۔۔ چار سال۔۔۔ چار سال کا مطلب جانتی
ہوں۔۔۔ احسد نے بیڈ پہ بیٹھتے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ یہ چار سال مجھ

پہ صدیوں جیسے گزرے ہیں۔۔ میں نے اپنی منت کا چار سال انتظار کیا
 اپنی منت قبول ہے۔۔ اس کا چہرہ ہے۔۔ آج وہ انتظار ختم ہوا۔۔ مجھے
 اوپر کرتے ہوئے اس کے چہرہ سے گھونگھٹ ہٹایا۔۔ منت کی پلکیں
 لرز رہی تھیں۔۔ حسد نے مسکراتے ہوئے منت کی طرف دیکھا۔۔
 "زہہ تا سو سرہینہ لرم"

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔ حسد نے منت کا ہاتھ پکڑتے
 ہوئے اس کا چہرہ اوپر کیا۔۔ حسد نے اپنی ہیزل گریں آنکھیں منت
 کی براؤن آنکھیں میں گاڑھیں۔۔ منت شرماتے ہوئے نظریں جھکا
 گئی۔۔ بہت محبت ہے تم سے۔۔ منت۔۔ حسد نے منت کی گود میں
 سر رکھتے اس کا ہاتھ ہونٹوں سے لگائے۔۔ منت کے چہرہ پہ شرمیلی
 سی مسکراہٹ آئی تھی۔۔ منت۔۔ میں چاہتا ہوں آج تم مجھے اپنی
 رضامندی دو۔ تاکہ میں تمہیں اپنی شدتوں سے بتا سکوں کہ میں تم

سے کتنی محبت کرتا ہوں۔۔۔احسد نے منت کی طرف دیکھتے ہوئے
کہا۔۔۔منت نظریں جھکائے ہوئی تھی۔۔۔

احسد نے منت کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑتے اوپر کیا۔۔۔منت اجازت
ہیں۔۔۔احسد نے منت کا چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔منت شرماتے
ہوئے احسد کے سینے میں چھپی تھی۔۔۔احسد کے چہرہ پہ بھی
مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔احسد نے منت کو نرمی سے الگ کرتے ہوئے
منت کے دوپٹے سے پیز اتاری۔۔۔اور دوپٹے سائیڈ پہ رکھا۔۔۔احسد نے
منت کے بال جو کہ گجرے میں بندھے ہوئے اس کی کمر پہ تھے۔۔۔
بالوں کو سائیڈ پہ کرتے اس کی کمر پہ ہونٹ رکھے۔۔۔منت پوری

لرزی تھی۔۔ احسد نے منت کی نوز پین اتارتے اس کے کانوں کے
 آوازے اتار کر سائیڈ پہ رکھے۔۔ احسد نے منت کی گردن پہ ہونٹ
 رکھتے اس کے گلے سے چو کر اتارتے اسے خود میں بیچتے ہوئے اسے بیڈ
 پہ لیٹاتے اس پہ جھکا تھا۔۔ احسد اس پہ جھکتے اس کے ہونٹوں کو اپنی
 گرفت میں لے گیا۔۔ احسد اس کے ہونٹوں پہ جھکا اس کی سانسیں
 انہیل کر رہا تھا۔۔ منت نے کوئی مزاحمت نہیں کی تھی۔۔ وہ خود کو
 حوالے کر چکی تھی۔۔ احسد بیڈ پہ لیٹتے اسے خود پہ گرا گیا۔۔ احسد کے
 اور اس کی کمر پہ بے باکی سے ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔ احسد نے اس کی کمر پہ
 بے باکی سے ہاتھ پھیرتے اس کی ڈوریاں کھولی تھی۔۔ منت کی
 دھڑکنیں دھڑکتے ہوئے کمرے میں شور مچا رہی تھی۔۔ احسد نے
 لائٹس اوپ کرتے منت کو بیڈ پہ لیٹاتے اس کی گردن پہ ہونٹ رکھتے
 اس کی کمر پہ ہونٹ رکھے تھے۔۔ احسد اس کی کمر پہ جگہ جگہ ہونٹ رکھ

رہا تھا۔۔۔ منت نے بیڈ شیٹ مٹھیوں میں جکڑی تھی۔۔۔ حسد اس کے بال ہٹاتے اس کی گردن پہ ہونٹ رکھ رہا تھا۔۔۔ حسد نے نرمی سے اس کے بال پکڑتے اس کا چہرہ اپنے مقابل کرتے اس کے ہونٹوں کے ایک ایک نقش پہ لب رکھ رہا تھا۔۔۔ حسد نے اس کے ہونٹوں کو انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے اس کی دھڑکنوں پہ ہونٹ رکھے تھے۔۔۔ منت کے ہاتھ حسد کے بالوں میں چل رہے تھے۔۔۔ منت کے ہاتھوں کا لمس اپنے بالوں میں محسوس کرتے حسد نے شدت سے اس کی دھڑکنوں کو چومتے اس کے پیٹ پہ ہونٹ رکھے تھے۔۔۔ حسد اس کے اور اپنے درمیان ہر پردے کو ہٹاتے اسے اپنے وجود کا حصہ بنا گیا۔۔۔ حسد اسے اپنے وجود کا حصہ بنائے اس کی گردن پہ ہونٹ رکھ رہا تھا۔۔۔ حسد نے منت کے وجود کو خود میں چھپاتے آنکھیں موندی تھی۔۔۔ منت بھی آنکھیں بند کر گئی۔۔۔

صبحِ احسد نے آنکھیں کھولتے منت کی طرف دیکھا۔۔۔ منت اس کے حصار میں پر سکون سو رہی تھی۔۔۔ احسد کی نظروں کی تپش محسوس کرتے منت نے آنکھیں کھولتے احسد کی طرف دیکھا۔۔۔ احسد منت کے چہرہ پہ جھکا ہوا تھا۔۔۔ منت نے شرمیلی سی مسکراہٹ ہونٹوں پہ لاتے ہوئے احسد کی گردن کے گرد باہوں کا حصار بنایا تھا۔۔۔ احسد بھی منت کو خود میں بیچ گیا۔۔۔ منت نے گھڑی پہ نظریں دوڑائیں۔۔۔ جہاں 8 بج رہے تھے۔۔۔ منت کی آنکھیں حیرت سے کھولیں تھیں۔۔۔ منت نے احسد کو خود سے دور کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ کیا ہو گیا منت۔۔۔ احسد حیرانگی سے بولا۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ ٹ۔۔۔ ٹائم دیکھے۔۔۔ 8:15 پہ ڈ۔۔۔ دائنگ روم میں جانا ہے۔۔۔ ورنہ کبیر لا لا غصے کرے گے۔۔۔ منت ایک ہی سانس میں بولی تھی۔۔۔ احسد نے منت کی طرف

دیکھا۔۔ نہیں کچھ بولے گے۔۔ ان کو پتہ ہے رات ہماری گولڈن
 نائٹ تھی۔۔ احسد نے منت کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔ منت سرخ
 کچھ بولتا دروازہ نوکڑ ہوا تھا۔۔ میں ہوئی تھی۔۔ اس سے پہلے احسد
 نے بولا تھا نہ۔۔ منت نے احسد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔ اور جلدی
 سے بیڈ سے اٹھی تھی۔۔ منت تیزی سے واش روم میں بھاگی تھی۔۔
 احسد نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے ہوئے ہاتھ سر کے پیچھے رکھتے
 مسکرا رہا تھا۔۔ اور دروازہ پہ دستک ہو رہی تھی۔۔ لیکن احسد اٹھا نہیں
 تھا۔۔ دس منٹ بعد میں منت شاور لے کر کمرے میں آئی۔۔ احسد
 اسی پوزیشن میں بیٹھا ہوا تھا۔۔ منت کے گیلے بال ٹاول بندھے ہوئے
 تھے۔۔ دروازہ نوک ہونے پہ منت نے احسد کی طرف دیکھا۔۔ اور
 پھر اپنی صوفے سے چادر اٹھاتے خود پہ لیتے دروازہ کھولا۔۔ آرہی
 ہوں۔۔ منت دروازہ کھولتے ہی بولی تھی۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی باہر

زویا یا پھر اذان ہی ہو گے۔۔۔ اور ایسا ہی ہوا تھا۔۔۔ باہر اذان ہی تھا۔۔۔ آپ۔۔۔ میں تولا لا کو لینے آیا ہوں۔۔۔ اذان کمرے کے اندر دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ وہ سوئے ہیں۔۔۔ منت احسد کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ جو خود پہ بلینکٹ لیے ہوا تھا۔۔۔ وہ۔۔۔ کون آپ۔۔۔ احسد نے منت کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ اذی۔۔۔ تنگ نہیں کرو۔۔۔ آرہی ہوں۔۔۔ منت اذان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ اوکے آپ۔۔۔ اذان بول کر مڑا۔۔۔ منت نے دروازے بند کیا تھا۔۔۔ منت دروازہ بند کر کے اندر آئی۔۔۔ احسد بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اب منت کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ منت اپنے بال بنا رہی تھی۔۔۔ احسد بیڈ سے اٹھتا منت کے پاس آیا اور اس کا چہرہ اپنی طرف کرتے اس کے ہونٹوں پہ جھک گیا۔۔۔ احسد اس کے ہونٹوں کو شدت سے چومتے پیچھے ہوا۔۔۔ احسد نے منت کی گردن پہ چسکے بال ہٹاتے اس کی گردن پہ ہونٹ رکھے۔۔۔ منت نے اپنی

آنکھیں بند کی تھی۔۔۔ وہ۔۔۔ نیچے جانا ہے۔۔۔ منت نے احسد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ اچھا یار۔۔۔ احسد پیچھے ہوا تھا۔۔۔ منت جلدی سے اپنی چادر ٹھیک کرتے کمرے سے باہر نکلی۔۔۔ اذان باہر ہی کھڑا تھا۔۔۔ منت اذان کی طرف ایک نظر دیکھتے جلدی سے نیچے اتری۔۔۔ اذان منت کے نیچے اترتے ہی کمرے میں آیا۔۔۔ کیوں لالا۔۔۔ زیادہ ہی نیند نہیں آگئی آپ کو۔۔۔ اذان احسد کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ احسد کابلوں میں چلتا ہاتھ روکا تھا۔۔۔ تو پھر سے اگیا۔۔۔ احسد نے اذان کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔۔۔ تو جہاں میں وہاں۔۔۔ تو جہاں میں وہاں۔۔۔ اذان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ اوئے کوئی گھٹیا قسم کے سنگر۔۔۔ بیکار سنگر۔۔۔ یہ سونگ تو نہیں ہے۔۔۔ سونگ تو تھا۔۔۔ تو وہاں میں یہاں۔۔۔ احسد نے اسے یاد کروایا تھا۔۔۔ پتہ ہے میں سنگر ہوں نہ۔۔۔ تو اسی لیے اپنی مرضی کے سونگ بناتا ہوں۔۔۔ خیر لالا آپ

کیوں یہ صرف پینٹ پہن کر ٹارزن بنے ہوئے ہیں۔۔ اذان نے شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔ بیٹا تو جتنا شریف بنتا ہے۔۔ ہے نہیں۔۔ اسی لیے نکل۔۔ ورنہ کبیر لالا تجھے آج ٹھو کروں اور لاتوں سے ناشتہ کروائے گے۔۔ احسد نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اوائے۔۔ اذان ٹائم دیکھتے جلدی سے بھاگا۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا۔۔ کوئی شک نہیں تھا۔۔ کہ کبیر اسے ناشتہ کی جگہ لاتوں کا ناشتہ کروائے۔۔

منت نیچے کچن میں آئی۔۔ نجستہ پانی لینے آئی تھی۔۔ منت کو دیکھ کر مسکرائی۔۔ منت آج زیادہ نہیں سو گئی۔۔ کیا لالہ لانے رات ساری جگایا ہے۔۔ نجستہ نے ہستے ہوئے کہا۔۔ چپ کرو۔۔ یار۔۔ کبیر لالا ڈانگ روم میں ہے۔۔ منت نے پریشانی سے پوچھا۔۔ ہاں۔۔ نجستہ نے ہستے ہوئے کہا۔۔ فکر نہ کرو۔۔ کچھ نہیں بولے گے۔۔ ان کی شادی نہیں

ہوئی تو کیا ہوا۔۔ پتہ تو ہو گا ہی ان کو کہ شادی کے بعد نیند لیٹ آتی آنکھ
 لیٹ کھولتی۔۔ نجستہ ہستے ہوئے بول رہی تھی۔۔ دفع ہوں۔۔ منت
 اسے گھورتے ہوئے ڈائنگ روم میں آئی۔۔ سب ناشتہ کر رہے
 تھے۔۔ منت سلام کرتے اپنی چسیر پہ بیٹھی تھی۔۔ زویا، غزل ایک
 دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔ لیکن کبیر خان کے
 گھورنے پہ خاموش ہوئی تھی۔۔۔۔۔



منت تھوڑا سا ہی کھانا کھا کر کچن میں چلے گئی۔۔ زویا، نجستہ بھی غزل کو
 ساتھ لیتے کچن میں آئی۔۔ کیونکہ وہ تینوں تو بس منت کے لیے وہاں
 بیٹھی ہوئی تھی۔۔ احسد ابھی ڈائنگ روم میں داخل ہی ہوا تھا کہ
 اذان، احسد کو دیکھتے چھت پھاڑ قہقہے لگانے لگا۔۔ احسد نے اپنے بالوں

میں ہاتھ پھیرتے اذان کی طرف دیکھا۔۔ اذان۔۔ اٹھو تمہارے یونی کا
 ٹائم ہو رہا ہے۔۔ کبیر اذان کو خاموش نہ ہوتے دیکھ کر بولا۔۔ لالا آج
 due to Brother's میں نے چھٹی کی ہے۔۔

۔۔ اذان نے آنکھیں گھومتے ہوئے کہا۔۔ تم نے پڑھ marriage
 لیا ہے میرے خیال سے۔۔ اب تمہاری شادی کروادیتے ہیں۔۔ اب
 کی بار راضون بولا تھا۔۔ جی جی لالا ضرور کروادے۔۔ میں حاضر
 ہوں۔۔ کب کروائے گے۔۔ اذان نے راضون کی طرف دیکھتے ہوئے
 پوچھا۔۔ سکون سے پڑھو۔۔ احسد نے اذان کے سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے
 کہا۔۔ خود کی کرلی۔۔ اب میری دفع کیا ہو رہا ہے۔۔ اذان احسد جو
 گھورتے ہوئے بولا۔۔ اذان کے گھورنے پہ راضون، احسد کبیر نے
 قہقہہ لگایا تھا۔۔ لالا میں چلتا ہوں۔۔ راضون چسیر سے اٹھتے ہوئے
 بولا۔۔ ٹھیک ہے۔۔ رض۔۔ اگر تمہاری نظر میں کوئی لڑکی ہے تو

چاچی جان کو یا پھر مجھے بتاؤ۔۔ چاچی جان تمہاری شادی کا سوچ رہی ہوں۔۔ کبیر خان نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔۔ راضون نے اپنی بیرڈ پہ ہاتھ رگڑتے ہوئے کبیر خان کی طرف دیکھا۔۔ انکھوں کے سامنے اس کا چہرہ لہرایا تھا۔۔ جی لالا۔۔ راضون مسکراتے ہوئے بول کر ڈانگ روم سے نکلا۔۔

کچن میں خجستہ شلیف پہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔ منت گلناز کے ساتھ برتن سمٹ رہی تھی۔۔ ویسے منت ایک بات بتاؤ۔۔ لالانے تنگ کیا تھا۔۔ غزل بیکسٹ کھاتے ہوئے بولی۔۔ یار صبح صبح تنگ نہیں کرو۔۔ منت تھکے ہوئے لہجے میں بولی۔۔ پھر کب کرے۔۔ رات میں تو تمہیں لالا نے تنگ کرنا ہوتا۔۔ ہماری باری کب آئے گی۔۔ زویانے منت سے گلاس پکڑتے شلیف پہ رکھتے ہوئے بولی۔۔

منت ایک بات بتا۔۔ لالانے منہ دکھائی میں کیا دیا۔۔ ہمیں بھی پتہ چلا
 لالاتم سے کتنا پیار کرتے ہیں۔۔ کیا گفٹ دیا۔۔ غزل مسکراتے ہوئے
 بولی۔۔ راضون کچن کے دروازے میں آکر کھڑا ہوا تھا۔۔ منت مڑی
 ہی تھی کہ پیچھے راضون کو دیکھ کر چپ ہوئی۔۔ زویا، نجستہ بھی راضون
 ہونا experience کو دیکھ چکی تھی۔۔ یار بتاؤ ہمیں بھی تھوڑا سا
 چاہیے۔۔ آخر کل کو ہماری بھی شادی ہونی ہے۔۔ کیوں بھی نجستہ۔۔
 غزل نے نجستہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔ نجستہ نے اسے آنکھوں
 ہی آنکھوں میں اشارہ کیا تھا۔۔ پیچھے کون جن کھڑا ہے کیا۔۔ غزل
 بولتے ہوئے شلف سے نیچے اترتے ہوئے پیچھے دیکھنے لگی۔۔ غزل
 راضون کو دیکھ کر لڑکھرائی تھی۔۔ استاد جی۔۔ میرا مطلب لالا آپ
 یہاں۔۔ غزل جلدی سے اپنا جملہ ٹھیک کرتے ہوئے بولی۔۔ کیونکہ وہ
 جانتی تھی راضون کو استاد جی لفظ بالکل پسند نہیں۔۔ راضون نے غزل کو

دیکھا جو کہ ابھی ایک منٹ پہلے نون سٹاپ بولی جا رہی تھی۔۔ اب اس کی زبان کو جیسے تالا لگا تھا۔۔ میں باہر ویٹ کر رہا ہوں۔۔ دو منٹ میں باہر آ جاؤ۔۔ راضون غزل کی طرف دیکھتے بول کر باہر نکلا۔۔ پاگلوں پہلے نہیں بتا سکتی تھی۔۔ اب سارا دن یونیورسٹی میں اس کو برہ کا سراہوا چہرہ دیکھنا پڑے گا۔۔ غزل منہ بناتے ہوئے بولی۔۔ منت، خبستہ، زویا تینوں ہنسی تھی۔۔ اچھا خیر میں چلتی ہوں۔۔ غزل جلدی سے کچن سے نکلی۔۔ کیونکہ اگر وہ ایک سیکنڈ بھی لیٹ ہو جاتی تو اس کی کلاس سے پہلے کلاس لینے میں راضون کو فرق نہیں پڑنا تھا۔۔ غزل پانچ منٹ میں باہر آئی تھی۔۔ تمہیں دو منٹ کا بولا تھا۔۔ راضون نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔۔ وہ میں کبیر۔۔ اس سے آگے غزل کچھ بولتی راضون بولا۔۔ بلا وجہ کلاس سے باہر نکلی تو اپنی ٹانگوں کی خیر ماننا۔۔ راضون سامنے نظریں جمائے بولا۔۔ بول تو ایسے رہے ہیں۔۔ جیسے

کہ میں تو ہر وقت باہر کھڑی ہوتی۔۔ غزل منہ میں بڑبڑاتی تھی۔۔۔ تم نے کچھ کہا۔۔ راضون نے غزل پہ ایک نظر ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ غزل نے مختصر جواب دیا۔۔ یونیورسٹی کے اندر راضون نے پارکینگ آٹریا میں گاڑی روکی تھی۔۔ غزل گاڑی روکتے جلدی سے گاڑی سے نکلی۔۔ راضون بھی گاڑی سے نکلتا اندر کی طرف بڑھا۔۔۔

بہت لڑکیاں تھی جو کہ راضون کی دلکش پرسنلٹی پہ مرتی تھی۔۔۔ راضون اپنی پوکٹ سے فون نکالتے اندر کی طرف بڑھا تھا۔۔ ہائے۔۔

ایک لڑکی راضون کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔ سر راضون کتنے پیارے ہیں۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ پیچھے کھڑی غزل نے جاتے ہوئے راضون کی طرف دیکھا۔۔ اللہ معاف کرے۔۔۔ جن جیسے لگتے ہیں۔۔ غزل نے جاتے ہوئے راضون کو دیکھ کر کہا۔۔۔ لیکن وہ لڑکی تو راضون پہ ایسے ہی کمنٹ پاس کر رہی تھی۔۔ یونیورسٹی میں

زیادہ تر کسی کو معلوم نہیں تھا کہ راضون اور غزل کز نزہیں۔۔ غزل اپنی دوست مہک کے ساتھ کلاس میں آئی۔۔ کلاس میں لیکچر سر ذیشان کا تھا۔۔ جو کہ پانچ منٹ بعد ہی کلاس میں آچکا تھا۔ اس وقت کلاس میں کمیسٹری کا لیکچر ہو رہا تھا۔۔ اور غزل کمیسٹری کے لیکچر میں ہمیشہ کی طرح ایکٹو رہتی تھی۔۔ ایسے کمیسٹری کوئی خاص پسند تو نہیں تھی۔۔ لیکن پھر بھی پہلا لیکچر تھا۔ اسی لیے ایکٹو رہتی تھی۔۔ تقریباً پینتیس منٹ بعد سر ذیشان کلاس سے نکلا۔۔ سر ذیشان کے نکلتے ہی اندر راضون آیا تھا۔ راضون کے اندر آتے ہی کئی لڑکیوں کے دل شاد و آباد ہوئے تھے۔۔ راضون کی پرسنلٹی ہر کسی کو اپنی طرف متوجہ کرتی تھی۔۔ نیلی بڑی بڑی آنکھیں سفید رنگت براؤن بال ہلکی ہلکی براؤن داڑھی اور بلیک کلر کی پینٹ شرٹ میں اور بھی دلکش لگ رہا تھا۔ راضون بائو How are you students ??.. لوجی پڑھتا ہے۔

now سب ایک ساتھ بولے تھے۔۔ We are fine sir

let's move to our today's topic۔۔

آج کا ہمارا ٹاپک ہے۔۔ سائنٹوپلازم کا کام کیا ہے؟ اگر آپ سب کو یاد

ہو تو۔۔ یہی ٹاپک آپ نے 109 میں بھی پڑھا ہوا ہے۔۔

سائنٹوپلازم کا کیا کام ہے۔۔ کل ہم نے پڑھا تھا کہ سائنٹوپلازم کیا

ہے۔۔ سب راضون کا لیکچر بہت ہی غور سے سن رہے تھے۔۔ سوائے

غزل کہ۔۔ غزل منہ چڑھاتے ہوئے راضون کی نکل اتار رہی

تھی۔۔ اور اس کی دوستیں اس پہ ہنس رہی تھیں۔۔ اور یہ سب

راضون کی نظروں سے او جھل نہیں ہوا تھا۔۔ پینتیس منٹ کی کلاس

کے بعد سب سٹوڈنٹس کلاس سے نکل رہے تھے۔۔ غزل لاسٹ پہ

راضون Stop you too تھی۔۔ اپنی دوستوں کے ساتھ۔۔

نے غزل اور اس کی دوست کو روکا۔۔ جی سر۔۔ مہک نے احتراماً کہا۔۔

آپ دونوں نے کیا سمجھا ہوا ہے۔۔ مجھے نظر نہیں آتا میں سب دیکھ رہا ہوتا ہوں۔۔ اگر آپ دونوں کا پڑھنے کا دل نہیں کرتا تو کل سے کلاس میں مت بیٹھنا۔۔ میں نہیں چاہتا کہ کوئی سٹوڈنٹ فیل ہوں۔۔ اور

۔۔ راضون نے is it clear ہوں۔۔ میری کلاس کی انسلٹ

سنجیدگی سے کہا۔۔ جی سر۔۔ مہک پھر سے بولی۔۔ غزل کچھ نہیں بولی تھی۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی۔۔ وہ کچھ بولے گی تو انسلٹ اس کی ہی ہونی

۔۔ راضون ان go now ہے۔۔ اسی لیے چپ رہنا بہتر سمجھا۔۔

کو جانے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا۔۔ غزل تو ایک سیکنڈ میں غائب ہوئی تھی۔۔ لیکن غزل کی معصومیت دیکھ کر راضون کے چہرہ پہ مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

زویا اذان حویلی میں ہی تھے۔۔ زویا اذان دونوں ہی آج چھٹی پہ تھے۔۔۔ نجستہ حسد کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔ لالا آپ بہت ٹائم بعد آئے ہیں۔۔ اب میں نہیں جانے دوگی آپ کو۔۔ نجستہ لاڈ سے بولی۔۔ میرا بچہ۔۔ نہیں جاتا اب۔۔ حسد پیار سے بولا۔۔ تو چپ کر اب بھابی بھی جانے نہیں دے گی۔۔ اذان نے اپنے بیتس دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولا۔۔ حسد نے اذان کو گھورا۔۔ انسان بن جا۔۔۔ ورنہ تیرے دانت توڑ دو گا۔۔ حسد نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا لالا سوری۔۔ اذان نے حسد کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔۔ پاس بیٹھنا تھا اسی لیے سوری بولنا ضروری تھا۔۔ ورنہ حسد بھی کم نہ تھا کہ اس کے دانت سچ میں توڑ دیتا۔۔ منت کچن سے چائے کے کپ لیے

لاؤنج میں آئی۔۔۔ منت آپ بیٹھ جائے آپ بھی۔۔۔ اذان نے اٹھتے
 منت سے کپ لیتے ٹبیل پہ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ منت نے اذان کی طرف
 دیکھا۔۔۔ حسد بھی اب منت کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ جولائٹ پینک کلر
 کی پٹھانی فراک اور سفید چادر لیے ہوئی تھی۔۔۔ چہرہ میک سے پاک
 تھا۔۔۔ لیپ سٹک کے نام پہ ہلکا سا گلوز لگایا ہوا تھا۔۔۔ حسد اسے بہت
 گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ مجھے لگتا ہے۔۔۔ مجھے یہاں سے اٹھنا
 چاہیے۔۔۔ نجستہ حسد کے ساتھ سے اٹھتے ہوئے بولی۔۔۔ بہت اچھا
 سوچا۔۔۔ اذان نے نجستہ کو داد دیتے ہوئے کہا۔۔۔ اور منت کو کندھوں
 سے پکڑ کر حسد کے ساتھ بیٹھا دیا۔۔۔ ہاں بھئی اچھے لگ رہے ہوں۔۔۔
 اذان نے کمنٹ پاس کیا تھا۔۔۔ منت نظریں جھکائے ہوئی بیٹھی تھی۔۔۔
 حسد نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے ایک ہاتھ پیچھے کے جاتے
 منت کی کمر کے گرد حصار بنا گیا۔۔۔ منت کو ایک دم سے جھٹکا لگا تھا۔۔۔ کیا

ہوا آپی۔۔ اذان منت کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔ کک۔ کک۔۔ کچھ
 نہیں۔۔۔ منت نے ہلکی سی سمائی پاس کی تھی۔۔۔ نجستہ نے سب کو اٹھ
 کی۔۔۔ نجستہ احسد کو چائے پکڑانے ہی والی تھی کہ serve کر چائے
 اذان نے اٹھ کر نجستہ سے کپ پکڑا۔۔ میں دیتا ہوں۔۔ اذان نے کہ
 پکڑتے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ اذان نے کپ لیتے ہوئے احسد کے
 ساتھ بیٹھتے ہوئے اسے پکڑایا۔۔۔ لالا۔۔ دوسرا ہاتھ بھی کپ کو
 رکھے۔۔۔ اذان احسد کا ہاتھ منت کی کمر کے گرد لپیٹا دیکھ کر بولا۔۔۔
 احسد نے اذان کو گھورتے ہوئے اپنا ہاتھ منت کی کمر سے ہٹاتے کپ کو
 پکڑا۔۔ منت کنفیوز ہوئی تھی۔۔۔ ویسے تم دونوں سے بہتر تو غزل ہے
 جو یونیورسٹی گئی ہے۔۔ احسد نے زویا اور اذان کو ایک نظر دیکھتے ہوئے
 کہا۔۔ لالا میں نے چلے جانا تھا۔۔ پھر میں نے سوچا اپنے لالا کے ساتھ
 ٹائم سپینڈ کر لوں۔۔ کیا پتہ کب میری بیوی آئے اور آپ کو مجھ سے

بات کرنے کا بھی موقع نہ ملے۔۔ اذان نے اپنا کالر ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔ اوانے اوانے میرا بے بی کی شادی ہوگی۔۔ احسد نے اذان کے گال کھینچتے ہوئے کہا۔۔ بیٹا تیری شادی نہیں تیرا مقبرہ بننا ہے۔۔ اسی لیے تو اعمال جمع کر۔۔۔ احسد نے اذان کے کالر سے مٹی جارنے کے انداز میں کہا۔۔۔ زویا نے ہستے ہوئے اذان کا مذاق اڑایا تھا۔۔۔ اللہ کرے تمہاری بھی شادی نہ ہوں۔۔ اذان زویا کے ہسنے پہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔ اوکے نہ ہوں۔۔ زویا نے ہاتھ کھڑے کیے۔۔۔ احسد صوفے سے اٹھا۔۔ اور کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔ منت کو اندر آنے کا اشارہ کرنا بالکل نہیں بھولا تھا۔۔۔ منت ان تینوں لفنگوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جہنوں نے احسد کی آنکھوں کا اشارہ دیکھا تھا لیکن جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔ منت بھی صوفے پر بھی ایسے کر رہے تھے سے اٹھتے اندر کمرے میں چلے گئی۔۔۔ تینوں کے چہرہ پہ مسکراہٹ آئی

تھی۔۔۔ یار۔۔۔ میں نکلتا ہوں۔۔۔ رہاں۔۔۔ آیا ز اور زبیر کی کالز آرہی ہے۔۔۔ اذان نجستہ کو بتاتے ہوئے لاونج سے نکل گیا۔۔۔

یار موڈ خراب کر دیا۔۔۔ ہر وقت ڈانتے رہتے ہیں۔۔۔ میں نے کیا کیا ہے۔۔۔ اتنا غصہ کیوں کرتے ہیں۔۔۔ ایسے جیسے میں نے ان کی بیوی کا قتل کیا ہوا ہے۔۔۔ غزل منہ بناتے ہوئے بولی جا رہی تھی۔۔۔ اور مہک ایک گھنٹے سے اس کی بس یہی فضول باتیں کر رہی تھی۔۔۔ غزل کی زبان کو بریک نہیں لگ رہی تھی۔۔۔ غزل مہک کے ساتھ اندر کلاس میں جا رہی تھی۔۔۔ غزل اپنے ہی دھیان میں بولی جا رہی تھی۔۔۔ اور چلتی جا رہی تھی۔۔۔ کہ اچانک غزل کا پاؤں پھسلا تھا اس سے پہلے غزل گرتی۔۔۔ شہزاد شاہ نے اسے گرنے سے بچایا تھا۔۔۔ غزل خود کو گرتے نا پا کر تھوڑی سی آنکھیں کھولتے شہزاد کے خوبصورت چہرہ کی طرف

دیکھنے لگی۔۔۔ راضون جوا بھی کلاس سے لیکچر لیے نکلا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں نے بھی یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔ راضون کو اپنا سانس روکتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ راضون اپنی کنپٹی مسلتے ہوئے خود کو نارمل کر گیا۔۔۔ راضون چلتے ہوئے غزل سے تھوڑا پیچھے کرتے اپنی پشت اس کی طرف کر۔۔۔ راضون اتنی All students go to class گیا۔۔۔ اونچی بولا تھا کہ غزل تک با آسانی آواز گئی تھی۔۔۔ غزل جلدی سے کھڑی ہوئی۔۔۔ سوری۔۔۔ غزل جلدی سے بول کر آگے نکل گئی۔۔۔ مہک بھی جلدی سے اس کے پیچھے آگے آئی تھی۔۔۔ اب راضون کا چہرہ شہزاد کی طرف تھا۔۔۔ آپ کو الگ سے بولنا پڑے گا۔۔۔ راضون نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔ نو سر۔۔۔ شہزاد جلدی سے بول کر غائب ہوا تھا۔۔۔ راضون نے پاس پڑے گملے کو پاؤں کی ٹھوک سے پھینکا تھا۔۔۔ راضون چلتا ہوا اسٹاف روم میں چلا گیا۔۔۔ غزل کلاس میں بیٹھی

ہوئی تھی۔۔ لیکن اب اسے پریشانی یہ تھی کہ اگر راضون نے دیکھا تو اس نے کچھ کہا کیوں نہیں۔۔ اور اگر کچھ بولا نہیں تو اب کیا کرے گا۔۔ پینتیس منٹ کے لیکچر میں اس نے صرف یہی سب سوچا تھا۔۔ لیکچر ختم ہوتے ہی غزل سیدھا پار کینگ کی آئریا میں آئی تھی۔۔۔ گرین کلر کا عبا یا، گرین غزل ہمیشہ کی طرح ابھی بھی ویل میں تھی۔۔ کلر کے دوپٹے سے اس نے حجاب کیے ویل کی ہوئی تھی۔۔۔ جس سے صرف غزل کی سبز آنکھیں ہی نظر آرہی تھی۔۔۔ شہزاد پار کینگ آئریا سے اپنی گاڑی نکال رہا تھا۔۔ جب اس کی نظر غزل پہ پڑی۔۔۔ آپ یہاں۔۔ شہزاد گاڑی روکتے باہر نکل کر بولا۔۔۔ غزل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے حیرانگی سے منہ کھولا تھا۔۔۔ آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔ اگر کوئی مسئلہ نہیں ہوں تو میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔۔ شہزاد نے ایک سائل پاس کرتے ہوئے کہا۔۔۔ غزل کچھ بولتی اس سے

Don't you پہلے ہی پیچھے سے آتا ہوا راضون بولا۔۔۔۔۔

راضون نے ایک۔۔۔ worry. I'm here to drop it

دلکش مسکراہٹ چہرہ پہ سجائے کہا۔۔ اور غزل کی کلائی پکڑتے گاڑی

تک آیا۔۔۔ اور اس کے لیے دروازہ کھولتے اسے بیٹھا کر پھر ڈرائیونگ

سیٹ سنبھالی۔۔۔ غزل حیران ہوئی تھی کیونکہ کبھی راضون نے نہ ہی

اس کا ہاتھ پکڑا تھا نہ ہی کبھی اس کے لیے دروازہ کھولا تھا۔۔۔ یہ پہلی

دفعہ تھا۔۔۔ غزل حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ راضون کے

تاثرات نارمل نہیں تھے۔۔۔ راضون پہ ایک نظر ڈالتے غزل نظریں

جھکا گئی۔۔۔

منت کمرے میں آئی۔۔۔ تو احساسد بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے

تھا۔۔۔ کتنا ٹائم لگا دیا۔۔۔ احساسد منت کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ۔۔ وہ۔۔ میں۔۔ منت اپنی انگلیاں موڑتے ہوئے بیڈ کے پاس آکر
 کھڑی ہوئی۔۔ احسد نے آگے ہوتے اس کی کلائی پکڑتے اسے خود پہ
 گرایا تھا۔۔ منت نے احسد کے چوڑے سینے پہ دونوں ہاتھ جمائے ہوئی
 تھی۔۔ میری منت بہت خوبصورت ہے۔۔ احسد نے منت کا دوپٹہ
 اس کے تن سے جدا کرتے ہوئے بیڈ پہ اچھالا۔۔ منت سرخ ہوئی
 تھی۔۔ احسد منت کو بیڈ پہ کرتے خود اس پہ جھکا تھا۔۔ اور اس کے
 ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لے گیا۔۔ احسد نے منت کے ہاتھوں کی
 انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھساتے ہوئے مزید شدت سے اس کے
 ہونٹوں کو چوما تھا۔۔ احسد اس کے ہونٹوں کو شدت سے چومتے اس
 کے چہرہ کے ایک ایک نقوش پہ لب رکھنے لگا۔۔ احسد منت کو آزاد
 کرتے بیڈ سے اٹھا تھا اور اسے اپنی باہوں میں اٹھاتے واشروم میں آیا۔
 منت کی آنکھیں حیرت سے کھولیں تھی۔۔ نن۔۔ نن۔۔ نہیں۔۔

ا۔۔احسد۔۔پلیز۔۔منتاحسدکوشاورآؤنکرتےدیکھکربولی۔۔۔
احسدکےہونٹوںپہمسکراہٹگہریہوئی تھی۔۔۔کیوںنہیں۔۔۔
آخربیویہوںمیری۔۔۔احسدمنتکوشاورکےنیچےکھڑاکرتے
ہوئےبولا۔۔شاورکاٹھنڈاپانیمنتپہگررہاتھا۔۔۔احسدمنتکودیوا
کےساتھپینکیےاسکیگردنپہہونٹرکھڑہاتھا۔۔۔اسکیگردن
پہہونٹرکھتےاحسدنےاپنےہاتھوںسےبےباکیدیکھائی تھی۔۔۔
احسداسکاچہرہدیوارکیطرفکرتےاسکیفراککیزپکھولتے
اسےکندھوںسےنیچےکھسکاگیا۔۔منتکیفراکزمینبوسہوئی
تھی۔۔۔احسدنےمنتکیکمرکوگہری نظروںسےدیکھتےبےباکیسے
ہاتھپھیراتھا۔۔منتتپکےانارہورہی تھی۔۔۔احسدمنتکیکمر
پہجگہجگہاپنےہونٹوںکالمسچھوڑرہاتھا۔۔احسدنےمنتکے
کندھےپہدانتگاڑھتےاسےخودمیںبیچتےہوئےاسکیدھڑکنوںکو

بے باکی سے چھو اٹھا۔۔۔ منت کو پھر سے دیوار کے ساتھ پین کرتے
احسد نے اپنی بھی شرٹ اتار کر پھینکی تھی۔۔۔ منت کو خود میں بیچتے
ہوئے احساس نے اس کے کندھے پہ اپنے ہونٹ رکھے تھے۔۔۔ احساس اس
کے بالوں کو جوڑے سے آزاد کرتے اس کی گردن میں چہرہ چھپا
گیا۔۔۔ احساس نے منت کا چہرہ اپنی طرف کرتے اس کی دھڑکنوں پہ
ہونٹ رکھے تھے۔۔۔ اب کی بار منت نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے
اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ لیکن احساس شدت سے
چومتے ہوئے اس سے دور ہوا۔۔۔ کبرڈ سے اپنا اور منت کا ہاتھ گاؤن
پکڑتے احساس نے لائٹس بند کی۔۔۔ منت کے کپڑے اس کے تن سے
الگ کرتے احساس نے اسے ہاتھ گاؤن پہنایا۔۔۔ احساس نے منت کی سٹر پٹیر
میں انگلیاں پھساتے ہوئے اس کی گردن پہ دانت گاڑ دیں۔۔۔ اور
You can see me my baby۔۔۔ لائٹس آؤن کی۔۔۔

احسد منت کو زو معنی انداز میں آنکھ مارتے ہوئے بولا۔۔ منت احسد کی سرخ ہوئی تھی۔۔۔ احسد نے اسی لمحے منت کو آنکھ بات سمجھتے ہوئے مارتے ہوئے اپنی بلیٹ نکال کر پھینکی تھی۔۔۔ منت نے جلدی سے آنکھوں پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ احسد نے مسکراتے ہوئے ہاتھ گاؤن پہنا اور منت کو پانی باہوں میں اٹھائے واشر روم سے نکلتے ہوئے کمرے میں آیا۔۔۔ اور بیڈ پہ لیٹا دیا۔۔۔ منت کو بیڈ پہ لیٹاتے احسد نے منت کے ساتھ لیٹتے ہوئے اس کی گردن میں چہرہ چھپایا۔۔۔ احسد کے ہونٹ منت کی گردن سے مس ہو رہے تھے۔۔۔ منت کے چہرہ پہ بھی مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔ یہی تو سب سے حسیں لمحے تھے۔۔۔ جب اس کا محرم اس کے بالکل قریب تھا۔۔۔ وہ بھی تب جب چاہے روح تک رسائی حاصل کر سکتا تھا۔۔۔ منت۔۔۔ احسد نے مدہوش ہوتے خمار لہجے میں کہا۔۔۔ جج۔۔۔ جی۔۔۔ منت نے گہرا سانس لیتے ہوئے پلکیں جھپکتے ہوئے

کہا۔۔ اجازت ہو تو تمہارے اور اپنے درمیان ہر روکاٹ دور کر دو۔۔
 احسد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ منت پوری لرزی تھی۔۔۔ منت
 کانپتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔۔۔ احسد کے چہرہ پہ مسکراہٹ آئی
 تھی۔۔۔ وہ جانتا تھا اس کی نازک بیوی ابھی اس کی شدتیں برداشت
 نہیں کر سکتی۔۔۔ احسد اس کے گرد حصار مضبوط کرتے آنکھیں موند
 گیا۔۔۔ یہی تو انداز تھا مقابل کا جس وجہ سے اس کے دل پہ راج کرتا
 تھا۔۔۔ منت نے مسکراتے ہوئے سوچا۔۔۔۔۔

کبیر خان صبح سے ڈیرے پہ تھا۔۔۔ اس کا زیادہ تر وقت پنچائیت یا پھر
 ڈیرے پہ ہی گزرتا تھا۔۔۔ اور اب بھی وہ ڈیرے پہ بیٹھا سگریٹ پی رہا
 تھا۔۔۔ ٹائم دیکھتے کبیر خان نے سگریٹ زمین پہ پھینکتے پاؤں سے مسئلہ

تھا۔۔ کبیر خان اپنی چادر جھٹکتے ہوئے اٹھتے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا
 تھا۔۔ کبیر خان ونڈ سکرین پہ نظریں جمائے ہوئے تھا۔۔ جب اچانک
 ہی سامنے ایک لڑکی کو دیکھتے اس نے گاڑی کو بریک لگائی تھی۔۔ لڑکی
 تم پاگل ہوں۔۔ یہ کوئی جگہ ہے کھڑے ہونے کی کبیر خان گاڑی سے
 باہر دیکھتے ہوئے بولا۔۔ اوانکل۔۔ مجھ سے پنگا نہیں لینا۔۔ وہ تو جیسے
 انتظار میں تھی کہ کوئی اس سے پنگالے۔۔ اور وہ زبان درازی
 کرے۔۔ وہ حیران ہوا تھا۔۔ وہ لڑکی جس کی ہائٹ کم سے کم بھی پانچ
 فٹ تھی۔۔ اس کی زبان کتنی لمبی تھی۔۔ لڑکی سائیڈ پہ ہٹو۔۔ مجھے جانا
 ہے۔۔ کبیر خان نے اسے انگلی سے سائیڈ پہ ہونے کا اشارہ کیا۔۔ کیوں
 میں سائیڈ پہ۔۔۔ یہ سڑک آپ کی ہے۔۔ وہ بھی لڑنے کو تیار ہوں
 تھی۔۔ کمر پہ بازو رکھتے ہوئے بولی۔۔ کبیر خان اپنی گاڑی سے نکلتے
 ہوئے باہر آیا۔۔ لڑکی جب میں نے کہا ہے سائیڈ پہ ہٹو تو ہٹ جاؤ۔۔

کبیر خان تنے نقوش لیے بولا۔۔ نہیں ہٹو گی۔۔ وہ بھی دو بدو ہوئی
تھی۔۔ دیکھو لڑکی۔۔ کبیر خان نے اس کی طرف اپنی انگلی کی۔۔
لڑکی نہیں زرا ہاشم۔۔ زرا ہاشم خان نام ہے میرا۔۔ زرا خان کبیر خان
کی انگلی اپنی انگلی سے نیچے کرتے ہوئے بولی۔۔ زرا ہاشم خان۔۔ کبیر
خان نے اس کا نام دہرایا تھا۔۔ اس کا نام دہراتے ہوئے اس کے
نقوش تنے تھے۔۔ کبیر خان کو یقین نہیں ہوا تھا۔۔ کبیر خان نے
اس کی کلائی اپنی آہنی گرفت میں لی تھی۔۔ کیا بد تمیزی ہے۔۔ زرا
خان کبیر خان کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے چیخنی۔۔ کبیر خان نے
ایک نظر اس کے سراپے پہ ڈالی۔۔ زرا خان سفید کالر کا ٹوپ اور
میں مفکر کی طرح لیے ہوئی ساتھ بلیک جینز پہنے ہوئے دوپٹہ گلے
تھی۔۔ بالوں کو جوڑے میں قید کیے چہرہ پہ دو آورہ لٹیں جو اس کے
نقوش کو دلکش بنا رہی تھی۔۔ چہرہ میک سے پاک تھا۔۔ کبیر خان نے

ایک ہی منت میں اس کا جائزہ لیا تھا۔۔۔ تم کتنے سال کی ہوں؟؟ کبیر خان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے ایبر واچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔ انکل چھوڑے مجھے۔۔۔ زرا خان نے اپنی کلائی چھرواتے ہوئے کہا۔۔۔ لیکن کبیر خان کی گرفت مضبوط تھی۔۔۔ پیچھے سے آتے لڑکے کو دیکھ کر کبیر خان نے زرا خان پہ نظر ڈالی۔۔۔ تم ان کے ساتھ آئی ہوں۔۔۔ کبیر خان نے پیچھے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ کسی کے بھی ساتھ آئی ہوں۔۔۔ چھوڑے مجھے۔۔۔ اس نے پوری فورس لگاتے خود کو چھروانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ کبیر خان نے زرا خان کی کلائی چھوڑتے اپنی چادر کو جھٹکتے ہوئے کندھے پہ رکھا تھا۔۔۔ اس کے چادر جھٹکنے کے انداز پہ ہی زرا خان کانپی تھی۔۔۔ کبیر خان اپنی گاڑی میں بیٹھتے سیکنڈز ہوا تھا۔۔۔ اب اس کا رخ خان مینشن کی طرف تھا۔۔۔ میں غائب کبیر خان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ کیا اتنا بغیر ت تھا جیند

خان۔۔ اپنی بہن کو یوں نوکروں کے ساتھ اس حلیہ میں بھیجا ہوا تھا۔۔ دس منٹ بعد اس کی گاڑی خان مینشن میں روکی۔۔ کبیر خان نے آج پانچ سال بعد خان مینشن میں پاؤں رکھا تھا۔۔ کبیر خان گاڑی سے نکلتے اندر کی طرف بڑھا تھا۔۔ کبیر خان کو دیکھتے جیند خان جو کہ صوفے پہ بیٹھا ہوا تھا اس کے بھی چہرہ کے تاثرات بدلے تھے۔۔ کبیر خان جیند خان کے سامنے بیٹھتے اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔ تم یہاں کیوں آئے ہوں۔۔ جیند خان کی آواز قدرے اونچی تھی۔۔ میں یہاں تم جیسے بغیر ت خان کی جان لینے آیا ہوں۔۔ کبیر خان اس سے بھی اونچی دھاڑا تھا۔۔ ریشمہ خانم جلدی سے کچن سے نکلی تھی۔۔ کبیر خان کو دیکھتے ریشمہ خانم جلدی سے اس کی طرف ریشمہ خانم کی آواز نم بڑھتے اسے گلے لگا گئی۔۔ کیسا ہے میرا بچہ۔۔ ہوئی تھی۔۔ ٹھیک ہوں ممائی۔۔ کبیر خان سنجیدگی سے بولا۔۔

تبھی زراخان بال جھٹکتے ہوئے ایک ادا سے اندر آئی تھی۔۔۔ جسے دیکھ کر کبیر خان نے اسے سرد نظروں سے گھورا۔۔۔ ریشمہ خانم سمجھ گئی تھی۔۔۔ کہ کبیر خان کیوں آیا ہے۔۔۔ ریشمہ خانم نے زراخان کی طرف بڑھتے ہوئے جلدی سے اس کے گلے سے مفلر اتار کر جلدی سے اس کے سر پہ دیا تھا۔۔۔ مورے یہ کیا کر رہی ہے۔۔۔ زراخان نے مفلر ٹائپ دوپٹہ اتار کر صوفے پہ اچھالا تھا جو کہ کبیر خان کے چہرہ پہ گرا تھا۔۔۔ کبیر خان نے اپنے چہرہ سے دوپٹہ ہٹاتے ہوئے زراخان کی طرف دیکھا اور ایک ہی جست میں اس تک پہنچا۔۔۔ آیا تھا تمہیں سمجھانے لیکن تم اس قابل نہیں ہوں۔۔۔ کبیر خان زرا کی کلائی پکڑتے ہوئے غصے سے دھاڑا۔۔۔ ریشمہ خانم کی جان ہوا ہوئی تھی۔۔۔ کون ہوں تم۔۔۔ چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔ وہ تو مقابل کو پہچاننے سے ہی انکار کر چکی تھی۔۔۔ جو بات کبیر خان کو اندر تک سلگا رہی تھی۔۔۔

جب نکاح ہوا تھا وہ اتنی چھوٹی تو نہیں تھی۔۔۔ بتاؤ گا سب کچھ بتاؤ گا۔۔۔

کبیر خان زرا خان کی کلائی پکڑے باہر کی طرف بڑھا۔۔۔ جیند خان

جلدی سے صوفے سے اٹھا تھا۔۔۔ کبیر چھوڑ دے اسے۔۔۔ وہ اس کی

طرف بڑھتے ہوئے غرایا تھا۔۔۔ ریشمہ خانم بھی رونا شروع ہو چکی

تھی۔۔۔ امتیاز علی خان کو اندر آتے دیکھ کر کبیر خان ایک پل کے لیے

روکا تھا۔۔۔ اپنی امانت لے کر جا رہا ہوں۔۔۔ کبیر خان نے امتیاز علی

خان پہ ایک نظر ڈالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور روکا نہیں تھا۔۔۔ زرا خان

کی بازو کھینچتے ہوئے باہر نکلا تھا۔۔۔ بابا۔۔۔ بابا۔۔۔ زرا خان نے امتیاز علی

خان کو دیکھتے ہوئے انہیں پکارا تھا۔۔۔ امتیاز علی خان نے کبیر خان کی

طرف دیکھا۔۔۔ اور پھر اس کی طرف بڑھا۔۔۔ کبیر زرا کا ہاتھ

چھوڑو۔۔۔ اور اپنا آگاہ جان کے ساتھ آکر لے جانا۔۔۔ امتیاز علی کبیر

خان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ کبیر خان نے ہونٹوں پہ استنزیہ

مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔ ونی کی ہوئی ہے۔۔۔ کوئی میری محبوبہ نہیں ہے جس کے لیے میں داہی کو لے کر آؤ۔۔۔ کبیر خان امتیاز علی خان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ جیند خان بھی پھر کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔۔۔ ایک ہی جست میں کبیر خان تک پہنچتے اس کا گریبان پکڑ گیا۔۔۔ عزت سے لے جا رہا ہوں۔۔۔ تو مجھے مجبور نہ کرو۔۔۔ ورنہ تم جانتے ہوں ونی کی ہوئی لڑکیوں کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔۔۔ جنید کے ہاتھ اپنے گریبان سے جھٹکتے ہوئے کبیر خان بولا تھا۔۔۔ جیند۔۔۔ پیچھے ہٹو۔۔۔ امتیاز علی خان نے کبیر کے سرخ ہوتے چہرہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ بابا۔۔۔ جیند نے امتیاز علی خان کی طرف دیکھا۔۔۔ تب تک کبیر خان زرا خان کی کلائی پکڑے باہر نکل چکا تھا۔۔۔ گاڑی تک پہنچتے اس نے دھاڑ سے دروازہ کھولتے ہوئے اسے اندر پٹکا تھا۔۔۔ بولی تھی کہ کبیر خان نے اس کا جبرہ مجھے میرے بابا۔۔۔ ابھی زرا اتنا ہی

اپنی آہنی گرفت میں لیا۔۔۔ بکواس بند۔۔۔ آواز نہ آئے تمھاری۔۔۔ کبیر خان نے بے حد مضبوط سے اس کا جبرہ دبو چتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ زرا خان کو اپنا جبرہ ٹوٹا محسوس ہوا تھا۔۔۔ کبیر خان نے دھاڑ سے گاڑی کا دروازہ بند کرتے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔۔۔ اور حویلی کی طرف گاڑی کا رخ کیا۔۔۔ زرا کا بدن کانپ رہا تھا۔۔۔ دس منٹ کے بعد کبیر خان کی گاڑی خان ویلے کے اندر آکر روکی۔۔۔ گاڑی روکتے ہی کبیر خان نے زرا خان کی طرف بڑھتے ہوئے دروازے کھولتے پھر سے اس کی کلائی پکڑی تھی۔۔۔ اور اسے باہر کھینچتے ہوئے نکلا تھا۔۔۔ کبیر خان نے اسے مقابل کیا تھا لیکن اس کی ڈریسنگ دیکھتے پھر سے کبیر خان کا دماغ گھوما تھا۔۔۔ لیکن اپنے غصے کو کنٹرول کرتے اس نے اپنی چادر اتارتے ہوئے زرا خان کے گرد پھیلائی تھی۔۔۔ زرا خان نے اسے خونخوار نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔ کبیر خان پھر سے اس کی کلائی پکڑتے اندر کی طرف

بڑھا تھا۔۔۔ زرا خان گھسٹتے ہوئے اس کے ساتھ جا رہی تھی۔۔۔ اندر
 لاؤنج میں زویا خان، نجستہ خان دونوں تھی۔۔۔ لالا۔۔۔ یہ۔۔۔ کو۔ ابھی
 زویا اتنا ہی بولی تھی کہ کبیر خان اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے اوپر
 سیڑھیوں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔ اپنے کمرے کا
 دروازہ دھاڑ سے کھولتے ہوئے اندر آتے ہوئے زرا کی کلائی جھٹکے سے
 چھوڑی تھی۔۔۔ زرا لڑکھڑاتے ہوئے بری طرح زمین پہ گری
 تھی۔۔۔ تمہیں تمیز نہیں ہے۔۔۔ پیچھے ہٹو مجھے میری حویلی جانا
 ہے۔۔۔ زرا خان زمین سے اٹھتے ہوئے کبیر خان کے مقابل آتے ہوئے
 بولی۔۔۔ رہنا تو تمہیں اب ساری زندگی یہی ہے۔۔۔ پھر چاہے اپنی
 مرضی سے رہوں یا پھر میری مرضی سے۔۔۔ کبیر خان نے اس کی
 آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔ مجھے نہیں رہنا
 یہاں۔۔۔ کبیر مجھے میری حویلی جانا ہے۔۔۔ اب کی بار زرا خان نم آواز

طرف دیکھا۔۔۔ اس کے منہ میں بولی۔۔۔ کبیر خان نے زرا خان کی سے اپنا نام سنتے کبیر خان کو حیرت ہوئی تھی۔۔۔ آج پہلی دفعہ اس نے کبیر خان کا نام لیا تھا۔۔۔ کیا وہ اتنی معصوم تھی جتنی بننے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ ہر گز نہیں۔۔۔ ایک قاتل کی بہن تھی۔۔۔ جس پہ وہ رحم بالکل نہیں کھا سکتا تھا۔۔۔ کبیر خان کچھ بھی جواب دیے بنا کمرے سے باہر نکلتے دروازہ لو کڈ کر گیا۔۔۔ زرا خان جلدی سے دروازے کی طرف بھاگتے زور زور سے دروازہ بجانے لگی۔۔۔ لیکن کبیر خان سڑھیاں اتر چکا تھا۔۔۔

عمیر خان کے تین بیٹے تھے گلزار خان سے بڑا تھا۔۔۔ جس کی شادی اقصیٰ خان سے ہوئی جن سے ان کے دو بیٹے تھے ایک کبیر خان جو ستائیس سال کا ہیزل گرین آنکھیں سفید رنگت گولڈن بال اور روبدار

پر سنیلٹی کا مالک تھا۔ اور ایک بلال خان جو کہ پچیس سال کی براؤن آنکھیں کال بال سفید رنگت اور پرکشش چہرہ والا تھا۔۔۔ دو بیٹیاں سدرہ خان جو کہ بائیس سال کی تھی سفید رنگت کالی بڑی بڑی آنکھیں کالے بالوں والی تھی۔۔۔ لیکن شاید اس کی زندگی اتنی ہی تھی کہ جب وہ اکیس سال کی ہوئی ہی تھی اس دنیا سے چل بسی۔۔۔ لیکن اپنے پیچھے کچھ لوگوں کی زندگیوں کو برباد کر گئی۔۔۔ جیسے کہ اقصیٰ خان جو کہ سدرہ خان کے مرنے کے بعد سے ذہنی مریض بن چکی تھی۔۔۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ وہ اپنا غم بول رہی تھی۔۔۔ ایک بیٹی غزل خان تھی جو کہ اکیس سال کی تھی گرین آنکھیں چو کلیٹی لمبے بال سفید رنگت کسی کے بھی دل کی دھڑکن بن سکتی تھی۔۔۔

عمیر خان کا دوسرا بیٹا احمد خان تھا جس کی شادی رانیہ خان سے ہوئی جن سے ان کے بھی دو بیٹے احسد خان احسد خان ہیزل گریں آنکھیں سفید

رنگت براؤن بال اور خوبصورت شخصیت کا پیچیس سال کا تھا۔۔۔ رایان خان تھے۔۔۔ اوشین بیلو کر کی آنکھیں سفید رنگت ہلکے ہلکے بوڑھے بال اور بائیس سال کا تھا۔۔۔ اور ایک بیٹا اذان خان تھا جو کہ سب سے چھوٹا تھا حویلی کے لڑکوں سے بائیس سال عمر کبیر خان کی طرح ہیزل گرین آنکھیں سفید رنگت گولڈن بالوں والا تھا۔۔۔ ایک بیٹی نجستہ خان جو کہ سفید رنگت نیلی آنکھیں اور براؤن بالوں والی اکیس سال کی تھی۔۔۔

تیسرے بیٹے طاہر فاروق خان جن کی شادی ماہ نور خان سے ہوئی۔۔۔ کا ایک بیٹا راضون خان بلیک بال بلیک آنکھیں لیکن رنگت سفید اور چہرہ پہ کشش تھی۔۔۔ راضون خان احسد کا ہی ہم عمر تھا۔۔۔ دو بیٹیاں زویا خان، اور منت خان تھی۔۔۔ منت خان ہیزل گرین آنکھیں سفید رنگت براؤن بالوں والی تھی اور اکیس کی ہوئی تھی۔۔۔ لیکن اس کا

نکاح پندرہ کی عمر میں ہی احسد سے کر دیا گیا تھا۔۔۔ زویا خان لڑکیوں میں
 سب سے چھوٹی تھی۔۔۔ زویا خان براؤن آنکھیں چو کلیٹ بال سفید
 رنگت ہونٹوں کے پاس تل جو کہ اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگاتا
 تھا۔۔۔ زویا بیس سال کی تھی۔۔۔

راضون کی گاڑی کارپیوچ میں آکر روکی تھی۔۔۔ غزل گاڑی سے اتری
 نہیں تھی۔۔۔ راضون نے سوالیہ نظروں سے غزل کی طرف
 دیکھا۔۔۔ وہ۔۔۔ آ۔۔۔ آپ۔۔۔ اندر۔۔۔ مورے بابا کو تو
 نہیں بتائے گے۔۔۔ غزل انگلیاں موڑتے ہوئے بولی۔۔۔ کیا؟؟
 راضون نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ اس کی سوالیہ نظروں کو
 دیکھتے غزل جلدی سے گاڑی سے نکلی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ
 راضون کچھ بھی نہیں بتائے گا۔۔۔ غزل سپیڈ سے اندر کی طرف

بڑھتے ہوئے اوپر سیڑھیوں کی طرف بڑھی تھی کہ جب کبیر خان سے ٹکرائی۔۔۔ دھیان سے بیٹا۔۔۔ کبیر خان نے پیار سے کہا تھا۔۔۔ جی لالا۔۔۔ غزل بول کر روکی نہیں تھی۔۔۔ راضون چلو مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ زویا، نجستہ حیران تھی کہ وہ لڑکی کون ہے؟؟

کبیر خان راضون کے ساتھ مردان خانے میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ راضون میں نے بابا سے بات کرنی تھی سوچا پہلے تم سے کر لوں۔۔۔ کبیر خان نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔ جی لالا۔۔۔ راضون کبیر خان کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔ احسد؟؟ کبیر خان نے احسد کو ڈھونڈا تھا جو کہ یہاں نہیں تھا۔۔۔ سو رہا ہوں گا اپنی بیوی کے آغوش میں۔۔۔ راضون نے صرف سوچا تھا۔۔۔ تبھی احسد بھی اندر آیا۔۔۔ اور راضون کے ساتھ بیٹھا۔۔۔ میں نے غزل کے لیے رشتہ دیکھا ہے۔۔۔ میرا دوست سرفراز

خان ہے۔۔ میں چاہتا ہوں تم دونوں کو اگر کوئی تحقیق کرنی ہے تو کر لوں۔۔ میں بابا جان اور آگاہ جان سے بھی سرفراز کو ملوادوگا۔۔ کیا خیال ہے تم دونوں جانتے ہی ہوں۔۔ کہ سرفراز کیسا ہے؟؟ کبیر خان نے دونوں کی طرف دیکھا۔۔ جبکہ راضون تو سکتے میں چلا گیا تھا۔۔ راضون خان کو اپنا سانس روکتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔

راضون کمرے میں آتے ہوئے ادھر ادھر ٹھہل رہا تھا۔ ایک الگ ہی بے چینی تھی۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ کیا کرے۔۔ کیسے اس کی اتنے سالوں کی محبت کو وہ بھول جائے۔۔ راضون پریشانی سے بیڈ پہ بیٹھا۔۔ لالا۔۔ زویا کی آواز پہ راضون خان نے سراٹھاتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔۔ لالا آپ ٹھیک ہے؟؟ زویا اس کے سرخ چہرے کو

دیکھتے ہوئے بولی۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔ زوئی۔۔ راضون اپنے چہرہ پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔۔ لالا کھانا کھالے۔۔ زویا نے راضون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔ میں آرہا ہوں۔۔ راضون نے ہلکی سی پھکی مسکراہٹ لیے کہا۔۔ جی لالا۔۔ زویا کمرے سے نکل گئی۔۔ زویا اس کی حالت دیکھتے پریشان ہوئی تھی۔۔ راضون آٹھ کرواشروم میں آیا اور چہرہ دھونے لگا۔۔ جس سے ایک کی رنگت اور بھی سرخ ہوئی تھی۔۔ راضون چہرہ دھوتے کمرے میں آیا۔۔ اور چہرہ کو ٹاول سے صاف کرنے لگا۔۔ جب پھر سے دروازہ نوکڑ ہوا۔۔ آجائے۔۔ چہرہ صاف کرتے ٹاول صوفے پہ پھینکتے ہوئے کہا۔۔ راضون نے اب کی بار غزل اندر آئی تھی۔۔ غزل کو دیکھ کر راضون کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔ جبکہ غزل بھی راضون کی حالت دیکھتے ساکت ہوئی تھی۔۔ چہرہ سرخ ہو رہا تھا آنکھیں بھی سرخ تھی۔۔ جسے دیکھ کوئی

کے رشتے دار wolf بھی خوف کھا سکتا تھا۔ مجھے لگتا ہے کسی
 ہے۔۔ غزل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا تھا۔۔ راضون غزل
 کی طرف دیکھتے اس کی طرف بڑھا تھا غزل ڈرتے ہوئے پیچھے ہوئی
 تھی۔۔ غزل پیچھے ہوتے دروازے سے لگی تھی۔۔ راضون نے اس کی
 دونوں طرف ہاتھ رکھتے اسے محصور کیا تھا۔۔ راضون غزل کے چہرہ پہ
 اپنی تپش زدہ سانسیں چھوڑتے ہوئے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔ غزل
 کی آنکھیں بند تھیں۔۔ میرے کمرے میں کیوں آئی؟؟ راضون کا لہجہ
 بے حد سرد تھا۔۔ جسے محسوس کرتے غزل کانپی تھی۔۔
 و۔۔ و۔۔ وہ۔۔ کک۔۔ کھانا۔۔ کھانے۔۔ کک۔۔ کے لیے۔۔ غزل
 اس کی زبان بھی اس کا ساتھ تھوک نکلتے لرزتی پلکوں سے بولی تھی۔۔
 نہیں دے رہی تھی۔۔ راضون نے اس کا ڈرنا اور کانپنا محسوس کیا تھا۔۔
 راضون کچھ پل اس کے چہرہ کے قریب سے دیکھتا رہا پھر اس سے دور

ہوا۔ غزل نے تھوڑی سی آنکھیں کھولتے اس کی طرف دیکھا۔
 راضون کو خود سے دور دیکھتے غزل بھاگی تھی۔۔۔ آہہ۔۔۔ راضون نے
 دیوار پہ ہاتھ کا مکہ بناتے ہوئے مارا تھا۔ غزل اس سے اس قدر ڈرتی
 ہے۔۔۔ اسے اب یہ بھی برا لگا تھا۔ مقابل اس سے خوف کھاتے ہوئے
 اسے ہر گز پسند نہیں آیا تھا۔ راضون کچھ دیر خود کو نارمل کرتا رہا۔
 پھر کمرے سے نکلتے ہوئے سیدھا ڈائننگ روم میں آیا۔۔۔ سب ڈائننگ
 روم میں تھے۔۔۔ احسد نے راضون کا چہرہ بغور دیکھا تھا۔ رض تو ٹھیک
 ہے؟؟ راضون کا سرخ چہرہ دیکھتے اس نے پوچھا۔۔۔ ٹھیک ہوں۔۔۔
 راضون بول کر کھانا شروع کر چکا تھا۔۔۔ یار لالا کو کچھ ہوا ہے۔۔۔ زویا
 نے نجستہ اور غزل کو کہا تھا۔ غزل نے راضون کی طرف دیکھا۔
 ساہی کھانا کھاتے اٹھ کر باہر کی طرف بڑھا۔۔۔ رض۔۔۔ راضون تھوڑا
 لاونج میں ویٹ کرنا۔۔۔ کبیر خان نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔ نجستہ نے

ایک نظر سب پہ ڈالی زرا خان بھی یہاں نہیں تھی۔۔۔ لالا۔۔۔ نجستہ نے کبیر خان کو مخاطب کیا۔۔۔ جی بیٹا۔۔۔ کبیر خان پیار سے بولا۔۔۔ لالا وہ زرا کہاں ہے؟؟ نجستہ نے تھوک نکلتے ایک آواز میں کہا۔۔۔ کبیر خان کا کھانا کھاتے ہوئے ہاتھ روکا تھا۔۔۔ جبکہ اب سب نے سوالیہ نظروں سے کبیر خان کی طرف دیکھا۔۔۔ کام کر رہی ہوں گی۔۔۔ کبیر خان نے ایک نظر سب پہ ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔ آگاہ جان نے کبیر خان کی طرف دیکھا۔۔۔ زرا خان ہمارا حویلی میں کیا کر رہا ہے۔۔۔ آگاہ جان غصے سے بولے تھے۔۔۔ سدرہ خان میں آگاہ جان کی بھی تو جان تھی۔۔۔ وہ کیسے اس کے قاتل کی بہن کو اپنی حویلی میں برداشت کر سکتے تھے۔۔۔ آگاہ جان ونی میں آئی ہے۔۔۔ کبیر خان نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔ اگر ہم کو وہ لڑکی اس کو اس حویلی سے نکال دے گا۔۔۔ آگاہ تمہارا پاس بھی نظر آیا ہم جان نے کبیر خان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ جواب چائے پی رہا

تھا۔ ہم تمہارا شادی کرے گا کسی خاندانی لڑکی کو تمہارا دلہن بنائے گے۔ آگاہ جان نے سنجیدگی سے کہا تھا۔ آگاہ جان کے علاوہ کوئی بھی کبیر خان سے ایسی بات نہیں کر سکتے تھے۔ کبیر خان کچھ نہیں بولا تھا کیونکہ یہ بات وہ کافی ٹائم سے سن رہا تھا۔ جبکہ احسد نے کبیر خان کی طرف دیکھا تھا زارا خان حویلی میں تھی اور اسے پتہ نہیں تھا۔ کھانا کھا کر اب سب لاونج میں بیٹھے ہوئے تھے۔ بابا، آگاہ جان غزل کے لیے سرفراز خان کے رشتہ کے کہا ہے اس کے احمر خان نے۔ کبیر خان نے سنجیدگی سے کہا۔ لاونج میں اس وقت آگاہ جان، گلزار خان، طاہر فاروق خان، اور احمد خان، راضون خان اور احسد خان تھے۔ راضون خان بالکل خاموش تھا۔ بہت اچھا بچہ ہے۔ سرفراز ہم کو کوئی مسئلہ نہیں تم ایسا کروہاں کرو۔ اور پھر دیکھتے ہیں کیسے ہے۔ آگاہ جان نے سنجیدگی سے کہا۔ راضون خان اٹھ کر باہر نکل گیا۔ سب اپنے اپنے

کمرے میں چلے گئے اب بس کبیر خان اور آگاہ جان تھے۔۔ ہم کو تم بہت پیارا ہے کبیر۔۔ ہم نہیں چاہتا وہ قاتل کا بہن تمہارے ساتھ رہے۔۔ آگاہ جان کی آواز نرم تھی۔۔ آگاہ جان میں ہمیشہ آپ کے پاس ہوں۔۔ آپ فکر نہ کرے۔۔ کبیر خان نے سنجیدگی سے کہا۔۔ کبیر خان آگاہ جان کو کمرے میں چھوڑ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔۔ کبیر خان سڑھیاں چرتے ہوئے اپنے کمرے میں آیا تھا۔۔ دروازے کھولتے کبیر خان اندر آتے اپنی چادر بیڈ پہ رکھتے بیڈ پہ لیٹا تھا۔۔ کبیر خان نے لیٹتے ہوئے آنکھوں پہ بازو رکھی۔۔ کچھ ہی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھولا تھا۔۔ کبیر خان ابھی بھی ویسے ہی لیٹا ہوا تھا۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کون ہے۔۔ زرا خان چلتے ہوئے بیڈ کے پاس آئی۔۔ کر دیے تمہاری بھی مضبوط بنی ہوئی حویلی کے کام۔۔ زرا کا لہجہ تھکا ہوا تھا۔۔ لیکن پھر تھی۔۔ کبیر خان نے بازو ہٹاتے ہوئے زرا خان پہ ایک نظر ڈالی جس

نے ابھی بھی اس کی چادر خود پہ اوڑھی ہوئی تھی۔۔۔ رسی جل گئی بل نہیں گیا۔۔۔ کبیر خان نے اس پہ استنزیہ نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔ زرا خان نے بھی اس پہ صرف ایک نظر ڈالی تھی۔۔۔ اور واشروم کی طرف بڑھی۔۔۔ کبیر خان کی نظر اس پہ ہی تھی۔۔۔ زرا خان کو اچانک چکر آیا تھا۔۔۔ اس سے پہلے وہ گرتی اس نے دیوار پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ کبیر خان نے اس کے لڑکھڑاتے ہوئے پاؤں دیکھے تھے۔۔۔ اس سے پہلے کہ زرا اپنا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے بے ہوش ہوتی کبیر خان ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے ہوئے اسے سنبھالا تھا۔۔۔ لیکن زرا اس کی باہوں میں جھول گئی۔۔۔ کبیر خان اسے اٹھاتے ہوئے بیڈ تک آیا اسے بیڈ پہ لیٹاتے اس کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے اسے ہوش دلانے کی کوشش کی۔۔۔ لیکن اس کے جسم میں کوئی حرکت نہیں ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان نے گلاس کا پانی پکڑتے ہوئے اس پہ کچھ پانی کی بوندے ڈالی۔۔۔ زرا نے لرزتی

پلکوں کے ساتھ تھوڑی سی آنکھیں کھولی۔۔ اپنے اتنے قریب کبیر خان کو دیکھ کر جلدی سے اٹھ کر بیٹھی۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہوں۔۔ زرا بیڈ کراؤن میں سماتے ہوئے بولی۔۔ تم گرنے والی تھی تمہیں گرنے سے بچایا۔۔ کبیر خان اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔ اب تو یہ روازنہ کا ہونے والا ہے۔۔ عادت ڈال لوں۔۔ کبیر خان اس کے پاس سے اٹھتے ہوئے بولا۔۔ میں نہیں کروں گی۔۔ مجھے عادت نہیں ہے۔۔ زرا خان بھی بیڈ سے اٹھتے ہوئے غصے سے بولی۔۔ کرنا تو پڑے گا۔۔ کبیر خان نے اس پہ استنزیہ نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔ میں نہیں کر سکتی۔۔ زرا خان چلائی تھی۔۔ کبیر خان کو اس کا چلانا بالکل پسند نہیں آیا تھا۔۔ اس تک پہنچتے کبیر خان نے اس کا جبرہ دبوچا۔۔ میرے سامنے دوبارہ آواز اونچی مت رکھنا۔۔ یہ میری حویلی ہے۔۔ یہاں میرے سامنے کوئی بول نہیں سکتا۔۔ اور تم چلا رہی ہوں۔۔ یہ پہلی اور آخری غلطی

ہے۔۔ کبیر خان نے اسے وراں کیا تھا۔۔ مجھے کیوں لے کر آئے ہوں یہاں۔۔ زرا اپنا جبرہ چھرواتے ہوئے بولی۔۔ پندرہ سال کی تھی جب سے تمہیں تمہارے باپ اور تمہارے بغیر ت بھائی نے تمہیں وئی کیا تھا۔۔ تین سال ہو گئے ہیں۔۔ اور تمہیں یہی پتہ نہیں کہ تم یہاں کیوں ہوں۔۔ کبیر خان استنزیہ بولا۔۔ تو کیوں کیا مجھ سے نکاح۔۔ زرا خان اپنا جبرہ چھروانے کی کوشش میں ناکام ہوتے اس کا گریبان پکڑ کر گئی۔۔ کبیر خان کی آنکھوں میں سرخی چھائی تھی۔۔ کبیر خان نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑتے اس کی کمر پہ پن کیے تھے۔۔ دوبارہ یہ حرکت کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔ کبیر خان نے اس کی بازو میں انگلیاں گاڑتے ہوئے بولا۔۔ اسے ایک جھٹکے سے چھوڑتے کبیر خان واپس اپنی جگہ پہ نیم دراز ہوا تھا۔۔ زرا بری طرح لڑکھڑائی تھی۔۔ دوپہر سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔ اب تو بس ہو گئی تھی۔۔ کبھی

اپنی حویلی میں بھوکے نہیں رہی تھی۔۔ اور یہاں اسے بھوکا رہنا پڑ رہا تھا۔۔ لیکن وہ بھی زرا خان تھی۔۔ آنا سے بڑھ کر اسے کچھ نہیں تھا۔۔ اسی لیے بیڈ کی دوسری طرف بنا کوئی چوچرے کرتے لیٹ گئی۔۔ اور آنکھیں بند کر گئی۔۔

احسد اس وقت اپنے کمرے میں جا رہا تھا۔۔ رات کے دس بج رہے تھے۔۔ جب کسی کے چلنے کی آواز پہ احسد نے مڑتے ہوئے دیکھا۔۔ تو وہی ساکت ہوا تھا۔۔ کیونکہ پیچھے زرا خان تھی۔۔ جو اپنے سر پہ ہاتھ رکھے ہوئی تھی۔۔ اور چلتے ہوئے شاہد کچن میں جا رہی تھی۔۔ لیکن اس کے قدم اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔ وہ بری طرح لڑکھڑا رہی تھی۔۔ احسد نے اس تک پہنچتے اس کی بازو پکڑی۔۔ زرا۔۔ احسد

نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔۔۔ زرا جو سردرد کی وجہ سے کچن کی طرف جا رہی تھی۔۔۔ اس نے حسد کی طرف دیکھا۔۔۔

لا۔۔۔ لا۔۔۔ اس کی زبان لڑکھڑائی تھی۔۔۔ کہاں جا رہی ہوں۔۔۔ حسد نے اسے دھیان سے صوفے پہ بیٹھایا۔۔۔ وہ۔۔۔ م۔۔۔ میرے سر میں درد ہو رہی ہے۔۔۔ زرا اپنے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔۔ حسد نے اس کی حالت دیکھی تھی۔۔۔ اس کے بال شاید بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ اسی لیے چادر سے باہر آ رہے تھے۔۔۔ وہ کوئی پاگل لگ رہی تھی۔۔۔ یہاں بیٹھو۔۔۔ میں منت سے بول کر تمہارے لیے چائے بنواتا ہوں۔۔۔ حسد نے پیار سے کہا تھا۔۔۔ زرا کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔۔ کیونکہ صبح سے ابھی ہی تو کوئی اسے ایسا ملا تھا جو کہ اس اپنا تھا۔۔۔

نوری۔۔۔ نوری۔۔۔ حسد نے اسے آواز دی تھی۔۔۔ وہ جو کچن میں تھی بھاگتے ہوئے آئی تھی۔۔۔ جی لالا۔۔۔ نوری۔۔۔ لاؤنج میں آئی۔۔۔ جاؤ جا

کر زرا کے لیے چائے بناؤ۔۔ اور منت کو بھیجو۔۔ احسد نے زرا کے
 ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔۔ نہیں روکو۔۔ تم چائے بناؤ۔۔ میں منت کو
 خود بلا لیتے ہوں۔۔ احسد نے نوری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔ جی
 لالا۔۔ نوری بول کر کچن میں چلے گئی۔۔ اور پانچ منت بعد چائے لا کر
 ٹبل پہ رکھی۔۔ تم چائے پیو۔۔ میں منت سے بولتا ہوں تمہارے
 لیے کھانا بنائے۔۔ احسد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ تمہیں منت کو
 اس وقت تنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے احسد۔۔ کبیر خان سرخ
 کی طرف دیکھا آنکھیں لیے بولا۔۔ احسد اور زرا دونوں نے سیڑھیوں
 تھا۔۔ جہاں کبیر خان اپنی سرخ آنکھیں زرا پہ گاڑھیں ہوئے تھا۔۔
 زرا صوفے پہ اچھولی تھی۔۔ اور ڈرتے ہوئے احسد کے پیچھے
 ہوئی۔۔ لالا۔۔ مم۔۔ مجھے مم۔۔ میری حویلی چھوڑ آئے۔۔ زرا نے
 ٹوٹے لفظ اپنے کانپتے ہونٹوں سے ادا کیے تھے۔۔ احسد نے زرا کی

طرف دیکھا۔۔۔ جو پیچھے کھڑی اس کی شرٹ پکڑے کانپ رہی تھی۔۔۔ کبیر خان ایک ہی جست میں زرا تک پہنچتے اس کی کلائی دبوچ گیا۔۔۔ لا۔۔۔ لا۔۔۔ لا۔۔۔ لا۔۔۔ پلینز۔۔۔ زرا نے ایک ہاتھ سے احسد کی شرٹ دبوچی ہوئی تھی۔۔۔ لا لا میری بات سنئے۔۔۔ احسد نے کبیر خان کو روکنا چاہا تھا۔۔۔ احسد میری بیوی کے معاملے میں دور رہوں۔۔۔ کبیر خان بول کر روکا نہیں تھا۔۔۔ زرا کو گھسٹتے ہوئے سیڑھیوں سے لے جا رہا تھا۔۔۔ احسد وہی کھڑا چہرہ دوسری طرف کر گیا۔۔۔ آخر کیسے برداشت کر سکتا تھا۔۔۔ جو بھی تھا بہنوں کی طرح تھی اس کے بڑھا۔۔۔ احسد لیے۔۔۔ احسد سر جھٹکتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف کمرے میں آیا تو منت صوفے پہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ اور اس کے ہاتھ میں موبائل تھا۔۔۔ جسے وہ دیکھ رہی تھی۔۔۔ منت۔۔۔ احسد کی آواز پہ منت نے احسد کی طرف دیکھا۔۔۔ جی۔۔۔ جی۔۔۔ منت جلدی سے کھڑی

ہوئی۔۔ منت زرا کے لیے لالا کے کمرے میں کھانا دے کر آؤ۔۔ احسد نے سنجیدگی سے کہا۔۔ وہ جانتا تھا کبیر منت کو کچھ نہیں بولے گا۔۔ کیونکہ کبیر منت سے بہت پیار کرتا تھا۔۔ لالا غ۔۔ غصے کرے گے۔۔ منت نے نظریں جھکائے کہا۔۔ تمہیں کچھ نجی بولے گے یار۔۔ وہ صبح سے بھوکے ہیں۔۔ احسد پریشانی سے بولا۔۔ مم۔۔ میں جانتی ہوں۔۔ تھینکس میری منت۔۔ احسد نے پیار سے اس کی پیشانی پہ ہونٹ رکھے۔۔ منت کمرے سے نکل گئی۔۔

کبیر خان نے کمرے میں آکر اس کی بازو کسی اچھوت کی طرح چھوڑی تھی۔۔ کیا کر رہی تھی نیچے۔۔ کبیر خان نے اسے خونخوار نظروں سے دیکھا۔۔ سر میں درد تھی اس لیے گئی تھی۔۔ زرا خان اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔ احسد کیا تمہارا سرد بارہا تھا۔۔ کبیر خان

استنزیہ بولا تھا۔۔۔ نہیں لالا اچھے ہے۔۔۔ تم برے ہوں۔۔۔ زرا
 خان اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ تم اس وقت کمرے
 سے باہر گئی ہی کیوں؟؟ کبیر خان نے اسے سرخ آنکھوں سے دیکھتے
 سوال کیا۔۔۔ بول تو رہی ہوں۔۔۔ سر میں درد تھی۔۔۔ زرا پھر سے
 وہی جملہ بولی۔۔۔ تو سیدھا کچن میں جاتی۔۔۔ وہاں بیٹھ کر احساس سے
 ہمدردیاں کیوں لینے لگی۔۔۔ کبیر خان نے اس کا جبرہ دبوچتے ہوئے
 پوچھا۔۔۔ لالا مجھے دیکھ کر خود روکے تھے۔۔۔ زرا خان گھوٹی گھوٹی آواز
 میں بولی۔۔۔ تم اس کے پاس روکی ہی کیوں۔۔۔ کیا تم نہیں جانتی اس
 کروایا۔۔۔ کبیر خان کو نہ وقت اس کی بیوی کا وقت تھا جو تم نے ضائع
 جانے اس کا باہر جانا کیوں پسند نہیں آیا تھا۔۔۔ میں بول رہی۔۔۔ ابھی وہ
 اتنا ہی بولی تھی کہ کبیر خان نے اس کی بات کاٹی۔۔۔ تم کیا جانو میسبڈ
 وائف کا وقت تمہیں کبھی اپنے شوہر کا لمس میسر نہیں ہوگا۔۔۔ کبیر

خان اس کی طرف دیکھتے ہوئے استنزیہ بولا۔۔۔ زرا نے اس کی طرف حیرانگی سے دیکھا۔۔۔ وہ سرخ ہوئی تھی۔۔۔ یہی اچھا ہو گا۔۔۔ میں خود بھی نہیں چاہتی تمہارے جیسا انسان مجھے چھوئے۔۔۔ تم جیسے انسان کا لمس کسی بچھو کے کاٹنے سے کم نہیں ہو گا۔۔۔ زرا اس کی آنکھوں میں دیکھتے کاٹ دار لہجے میں بولی۔۔۔ لیکن کبیر خان کی آنکھوں میں خون اتر ا تھا۔۔۔ اس کے لمس کو بچھو سا کہنا اسے پسند نہیں آیا تھا۔۔۔ کبیر خان نے ایک ہی جست میں اس کے جبرہ کو خطرناک حد تک دبوچتے اس کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیا۔۔۔ اور اس کی سانیس انہیل کر گیا۔۔۔ زرا خان کی آنکھیں حیرت سے کھولیں تھی۔۔۔ زرا خان اپنے دونوں ہاتھوں سے اسے خود سے دور دھیلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ لیکن وہ تو شاید اس کی ساری سانیس چرا کر ہی پیچھے ہٹنے کا اردہ رکھتا تھا۔۔۔ زرا کو اپنی سانیسیں روکتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ لیکن کبیر

خان اس کے ہونٹوں کو بخشنے کے لیے تیار ہی نہ تھا۔۔۔ اپنے حلق میں خون کا ذائقہ گھولتے کبیر خان نے اس کے ہونٹوں پہ دانت گاڑتے اس کے ہونٹوں کو آزادی دی تھی۔۔۔ زرا خان اپنے گلے پہ ہاتھ رکھتے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔ یہ صرف ٹریلر تھا۔۔۔ جب چاہوں تمہیں چھو سکتا ہوں۔۔۔ جہاں میرا دل چاہے۔۔۔ کبیر خان اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ لیکن میں تمہیں ہاتھ بھی نہیں لگاؤ گا۔۔۔ تم جیسی لڑکی کی طرف میں دیکھنا بھی خود کی توہین سمجھتا ہوں۔۔۔ کبیر خان بول کر واٹر روم میں بند ہوا تھا۔۔۔ زرا خان اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھے رونے لگی۔۔۔ کیونکہ اس کا نے پوری شدت کے ہونٹوں پہ۔۔۔ اور اب اسے اپنے ہونٹوں پہ جلن دیکھائی تھی اس محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ کبھی کسی نے کب اسے چھوا تھا ایسا۔۔۔ جیسے مقابل چھوچکا تھا۔۔۔ زرا خان کی آنکھوں سے آنسو بہے رہے تھے۔۔۔

منت نے دروازہ نوکڑ کیا۔۔۔ زرا خان نے اپنے آنسو صاف کیے اور اٹھ کر دروازے تک آئی۔۔۔ اس سے پہلے کہ زرا دروازہ کھولتی کبیر خان واٹر روم سے نکلا تھا۔۔۔ اور دروازہ تک پہنچا۔۔۔ زرا واپس مری تھی۔۔۔ اب وہ اس کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ زرا خان جا کر صوفے پہ بیٹھ گئی۔۔۔ کبیر نے دروازہ کھولا۔۔۔ لالا۔۔۔ یہ بھابی کے لیے۔۔۔ انہوں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔ منت اپنے مزاج کے مطابق ہمیشہ کی طرح پیار سے بولی۔۔۔ کبیر خان اسے کچھ بول ہی نہ سکا۔۔۔ تو اس سے ٹریں پکڑتے واپس اندر مرا۔۔۔ منت بھی چلے گئی۔۔۔ کبیر خان نے ٹریں لا کر بیڈ پہ رکھی۔۔۔ کھاؤ اسے۔۔۔ کبیر خان نے زرا اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ اور پھر جا کر بیڈ پہ لیٹ گیا۔۔۔ خان خاموشی سے کھانا کھانے لگ گئی۔۔۔ کیونکہ اسے بھوک لگی ہوئی تھی۔۔۔ اور اب کھانا نہ کھاتی تو شاید مر جاتی۔۔۔

منت واپس کمرے میں آئی تو احساس بیڈ پہ لیٹا ہوا تھا۔۔۔ منت آرام سے بیڈ پہ آکر بیٹھی۔۔۔ احساس نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ اور پھر اس کی کلائی پکڑتے اسے خود پہ گرایا تھا۔۔۔ منت۔۔۔ تم بہت خوبصورت ہوں۔۔۔ احساس اسے خود پہ نیچتے ہوئے مدہوش ہوا تھا۔۔۔ احساس نے اس کی کمر کے گرد حصار بنایا۔۔۔ احساس سے بیڈ پہ گراتے اسے پہ جھکا تھا۔۔۔ احساس نے اس کی ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیا ہی تھا کہ احساس کا فون بجنا شروع ہوا تھا۔۔۔ احساس نے اس پہ جھکے ہی کال اٹھائی۔۔۔ نمبر۔۔۔ دوسری طرف yes sir دیکھتے اس نے جلدی سے کال اٹھائی۔۔۔ کی بات سنتے احساس نے صرف یہی جواب دیا تھا۔۔۔ اور پھر منت کو خود میں نیچتے ہوئے اس کے بالوں میں چہرہ چھپا گیا۔۔۔ منت بھی آنکھیں بند کر گئی۔۔۔

صبح جب منت کی آنکھ کھولی احسد بیڈ پہ نہیں تھا۔۔۔ منت نے آنکھیں کھولتے ہوئے کمرے میں نظریں دوڑائیں۔۔۔ احسد اپنے یونیفارم میں تھا۔۔۔ منت بیڈ سے اٹھتے اس کی طرف آئی۔۔۔

ا۔۔۔ احسد۔۔۔ آ۔۔۔ آپ۔۔۔ کہاں۔۔۔ جج۔۔۔ جارہے ہیں۔۔۔ منت کی آواز لڑکھڑائی تھی۔۔۔ میں واپس جا رہا ہوں منت۔۔۔ احسد نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ لیکن کیوں؟؟ منت بدحواس ہوتے ہوئے بولی۔۔۔ یہ کوئی پوچھنے والا سوال نہیں منت۔۔۔ احسد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں میں آپ کو جانے نہیں دوں گی۔۔۔ منت احسد کے سینے میں چہرہ چھپائے رونے لگی۔۔۔ احسد نے نرمی سے منت کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑتے اوپر کیا۔۔۔ جلدی واپس آ جاؤ گا۔۔۔ احسد نے منت کی پیشانی پہ ہونٹ رکھے۔۔۔ نہیں۔۔۔

نہیں۔۔۔ میں آپ کو جانے نہیں دوں گی۔۔۔ منت نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔۔۔

میں جہاں بھی رہوں اے صنم
مجھ کو ہے زندگی کی قسم
فاصلے آتے جاتے رہے
پیار لیکن نہیں ہو گا کم
میں جہاں بھی رہوں اے صنم
مجھ کو ہے زندگی کی قسم
فاصلے آتے جاتے رہے
پیار لیکن نہیں ہو گا کم

احسد نے گنگناتے ہوئے منت کی پیشانی پہ پھر ہونٹ رکھے۔۔۔ منت روتے ہوئے اس کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑے ہوئی تھی۔۔۔ احسد اس

کے گرد حصار بنائے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔ احسد لاونج میں داخل ہوا تو سب نے اس کی طرف حیرانگی سے دیکھا۔۔۔ احسد کو یونیفارم میں دیکھ کر سب حیران ہو رہے تھے۔۔۔ اور منت ابھی بھی رو رہی تھی۔۔۔

احسد تو جا رہا ہے۔۔۔ راضون اسے یونیفارم میں دیکھتے اس کی طرف بڑھا۔۔۔ یاد رات کو کال آئی۔۔۔ جانا ضروری ہے۔۔۔ احسد نے منت کے گرد سے حصار ختم کرتے راضون کے گلے لگا۔۔۔ کبیر خان نے احسد کو کندھے پہ ہاتھ رکھتے منت کو اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔ لالا۔۔۔

منت نے روتے ہوئے کبیر خان کی طرف دیکھا۔۔۔ بیٹا جائے گا واپس اگر جلدی نہیں آتا تو میں خود جا کر اسے کان سے پکڑ کر واپس لے آؤ گا۔۔۔ کبیر خان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ اذان بھاگتے ہوئے سڑھیاں اترتے اس کے گلے لگا تھا۔۔۔ نہیں جاؤ لالا۔۔۔ کبیر خان کی آواز نرم ہوئی تھی۔۔۔ اگر میرا شیر ہی روئے گا۔۔۔ تو پھر میں کیسے جاؤ

گا۔۔۔احسد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔اس کی نظریں منت پہ
تھی۔۔۔جو کہ کبیر خان کے گلے لگی رو رہی تھی۔۔۔لالانہ جاؤ۔۔۔
اذان احسد کے گلے لگے رو رہا تھا۔۔۔اوئے میری محبوبہ رونا بند کر۔۔۔
ورنہ ایک دو گا کان کے نیچے۔۔۔احسد نے اذان کے آنسو صاف کرتے
ہوئے کہا۔۔۔نجستہ، زویا، غزل تینوں ہی احسد سے ملی۔۔۔سب ہی
احسد کے جانے سے دکھی تھیں۔۔۔منت کے آنسو ہی نہیں روک رہے
تھے۔۔۔اذان میں اپنی منت تیرے حوالے چھوڑ کر جا رہی ہوں۔۔۔
خیال رکھنا میری منت کا۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں آئے۔۔۔
ورنہ میں تیرے آنسو نکلواؤ گا۔۔۔احسد نے اذان کے کان میں کہا
تھا۔۔۔اذان نم آنکھوں سے مسکرایا۔۔۔اذان نے منت کو اپنے حصار
میں لیا۔۔۔اور باہر تک احسد کے ساتھ آیا تھا۔۔۔کارپیوچ میں منت کر
کے حصار میں رو رہی دیکھ کر سارا ملازم جا چکے تھے۔۔۔منت اذان

تھی۔۔۔ منت احسد کو گاڑی کی طرف بڑھتے دیکھ کر اس کے گلے لگی
 رونے لگی۔۔۔ احسد کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا۔۔۔ احسد نے
 منت کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے اس کے آنسو صاف کیے۔۔۔ اگر اب تم
 روئی تو اذان کے سامنے ہی تمہارے ان ہونٹوں کو چوم لوں گا۔۔۔
 احسد نے منت کے ہونٹوں کو انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔ اذان
 پیچھے ہی کھڑا تھا۔۔۔ لیکن احسد بالکل آہستہ بولا تھا۔۔۔ منت نے نم
 آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ احسد نے اذان کو اشارہ کیا تھا۔
 اذان نے اپنا چہرہ دوسری طرف کیا تھا۔۔۔ احسد نے اسی لمحے منت کے
 ہونٹوں کو شدت سے چوما تھا۔۔۔ منت سرخ ہوئی تھی۔۔۔ احسد
 مسکراتے ہوئے گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔۔ منت آپی۔۔۔ اذان نے منت کو
 اپنے حصار میں لیے اندر آیا۔۔۔

احسد کو گتے دودن ہو چکے تھے۔۔۔ کبیر خان لاونج میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔
 آگاہ جان۔۔۔ مورے۔۔۔ سب یہاں ہے۔۔۔ اب مجھے بتادے۔۔۔ کہ
 میں سرفراز کے والد احمد خان کو کیا بولو۔۔۔ کبیر خان نے سنجیدگی سے
 کہا۔۔۔ آگاہ جان نے کبیر خان کی طرف دیکھا۔۔۔ تم ایسا کرو۔۔۔ اپنا
 مورے سے پوچھو۔۔۔ اور نکاح کا تاریخ رکھ لوں۔۔۔ آگاہ جان نے بھی
 سنجیدگی سے کہا۔۔۔ جی ٹھیک ہے آگاہ جان۔۔۔ کبیر خان مسکرایا۔۔۔
 زرا خان چائے کے کپ پکڑے۔۔۔ لاونج میں آئی تھی۔۔۔ جسے دیکھ آگاہ
 جان نے اسے غصے سے دیکھا۔۔۔ ہم تمہارا واسطہ بھی لڑکی دیکھ رہا
 ہے۔۔۔ ہم کو لگتا ہے کہ پر یزدہ تمہارا واسطہ ٹھیک رہے گا۔۔۔ آگاہ جان
 نے کبیر خان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ کبیر خان نے آگاہ جان کی
 طرف حیرانگی سے دیکھا۔۔۔ کہ آخر اس کی شادی کی بات کہا سے

آگئی۔۔۔ تبھی کبیر خان کی نظر زرا خان پہ پڑی۔۔۔ جو چائے لیے آرہی تھی۔۔۔ کبیر خان نے اپنی چادر کو جھٹکا تھا۔۔۔ پھر میں ٹھیک ہے آگاہ جان۔۔۔ میں بات کر لیتا ہوں۔۔۔ اور میں کراچی جا رہا ہوں۔۔۔ ضروری کام ہے۔۔۔ آپ کو نکاح کی تاریخ بتا دو گا۔۔۔ اور اسی دن آجاؤ گا۔۔۔ کبیر خان صوفے سے اٹھتے ہوئے بولا۔۔۔ اور لاونج سے واک آؤٹ کر گیا۔۔۔ جبکہ زرا خان کو حیرانگی ہوئی تھی۔۔۔ کہ اس کے ہوتے ہوئے بھی اس کی شادی کا سوچ رہے ہے تو کیوں پھر اسے یہاں لے کر آئے۔۔۔ زرا خان سوچتے ہوئے کچن میں چلے گئی۔۔۔

منت زویا نے کمرے میں اس کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ غزل کی شادی کا سن کر سب ہی خوش تھے۔۔۔ غزل چائے لیے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ یار یہ لوں۔۔۔ اب میں کوئی کام نہیں کرو گی۔۔۔

غزل نے زویا جو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔ ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ اب تمہیں کوئی کام نہیں کرنا۔۔۔ باقی کام شادی کے بعد کرنا۔۔۔ زویا نے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔ غزل نے اسے گھورا تھا۔۔۔ ویسے ہمیں پتہ ہے تمہارے سیاں جی کا کیا نام ہے۔۔۔ زویا غزل کا ہاتھ پکڑتے اسے بیڈپہ بیٹھاتے ہوئے بولی۔۔۔ یار نہیں کرو۔۔۔ بس کرو۔۔۔ پیچھے ہٹو۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔۔ غزل منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔ سرفراز نام ہے بھائی کا۔۔۔ زویا مسکرائی۔۔۔ ہم ٹھیک ہے۔۔۔ منت مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ راضون جو کہ اندر ہی آرہا تھا۔۔۔ ان کی آوازیں سنتے ہوئے روکا تھا۔۔۔ دل میں ایک درد تھا۔۔۔ جو کسی کو دیکھایا نہیں جاسکتا تھا۔۔۔ راضون دروازے میں ہی کھڑا ہوا تھا۔۔۔ لالا۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ منت راضون کو دیکھتے ہوئے اٹھی۔۔۔ میرے لیے ایک کپ چائے بنا دو۔۔۔ راضون غزل کی طرف دیکھتے ہوئے منت کو بول رہا تھا۔۔۔ اور

بول کر باہر نکل گیا۔۔۔ راضون اپنے کمرے میں آکر بیٹھا ہی تھا کہ اذان دروازہ کھولتے اندر آیا۔۔۔ کیا بکواس ہے لالا یہ۔۔۔ اذان دھاڑا تھا۔۔۔ راضون نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ کیا ہو گیا ہے۔۔۔ آرام سے بول اور کیا بد تمیزی کر رہا ہے۔۔۔ راضون نے اذان کے مقابل آتے ہوئے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔ لالا آپ کیسے کر سکتے ہیں ایسا۔۔۔ اذان نے راضون کی طرف دیکھا۔۔۔ کیا کیا میں نے میرے شیر۔۔۔ راضون جان کر بھی انجان بنا تھا۔۔۔ لالا غزل آپ کی شادی ہو رہی ہے۔۔۔ اذان نے جیسے بہت بڑی بات بتائی تھی۔۔۔ تو۔۔۔ راضون نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ تو کیا؟ بولے تو کیا؟ آپ غزل آپ کی شادی کسی اور سے ہونے دے گے۔۔۔ اذان نے راضون کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ راضون خاموش رہا۔۔۔ اور چہرہ دوسری طرف کیا۔۔۔ بولے لالا۔۔۔ آپ کیسے ہونے دے سکتے ہیں ایسا۔۔۔

آپ تو غزل آپنی سے محبت کرتے ہیں نہ۔۔ اذان راضون کے سامنے
 آکر کھڑا ہوا۔۔ یار پلیز۔۔ میں نہیں چاہتا میری وجہ سے ہمارے
 کسی کے بھی درمیان کوئی جھگڑا ہوں۔۔ لالانے غزل کی شادی خود
 لڑکا دیکھ کر کی ہے۔۔ اور تو بالکل نہیں بولے گا۔ اگر تو نے کسی کے
 سامنے یہ بات کی۔۔ میرا مرا ہوا چہرہ دیکھا گا۔۔ راضون نے اذان
 کی طرف دیکھتے سنجیدگی سے کہا۔۔۔ اذان راضون کے گلے لگا تھا۔۔
 چل می نکلتا ہوں ضروری کام ہے۔۔۔ راضون اسے خود سے الگ
 کرتے ہوئے باہر نکلا۔۔۔

ماہ نور خان، رانیہ خان کے ساتھ تیاری کروارہی تھی۔۔ کیونکہ کبیر
 نے غزل کے نکاح کی تاریخ جلد ہی رکھ دی تھی۔۔ آج سے دو دن
 بعد نکاح تھا۔۔ اور وقت تو ہوا کی طرح گزر رہا تھا۔۔ اور تیاریاں ختم

نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ جبکہ راضون تو دو دن سے حویلی ہی نہیں آیا تھا۔۔۔ اور غزل تو بس کمرے ہی رہنا شروع کر چکی تھی۔۔۔ ناجانے اسے کیوں کچھ ٹھیک ٹھیک محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ لیکن جو بھی تھا۔۔۔ وقت گزر رہا تھا۔۔۔

کبیر خان ابھی حویلی آیا تھا۔۔۔ کبیر خان لاونج میں داخل ہوا۔ اور سد بھا اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔ سڑھیاں چرتے ہوئے اس کی اس کی نظر زرا پہ پڑی۔۔۔ جو کہ برتن دھو رہی تھی۔۔۔ کبیر خان نے ایک نظر پاس کھڑی ملازمہ کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھیں غصے سے لال ہوئی تھی۔۔۔ زرا۔۔۔ کبیر خان نے اس کی پشت پہ نظریں گاڑھیں پوکٹ میں ہاتھ ڈالے۔۔۔ زرا جو کہ برتن دھو رہی تھی۔۔۔ اس کی آواز پہ کانپتی ہوئی پلٹی تھی۔۔۔ میرے لیے ایک کپ کافی لے کر آؤ۔۔۔

کبیر خان بول کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔ زرا نے پاس کھڑی ملازمہ کی طرف دیکھا۔۔۔ جاؤ لالا کے لیے کافی لے کر۔۔۔ ہم یہ خود دھولے گا۔۔۔ ملازمہ بھی اس پہ روب جمار ہی تھی۔۔۔ زرا خان بوجھے دل سے کبیر خان کے لیے کافی بنا رہی تھی۔۔۔ ارے عقل کا اندھا۔۔۔ تم کو کیا کافی بننا بھی نہیں آتا۔۔۔ ہم تم کو بنا کر دیتا ہے۔۔۔ پیچھے ہٹو۔۔۔ ملازمہ اسے دودھ میں چینی ڈالتے ہوئے دیکھ کر بولی۔۔۔ وہ تو اپنی کافی تک خاص ملازمہ سے بنواتی تھی۔۔۔ اور آج اسے اسی کافی کی وجہ سے باتیں سننی پڑ رہی تھی۔۔۔ وہ بھی ملازمہ سے۔۔۔ اس کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔ تم یہ برتن دھولو۔۔۔ ہم خود دے آئے گا لالا کو۔۔۔ ملازمہ کافی کا کپ پکڑے کچن سے نکلی۔۔۔ زرا نم آنکھوں سے برتن دھونے لگی۔۔۔ ملازمہ کافی کا کپ لیے نوکڑ کرتے ہوئے کبیر خان کے کمرے میں آئی۔۔۔ کبیر خان بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے

تھا۔۔ کبیر خان نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ زرا کہاں ہے۔۔۔ کبیر
 خان کی آواز سرد تھی۔۔ اسے بہت غصے آیا تھا کہ زرا نے کافی ملازمہ
 کے ہاتھ بھیجی ہے۔۔۔ ل۔۔ لا لا وہ نیچے برتن۔۔ میں نے جب اس سے
 کہا تو تم کافی لے کر کیوں آئی۔۔۔ ابھی ملازمہ اتنی ہی بولی تھی کہ کبیر
 خان دھاڑا تھا۔۔۔ جج۔۔۔ جی لا لا۔۔۔ ملازمہ جلدی سے باہر نکلتے کچن
 میں آئی تھی۔۔۔ کافی ابھی بھی اس کے ہاتھ میں تھی۔۔۔ جاؤ تم ہی یہ
 لا لا کو دو۔۔۔ ملازمہ نے کافی کا کپ شلف پہ رکھتے زرا سے کہا۔۔۔ زرا
 نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ کیوں تم خود دینے گئی تھی۔۔۔ زرا نے اس
 کی طرف دیکھا۔۔۔ لا لا تم کو بلارہا ہے۔۔۔ وہ اب اپنے کام میں مگن
 ہوئی تھی۔۔۔ زرا کافی پکڑے کمرے میں آئی۔۔۔ کبیر خان ابھی بھی
 اسی پوزیشن میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ اور موبائل استعمال کر رہا تھا۔۔۔ زرا
 کافی ٹبل پہ رکھتے واپس جانے کے لیے مڑی تھی۔۔۔ کہاں جا رہی

ہوں۔۔۔ کبیر خان نے اس کی پشت کو گھورا۔۔۔ نیچے جا رہی
ہوں۔۔۔ زرا اس کی طرف دیکھے بنا بولی۔۔۔ یہاں آؤ۔۔۔ میرے
پاؤں دباؤ۔۔۔ کبیر خان نے مصروف انداز میں کہا۔۔۔ زرا خان نے اس
کی طرف حیرانگی سے دیکھا۔۔۔ کیا اس نے صحیح سنا ہے۔۔۔ یہاں
آؤ۔۔۔ میرے پاؤں دباؤ۔۔۔ کبیر خان نے سیکرولنگ کرتے ہوئے
کہا۔۔۔ زرا خان چلتے ہوئے بیڈ کے پاس آئی۔۔۔ اور بیڈ پہ بیٹھی۔۔۔ اس
کے پاؤں دبائے لگی۔۔۔ دبائے تو اسے آتے نہیں تھے۔۔۔ لیکن پھر بھی
کوشش کر رہی تھی۔۔۔ زرا کا دوپٹہ بار بار کندھے سے نیچے کبیر خان
کے پاؤں پہ گر رہا تھا۔۔۔ کبیر خان نے آگے ہوتے اس کا دوپٹہ کھینچتے
اس کے گلے سے نکالتے ہوئے بیڈ پہ اچھالا۔۔۔ زرا خان سرخ پڑتے
نظریں جھکا گئی۔۔۔ کبیر خان نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ اس نے بلیک
کلر ولوٹ کی فرائک پہنے ہوئی تھی۔۔۔ جس سے اس مخملی نیشب و فراز

عیاں ہو رہے تھے۔۔۔ کبیر خان نے اسے گہری نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔ اب کیوں نظریں جھکا ہو رہی ہوں۔۔۔ اس دن اپنی حویلی میں تو تم نے دوپٹہ کو اچھوت کی طرح اچھالا تھا۔۔۔ کبیر خان آگے ہوتے اس کے بالوں کو گدی سے پکڑا۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ زرا اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔۔ زرا خان کی کالی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔ اس کے گول سے چہرے پہ بڑی بڑی آنکھیں ہر کسی کو اپنی طرف دیکھنے میں مجبور کرتی تھی۔۔۔ کبیر خان نے اس کے بال آرام سے چھوڑے۔۔۔ جاؤ آرام کرو۔۔۔ کبیر خان اس کے بالوں چھوڑتے ہوئے بولا۔۔۔ زرا بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔ تم نے یہ کپڑے کا کے پہنے ہوئے ہیں۔۔۔ کبیر خان اسے جاتے دیکھ کر بولا۔۔۔ نجستہ نے دیے ہیں۔۔۔ زرا اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ اسے کچھ مت کہنا۔۔۔ میں نے خود اس سے لیے ہے۔۔۔ زرا اس کی طرف دیکھتے بول کر

ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی۔۔۔ ایک سکینڈ سے پہلے یہ کپڑے اتارو۔۔۔ کبیر خان بیڈ سے اٹھتے اس تک پہنچا۔۔۔ کیا پہنو گی میں۔۔۔ ذرا خان کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا۔۔۔ اور اندر سے اپنی بلیک شرٹ اور بلیک پینٹ لیے باہر آیا۔۔۔ یہ پہنو۔۔۔ اور اگر تم کمرے سے باہر گئی یا کسی کے کپڑے پہنے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔ کبیر خان اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ اور کمرے سے نکل گیا۔۔۔ ذرا خان بھی کپڑے چینج کرتے بیڈ پہ لیٹ گئی۔۔۔

آج غزل کا نکاح تھا۔۔۔ دو دن بہت تیزی سے گزرے تھے۔۔۔ حویلی میں سجاوٹ کی گئی تھی۔۔۔ غزل کو تیار کرنے میک اپ آرٹسٹ آئی تھی۔۔۔ اسی سے نجستہ زویا، منت بھی تیار ہوئی تھی۔۔۔ ذرا اچن

سے نکلتے اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔ زرا اندر آئی تھی۔۔۔ کہ اس کے پیچھے ہی نجستہ اندر آئی۔۔۔ زرا تم بھی ریڈی ہو جاؤ۔۔۔ نجستہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ تم ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہوں۔۔۔ زرا نجستہ کی طرف دیکھتے پیار سے بولی۔۔۔ نجستہ لائٹ ریڈ کلر کی پٹھانی فرائک پہنے کانوں میں ایئرنگس پہنے سر پہ دوپٹہ سیٹ کیے ہوئی تھی۔۔۔ نہیں مجھے نہیں ہونا۔۔۔ میں یہی ٹھیک ہوں۔۔۔ زرا نے چہرہ دوسری طرف کرتے ہوئے کہا۔۔۔ اس کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔ لیکن کیوں۔۔۔ نجستہ نے اس کی طرف آتے ہوئے پوچھا۔۔۔ تبھی کبیر خان دروازہ کھولتے ہوئے اندر آیا۔۔۔ کیا ہوا نجستہ۔۔۔ کبیر خان نے ایک زراک۔۔۔ کو نظر زرا پہ ڈالی۔۔۔ جو ویسے ہی کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ لالا تیار ہونے کا بول رہی ہوں۔۔۔ نجستہ ایک ہی سانس میں بولی۔۔۔ تم جاؤ۔۔۔ کبیر خان نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔ نجستہ کمرے سے نکل

گئی۔۔۔ کبیر خان نے اپنی چادر اتارتے بیڈ پہ پھینکی۔۔۔ تیار ہو کر نیچے چلو۔۔۔ کبیر خان نے ڈریسنگ مرار کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔ مجھے نیچے نہیں جانا۔۔۔ زرا تھکے ہوئے لہجہ میں بولی۔۔۔ جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔ تمہاری سننے نہیں آیا۔۔۔ کبیر خان نے خود پہ پرفیوم سپرے ہوئے کہا۔۔۔ زرا نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ جو کہ سفید کلر کی شلوار قمیض پہنے ہوئے اچھے سے بال سیٹ کیے تھے۔۔۔ پھر بھی ٹھیک کر رہا تھا۔۔۔ سفید شلوار قمیض اس کی خوبصورتی کو اور بھی خوبصورت کر رہی تھی۔۔۔ جاؤ۔۔۔ کبیر خان اسے وہی دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ زرا خان ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی۔۔۔ اس کے پاس کچھ ہوتا تو پہنتی۔۔۔ اندر جا کر کیا کرتی۔۔۔ زرا نے چلتے ہوئے سوچا۔۔۔ صوفے پہ بیگن رکھے ہیں کر آؤ۔۔۔ کبیر خان بیڈ پہ بیٹھا۔۔۔ زرا خان ڈریسنگ روم میں آئی۔۔۔ اور کپڑے لیے واش روم میں چینج کرنے

لگی۔۔۔ وہ ریڈ کلر کی فراک تھی۔۔۔ جس پہ کام ہوا تھا۔۔۔ اور نیچے شیشے
لگے ہوئے تھے۔۔۔ لیکن اس کی ڈوریاں اس سے بند نہیں ہو رہی
تھی۔۔۔ اسے اندر دس منٹ ہونے والے تھے۔۔۔ جلدی باہر آؤ۔۔۔
کبیر خان وہی بیٹھے بولا تھا۔۔۔ لیکن وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ کبیر خان کی
بس ہوئی تھی۔۔۔ کبیر غصے سے اٹھتے ہوئے واش روم کی طرف بڑھتے
دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا۔۔۔ زرا خان اسے اندر آتے دیکھ کر دیوار
میں سمائی تھی۔۔۔ کبیر خان نے دیوار کی دونوں طرف ہاتھ رکھتے اسے
محصور کیا۔۔۔ اس کے بال ہلکے ہلکے گیلے تھے۔۔۔ جو اس کی گردن کے
ساتھ چسکے ہوئے تھے۔۔۔ کبیر خان اس کے چہرہ پہ اپنی تپش زدہ
سانسیں چھوڑ رہا تھا۔۔۔ زرا خان اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی
تھی۔۔۔ تمہیں سمجھ نہیں آتی کیا۔۔۔ میں تمہیں باہر آنے کو بول رہا
ہوں۔۔۔ آگے سے جواب نہیں دے رہی۔۔۔ کبیر خان اس کے چہرہ

پہ جھکا غرایا۔۔۔ وہ میری۔۔۔ زرا خان بول کر روکی تھی۔۔۔ کبیر
 خان نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ پھر اس کی کلائی پکڑتے باہر کی طرف
 بڑھا۔۔۔ چھوڑو میری بازو۔۔۔ زرا چلائی تھی۔۔۔ کبیر خان نے اس
 کی طرف دیکھا۔۔۔ اس کی نظر اس کی بیک کی کھولی ڈوریوں کی
 پڑی۔۔۔ کبیر خان اسے کھینچتے ہوئے باہر لایا۔۔۔ اور اسے ڈریسنگ مرار
 کے سامنے کھڑے کرتے اس کی ڈوریاں باندھنے لگا۔۔۔ زرا اس کی
 انگلیوں کا لمس اپنی کمر پہ محسوس کرتے اپنی سانسیں تک روک گئی
 تھی۔۔۔ اور آنکھیں بند کر گئی۔۔۔ کبیر خان نے مرار سے اس کی بند
 آنکھیں دیکھی تھی۔۔۔ کبیر خان کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آئی
 تھی۔۔۔ کبیر خان نے اس کی کمر پہ انگلی ٹریس کی تھی۔۔۔ زرا کانپنا
 شروع ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان اس کا کانپنا محسوس کرتے اس سے دور
 ہوا۔۔۔ جلدی تیار ہوں۔۔۔ کبیر خان واپس بیڈ پہ بیٹھا۔۔۔ ڈریسنگ

ٹبیل پہ اس کی ضرورت کا سارا سامان تھا۔۔۔ زرا نے اپنے کانپتے ہاتھوں سے بال بنا کر ہلکا سا میک اپ کیا۔۔۔ اور ڈریسنگ روم سے دوپٹہ لیے باہر آئی۔۔۔ کبیر خان نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ ریڈ پٹھانی فرائک میں اس کی خوبصورتی قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔ کبیر خان نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اپنی نظروں کا زاویہ بدلہ تھا۔۔۔ اس نے نیٹ کا دوپٹہ لیا ہوا تھا۔۔۔ یہ چادر لوں۔۔۔ کبیر خان نے بیڈ پہ پڑی مہرون چادر کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ زرا خان نے چادر اٹھاتے چادر لی۔۔۔ چلو۔۔۔ کبیر خان بیڈ سے اٹھتے باہر نکلا۔۔۔ زرا خان بھی اس کے ساتھ آئی تھی۔۔۔ سب ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ زرا اور کبیر دونوں کا کیل خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔ راضون جو کہ صوفی پہ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ کبیر خان کو دیکھ کر اس کی طرف بڑھتے اس کے گلے لگا۔۔۔ لا لا ماشاء اللہ بہت پیارے لگ رہے ہیں۔۔۔ راضون دونوں کو دیکھتے ہوئے

لالا سے بھی زیادہ بولا۔۔۔ لالا پیارے لگ رہے ہیں۔۔۔ بھابی آپ تو پیاری لگ رہی ہے۔۔۔ میں ہوں۔۔۔ اذان۔۔۔ لالا کچھ بھی بولے۔۔۔ آپ میری بھابی ہے۔۔۔ اور میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں۔۔۔ اذان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ زرا ہلکا سا مسکرائی۔۔۔ چلو نکاح کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔ کبیر خان راضون سے بولتے اذان کے ساتھ غزل کے کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔ لیکن راضون اندر نہیں گیا تھا۔۔۔ لالا۔۔۔ سرفراز نہیں آیا بھی۔۔۔ اذان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ کبیر خان پریشانی سے اب سرفراز کو کال رہا تھا۔۔۔ لیکن اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔۔۔ جب اچانک سے لائٹس بند ہوئی۔۔۔ کبیر خان نے اپنے موبائل کی لائٹ آون کی ہی تھی کہ لائٹس آون ہو گئی۔۔۔ یہ لائٹ کو کیا ہوا تھا۔۔۔ لالا غزل آپی۔۔۔ کہاں گئی۔۔۔ اذان کمرے

میں داخل ہی ہوا تھا کہ اس کی نظر بیڈ پہ گئی۔۔۔ یہ الفاظ سنتے ہی
راضون کمرے میں آیا۔۔۔ اب سب غزل کو ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔

غزل گاڑی میں تھی۔۔۔ اس نے اپنے چکراتے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے
آنکھیں کھولی۔۔۔ گاڑی روکی ہوئی تھی۔۔۔ اس نے گاڑی سے باہر
دیکھا۔۔۔ کیا ہوا بے بی۔۔۔ شہزاد گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے
بولا۔۔۔ شہزاد کو دیکھتے غزل پیچھے ہوئی تھی۔۔۔ ت۔۔۔ تم۔۔۔ غزل
لڑکھڑاتے ہوئے بولی۔۔۔ بس بے بی۔۔۔ میں۔۔۔ شہزاد مسکرایا
تھا۔۔۔ مجھے یہاں کیوں لے کر آئے ہوں۔۔۔ غزل مضبوطی سے
بولی۔۔۔ میں تم سے نکاح کرنے کا سوچ رہا ہوں۔۔۔ شہزاد نے بولتے
ہوئے غزل کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔ غزل جلدی سے پیچھے ہوئی
تھی۔۔۔ کیوں ڈر رہی ہوں مجھ سے۔۔۔ کچھ نہیں بولو گا۔۔۔ شہزاد

مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ غزل نے ہاتھ پیچھے لے جاتے ہوئے کچھ پکڑنا چاہا۔۔۔ جب اس کے ہاتھ میں کچھ لوہے کا لگا۔۔۔ غزل نے وہ پکڑتے اس کے سر مارا تھا۔۔۔ شہزاد نے سر پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ اور غزل جلدی سے گاڑی سے نکلتے باہر بھاگی تھی۔۔۔ غزل اس کی طرف رہی تھی۔۔۔ وہ پاگلوں کی طرح سڑک پہ بھاگ دیکھتے ہوئے بھاگ رہی تھی۔۔۔ اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ کیسے اتنی تیزی سے بھاگ رہی ہے۔۔۔ یا پھر اسے کوئی مدد ملے گی۔۔۔ بس وہ بھاگتی جا رہی تھی۔۔۔ آنکھوں سے آنسو نکلتے اس کے عارض پہ بہہ رہے تھے۔ وہ بس بھاگ رہی تھی۔۔۔ اس نے مڑتے ہوئے پیچھے دیکھا۔۔۔ پیچھے گاڑی دیکھتے وہ اور بھی تیزی سے بھاگی تھی۔۔۔ جب اچانک سے اس کے پیچھے والی گاڑی سپیڈ سے اس کے سامنے آکر روکی۔۔۔ اور وہ باہر نکلتے اس کی کلائی جکڑ گیا۔۔۔ م۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔۔ وہ روتے ہوئے بولی

تھی۔۔ نو بے بی۔۔ تمہیں کیسے جانے دو۔۔ اج ہی تو میرے ہاتھ آئی ہوں۔۔۔ تمہیں پتہ نہیں ہے۔۔۔ تمہاری شادی میرے لالا سے ہو رہی تھی۔۔ اور لالا تو تم سے شادی نہیں کرے گا۔۔ کیونکہ وہ تو کسی اور سے محبت کرتا ہے۔۔۔ اسی لیے نکاح کے لیے نہیں آئے گا۔۔ تو میں کی تم سے اپنی خواہش پوری کر لوں۔۔۔ تم بہت خوبصورت آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "قبول ہوں۔۔ وہ اس کی گرین ہے"

پ۔۔ پلیز مجھے جانے دو۔۔ غزل کی سبز آنکھوں میں خوف لہرایا تھا۔۔ وہ اسے دیکھ کر پہچان چکی تھی۔۔ کہ یہ وہی لڑکا ہے جس نے اسے گرنے سے بچایا تھا۔۔ اور پھر لیفٹ کی او فر کی تھی۔۔ لیکن یہ

بلکل نہیں جانتی تھی کہ یہ سرفراز کا بھائی ہو گا۔۔۔ تمہیں نہیں
 جانے دے سکتا۔۔۔ تمہیں نہیں پتہ۔۔۔ تمہاری ایک جھلک دیکھنے
 کے لیے اس دن سے ترس رہا ہوں۔۔۔ لیکن بات یہ ہے کہ وہ جو ہمارا
 سر ہے نہ۔۔۔ راضون۔۔۔ مجھے تم سے کبھی بات نہیں کرنے دے
 گا۔۔۔ تمہارا کزن ہے اسی لیے نا۔۔۔ لیکن میں تمہیں دیکھنا چاہتا
 تھا۔۔۔ سو دیکھ لیا۔۔۔ تم تو بہت خوبصورت ہوں۔۔۔ شہزاد نے اس
 کے چہرہ کو چھونے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔۔ غزل نے ڈرتے
 ہوئے اپنے چہرہ پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ مجھے چھونا مت۔۔۔ غزل کی
 آنکھوں میں آنسو لیے بولی۔۔۔ کیوں؟ شہزاد نے اسے دیکھتے ہوئے
 سوچا۔۔۔ اچھا۔۔۔ اچھا۔۔۔ اسی لیے کہ تمہاری شادی ہے۔۔۔
 شادی میرے لالا سے ہونی تھی۔۔۔ وہ کسی اور سے محبت کرتے تمہاری
 ہیں۔۔۔ تو وہ تو نہیں آنے والے۔۔۔ شہزاد نے اس کی آنکھوں کی

طرف دیکھا۔۔۔ جو کہ اس وقت کسی کو بھی اٹریکٹ کر سکتی تھی۔۔۔
 تمہارے آنکھیں بہت پیاری ہے۔۔۔ شہزاد اس کی آنکھوں پہ پھونک
 مارتے ہوئے بولا۔۔۔ غزل کا بدن کانپ رہا تھا۔۔۔ وہ رو رہی
 تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسوؤں نکلتے اس کے عارض پہ گر رہے
 تھے۔۔۔ ریڈ لہنگے میں اس کا چہرہ اس کی سبز آنکھوں کو اٹریکٹ کر رہا
 تھا۔۔۔ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔ میں تم سے شادی کرنا چاہتا
 تھا۔۔۔ لیکن لا لا

کے لیے بابا نے بول دیا۔۔۔ شہزاد نے اس کے عارض کو چھوا تھا۔۔۔
 غزل نے آنکھیں بند کی تھی۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔۔ غزل نے خود کو
 چھروانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ لیکن اسے ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔۔۔
 یار تمہیں جانے دو۔۔۔ نہیں جانے دے سکتا۔۔۔ مجبور ہوں اس دل
 کے ہاتھوں۔۔۔ شہزاد نے دل پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ جو مجھے تمہاری

طرف کھینچتا ہے۔۔ صرف ایک رات پھر میں تمہیں تمہاری حویلی کے باہر چھوڑ دوں گا۔۔ شہزاد آنکھوں کمینگی مسکراہٹ لیے بولا۔۔۔ نہیں۔۔۔ غزل نے خود کو چہرہ دانے کی پوری تنگ وتد کی تھی۔۔۔۔۔ لیکن شہزاد اسے کھینچتے گاڑی تک لے کر آیا تھا۔۔ غزل کا کامدار دوپٹہ جس میں پیزنگی ہوئی تھی۔۔ اس کی وجہ سے اس کے سر بھاری ہو رہا تھا۔۔۔ شہزاد نے چلتے ہوئے ہی اس کا دوپٹہ کھینچتے ہوئے زمین پہ پھینکا تھا۔۔ غزل کے بالوں پہ بری طرح سے کھینچ پڑی تھی۔۔۔ بھاگ شہزاد اسے لے بھاگ کر اب اس کا چہرہ پسینے سے تر ہو رہا تھا۔۔۔ جاتے گاڑی کا پیچھلہ دروازہ کھولتے اسے گاڑی میں دکھیل گیا۔۔۔ غزل نے جلدی سے دوسری طرف سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔۔ شہزاد اسے بازو سے کھینچتے اپنی طرف کر گیا۔۔ جس سے اس کی شرٹ کا شلوڈر پھٹ چکا تھا۔۔ غزل نے روتے ہوئے اس کی طرف

دیکھا۔۔ پلیز مجھے جانے دو۔۔ غزل روتے ہوئے بولی۔۔ لیکن شہزاد اسے کمینگی سے دیکھ رہا تھا۔۔ غزل کی شرٹ پیٹ سے کچھ اوپر تھا۔۔ شہزاد مسکراتے ہوئے اس کے اوپر جھکا تھا۔۔

کہ اچانک شہزاد نے اپنے سر پہ ہاتھ رکھتے پیچھے دیکھا۔۔ جہاں راضون کھڑا ہوا تھا۔۔ راضون نے اسے گردن سے پکڑتے گاڑی سے باہر پھینکا تھا۔۔ غزل راضون کو دیکھ کر جلدی سے گاڑی سے اٹھتی اس کے گلے لگی تھی۔۔ غزل نے راضون کی شرٹ کو زور سے پکڑا تھا۔۔ غزل بری طرح کانپ رہی تھی۔۔ شہزاد جو کہ زمین پہ گرا تھا۔۔ جلدی سے اٹھتے راضون کی طرف بڑھا اور اسے مارنے کے لیے اپنے ہاتھ کا مکہ بنایا تھا۔۔ جسے راضون نے اپنے ہاتھ میں پکڑتے اس کی بازو گھومائی تھی۔۔ جس سے شہزاد کی چینخ نکلی تھی۔۔ ایک ہاتھ سے راضون نے غزل کے گرد حصار بنایا ہوا تھا۔۔ راضون غزل کو خود

سے الگ کرتے شہزاد کے چہرہ پہ مکوں کی برسات کر گیا۔۔ اور پھر اسے
 ٹانگ مارتے پانی میں پھینک چکا تھا۔۔ غزل پیچھے کھڑی بری طرح
 کانپ رہی تھی۔۔ راضون غزل کی طرف بڑھا۔ راضون نے غزل
 کی طرف دیکھا۔۔ جس کے لہنگے کا شرٹ پیٹ سے اوپر تھا۔۔ اور
 لہنگا کچھ نیچے تھا۔۔ راضون نے غزل تک پہنچتے اس کی بازو پکڑی
 تھی۔۔ غزل اپنی حالت پہ شرمندہ ہو رہی تھی۔۔ جسے محسوس
 کرتے راضون نے اپنی چادر اتارتے غزل کو دی تھی۔۔ جس سے غزل
 نے خود کو کور کیا تھا۔۔ راضون نے غزل کو گاڑی میں بیٹھاتے کبیر
 خان کو کال کی۔۔ لالا غزل مل گئی ہے۔۔ میں حویلی ہی آرہا ہوں۔۔
 راضون نے بول کر کال کٹ کی۔۔ اور گاڑی سٹارٹ کی۔۔ گاڑی میں
 غزل کی سسکیاں گونج رہی تھی۔۔ راضون نے اب اس پہ ایک بھی
 نظر نہیں ڈالی تھی۔۔ اس نے تمھیں چھوا تھا۔ راضون نے

ڈرائیونگ کرتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔ غزل نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ راضون نے اپنے جبرے بیچے تھے۔۔۔ گاڑی کے ٹائر کارپیوچ میں آکر چرچرائے تھے۔۔۔ راضون غزل کے ساتھ حویلی میں داخل ہوا تھا۔۔۔ کبیر خان کو سامنے دیکھتے غزل اس کے گلے لگی رو رہی تھی۔۔۔ کبیر خان نے بھی اس کے گرد حصار بنایا تھا۔۔۔ کبیر خان غزل کو لیے صوفے پہ بیٹھا۔۔۔ غزل اب بچوں کی طرح رو رہی تھی۔۔۔ کبیر خان اسے بچوں کی طرح ہی چپ کروا رہا تھا۔۔۔ زرا خان کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔ مقابل کتنا نرم مزاج تھا۔۔۔ لیکن صرف اپنے رشتوں کے لیے۔۔۔ بیوی تو سمجھتا ہی نہیں تھا۔۔۔ لیکن اسے تو انسان بھی نہیں سمجھا جاتا تھا۔۔۔ آگاہ جان پریشانی سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔ لالامردان خانے میں جانے والے نکاح کا پوچھ رہے ہیں۔۔۔ اذان لاونج میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔۔۔ غزل۔۔۔ اذان

غزل کو دیکھتے اسے اپنے حصار میں لے گیا۔۔۔ آگاہ جان نے کبیر خان کی طرف دیکھا۔۔۔ کبیر خان صوفے سے اٹھتے آگاہ جان کے پاس آکر بیٹھا۔۔۔ کیا ہوا آگاہ جان۔۔۔ کبیر احترام سے بولا۔۔۔ یہ نکاح ہو گا۔۔۔ اگر یہ نکاح نہ ہوا تو ہم کیا منہ دیکھائے گا سب کو۔۔۔ کہ ہمارا۔۔۔ آگاہ جان بولتے ہوئے خاموش ہوئے تھے۔۔۔ سب ہی پریشان ہو رہے بتائے۔۔۔ کبیر خان آگاہ تھے۔۔۔ آگاہ جان آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔ یہ جان کا ہاتھ چومتے ہوئے بولا۔۔۔ غزل کا نکاح راضون سے کروادو۔۔۔ ہمارا خاندان کا عزت کا سوال ہے۔۔۔ آگاہ جان سنجیدگی سے بولے تھے۔۔۔ غزل نے راضون کی طرف دیکھا۔۔۔ جو اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ غزل اسی پل نظریں جھکا گئی۔۔۔ کبیر خان نے سب کی طرف دیکھا۔۔۔ جی آگاہ جان۔۔۔ جیسا آپ کو بہتر لگے۔۔۔ زویا، نجستہ جاؤ غزل کو ٹھیک سے تیار کرو۔۔۔ کبیر خان غزل کی طرف دیکھتے ہوئے

بولا۔۔۔ راضون تم بھی جاؤ۔۔ کبیر خان نے اب راضون کی طرف
 دیکھا۔۔ غزل اپنا لہنگا اٹھاتے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔ وہ کبھی
 بھی راضون خان سے نکاح کرنے کا نہیں سوچ سکتی تھی۔۔۔ سب نے
 غزل کو جاتے ہوئے دیکھا تھا۔۔ غزل یہ نکاح نہیں کرنا چاہتا۔۔۔
 اقصیٰ خان نے کبیر خان کے پاس آتے ہوئے اسے کہا۔۔۔
 مورے۔۔۔ کبیر خان نے احترام سے اقصیٰ خان کو صوفے پہ بیٹھایا۔۔
 مورے بہن نہیں بیٹی ہے میری۔۔۔ کوئی غلط فیصلہ نہیں کرو گا۔۔
 جانے انجانے میں مجھ سے ہوا ہے۔۔۔ لیکن راضون ہمارا اپنا خون
 ہے۔۔۔ میں غزل سے بات کرتا ہوں۔۔۔ کبیر خان نے اقصیٰ خان
 کے ہاتھ چومتے ہوئے کہا۔۔ اور پھر اٹھ کر غزل کے کمرے کی طرف
 بڑھا۔۔ غزل بیڈ پہ بیٹھی گھٹنوں میں سر دیے رو رہی تھی۔۔۔ کبیر خان
 نے اس کا چہرہ اوپر کرتے اس کے آنسو صاف کیے۔۔۔ میری جان۔۔۔

روتے ہوئے بالکل اچھی نہیں لگتی۔۔ کبیر خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔
 لا۔۔ لا۔۔ م۔۔ میں۔۔ راضون۔۔ سے شادی نہیں کرنا
 چاہتی۔۔ غزل روتے ہوئے بولی۔۔ غزل آگاہ جان ایسا چاہتے
 ہیں۔۔ اور میں بھی چاہتا ہوں۔۔ میری گڑیا میرے سامنے رہے۔۔
 کبیر خان نے پیار سے اس کی طرف دیکھا۔۔ راضون میری بہن کو
 بہت خوش رکھے گا۔۔ مجھے اس پہ پورا یقین ہے۔۔ اگر میری بہن کو
 تنگ کرے تو مجھے بتانا۔۔ میں اس کے کان کھینچو گا۔۔ کبیر خان نے
 مسکراتے ہوئے کہا۔۔ میری بہن سمجھدار ہے۔۔ اپنی بھائی اور آگاہ
 جان کا مان رکھے گی۔۔ کبیر خان نے اس کی طرف دیکھا۔۔ تو نہ
 چاہتے ہوئے بھی غزل سرہمی میں ہلا گئی۔۔ کبیر خان اٹھ کر باہر چلا
 گیا۔۔ دس منٹ میں زویا، نجستہ غزل کو تیار کر چکی تھی۔۔ غزل چند
 سیکنڈز میں راضون کے نام لکھ دی گئی تھی۔۔ غزل کا دل خوف سے

کانپ رہا تھا۔۔۔ وہ تو پہلے ہی اس سے ڈرتی تھی۔۔۔ اب وہ اس کا کیا حال کرے گا۔۔۔ یہ سوچ کر ہی غزل کا دل خوف سے کانپ رہی تھی۔۔۔ زویا نے غزل کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا۔۔۔ چلو غزل۔۔۔ تمہیں لالا کے کمرے میں بیٹھا دے۔۔۔ نجستہ نے زویا کو گھورا تھا۔۔۔ غزل کانپتے ہوئے اس کے ساتھ راضون خان کے کمرے میں آئی تھی۔۔۔ زویا نے اور نجستہ نے غزل کو بیڈ پہ بیٹھاتے اس کا لہنگا پھیلا یا تھا۔۔۔

کبیر خان، راضون خان، اذان خان مردان خانے میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ کبیر خان اپنے ہاتھوں کی انگلیوں میں انگلیاں پھسائے اپنے چمکدار شوزوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کا چہرہ بہت سنجیدہ تھا۔۔۔ کبیر خان نے راضون خان کی طرف دیکھا۔۔۔ جس کا چہرہ اور بھی

سنجیدہ تھا۔۔۔ کون تھا وہ؟ کبیر خان نے راضون خان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ راضون خان نے چہرہ پہ ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔ لالا میرے خیال میں جو ہونا تھا ہو گیا۔۔۔ ہمیں اس موضوع پہ بات نہیں کرنی چاہیے۔۔۔ راضون خان سنجیدگی سے بولا۔۔۔ مگر کیوں؟ کیوں سرفراز نہیں آیا؟؟ کبیر خان نے سوالیہ نظروں سے اس کے سنجیدہ چہرہ کی طرف دیکھا۔۔۔ لالا وہ کیوں نہیں آیا۔۔۔ یا کچھ بھی ہوا۔۔۔ اب اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔۔۔ اور اب غزل میری بیوی ہے۔۔۔ میں جو ہوا اس کو جاننا یا اس پہ بات کرنا ضروری نہیں سمجھتا۔۔۔ آپ ہوں۔۔۔ جس نے بھی مجھ سے بڑے ہے۔۔۔ میں آپ کا احترام کرتا یہ کیا۔۔۔ اس کا انجام میں کر چکا ہوں۔۔۔ راضون خان بول کر لمبے ڈنگ مارتے ہوئے باہر نکلا۔۔۔ اذان خان نے کبیر خان کی طرف

دیکھا۔۔۔ چلے لالا آرام کرے آپ بھی تھک گئے ہوں گے۔۔۔ اذان
خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

راضون خان کمرے میں آیا۔۔۔ غزل بیڈ پہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ راضون
خان اس کی طرف دیکھتے آ رہا تھا۔۔۔ راضون خان نے کلون کی خوشبو
پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ جس سے غزل کا سر بھاڑی ہو
رہا تھا۔۔۔ راضون خان کو اپنے قریب آتے دیکھ کر غزل تھوڑا پیچھے
ہوئی تھی۔۔۔ راضون اسے پیچھے بڑھتے دیکھ کر بیڈ پہ بیٹھتے اس کی بازو
پکڑتے اسے قریب کر گیا۔۔۔ غزل کی سبز آنکھوں میں خوف کی لہر
دوڑی تھی۔۔۔ راضون خان نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ جاؤ چنیج
کرو۔۔۔ راضون خان اس کی بازو چھوڑتے ہوئے بولا۔۔۔ غزل
جلدی سے بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔ اور ڈریسنگ مرار کے سامنے کھڑی

اپنی جیولری اترنے لگی۔۔۔ راضون خان بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے
 سگریٹ جلاتے ہونٹوں میں دبا گیا۔۔۔ اور غزل کی طرف دیکھنے
 لگا۔۔۔ اس کی محبت اس کے سامنے تھی۔۔۔ لیکن وہ اسے چھونا نہیں
 چاہتا تھا۔۔۔ بہت سے سوال اس کے دل میں تھے۔۔۔ کیا اس نے
 کیا وہ اس کے۔۔۔ اس کے آگے وہ کچھ سوچ بھی نہیں اسے چھواتھا؟؟
 سکتا تھا۔۔۔ غزل اپنے کانپتے ہاتھوں سے اپنی جیولری اتار رہی تھی۔۔۔
 راضون ایک ہی جست میں اٹھتے اس کی طرف بڑھا۔۔۔ مرار میں سے
 راضون کو خود کی طرف آتے دیکھ کر غزل ڈریسنگ مرار میں سمائی
 تھی۔۔۔ راضون نے اس تک پہنچتے اس کے دونوں طرف ہاتھ رکھتے
 اس پہ جھکا تھا۔۔۔ راضون نے اس کی خوفزدہ سبز آنکھوں میں دیکھا۔۔۔
 کیا اس نے تمہیں چھواتھا؟ راضون اس نے چہرہ پہ آتے ہوئے بالوں
 کی لٹ پیچھے کرتے ہوئے بولا۔۔۔ غزل کا بدن پوری طرح کانپ رہا

تھا۔۔ غزل کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ میں نے کچھ پوچھا ہے۔۔۔ راضون اس کی طرف تھوڑا سا اور جھکا تھا۔۔۔ لیکن وہ پھر سے کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے۔۔۔ اب کی بار راضون اس سے دور ہوتے ہوئے دھاڑا تھا۔۔۔ غزل خوفزدہ ہوتے جلدی سے اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔ راضون نے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑے تھے۔۔۔ راضون نے ڈریسنگ ٹیبل پہ پڑا پر فیوم اٹھا کر زمین پہ مارا تھا۔۔۔ غزل کے منہ سے چیخ نکلی تھی۔۔۔ راضون نے اس کی طرف خونخوار نظروں سے دیکھا۔۔۔ غزل ڈرتے ہوئے جلدی سے ڈریسنگ روم میں بند ہوئی تھی۔۔۔

کبیر خان کمرے میں آیا۔۔۔ کمرے میں مدھم سے روشنی تھی۔۔۔ کبیر خان نے بیڈ کی طرف دیکھا۔۔۔ جہاں زرا خان سو رہی تھی۔۔۔ کبیر خان اپنی چادر صوفے پہ پھینکتے بیڈ پہ بیٹھا۔۔۔ کبیر خان نے زرا کی طرف دیکھا۔۔۔ جو اس کی لائی ہوئی ریڈ ولوٹ فراک پہنے بال کمر پہ پھیلائے اور چہرہ پہ بلا کی معصومیت لیے سو رہی تھی۔۔۔ کبیر خان نے اس کے چہرہ کی طرف بغور دیکھا۔۔۔ اس کا چہرہ ہلکی سی روشنی میں چمک رہا تھا۔۔۔ کبیر خان کو اس پہ بے حد پیار آیا تھا۔۔۔ لیکن اگلے ہی پل اپنی بہن کی موت کا سوچتے کبیر خان کے نقوش تنے تھے۔۔۔ کبیر خان نے آنکھیں بند کیے گہرا سانس لیا۔۔۔ اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی۔۔۔

زرا۔۔۔ کبیر خان کی آواز سرد تھی۔۔۔ زرا نیند میں کسمکائی تھی۔۔۔

زرا۔۔۔ اب کی بار کبیر خان کی آواز میں غصے تھا۔۔۔ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ زرا نے تھوڑی سی آنکھیں کھولتے کبیر خان کی طرف

دو۔۔ زراخان نیند میں تھوڑی سی آنکھیں دیکھا۔۔ کیا ہے۔۔ سونے کھولتے ہوئے بولی۔۔ کبیر خان کو اس کی اس حرکت پہ اور بھی غصے آیا تھا۔۔ کبیر خان نے اس کی بازو پکڑتے اسے بیٹھایا تھا۔۔ زراخان نے بامشکل خود کو سنبھالتے آنکھیں کھولیں تھی۔۔ کبیر خان نے اس کے چہرہ کی طرف دیکھا۔۔ کچھ پل زراخان خاموش رہی۔۔ کیا ہے۔۔ کیوں جگایا مجھے۔۔ زراخان غصے سے بولی۔۔ یہاں تم مہارانی نہیں ہوں۔۔ ونی میں آئی ہوں۔۔ کبیر خان غصے سے سرخ آنکھیں لیے بولا۔۔ پتہ ہے۔۔ بار بار ایک بات بولنا ضروری نہیں۔۔ زراخان اپنی بازو چھرواتے ہوئے بولی۔۔ کبیر خان نے اس کی بازو چھوڑی۔۔ بہت زبان چلتی ہے تمہاری۔۔ کبیر خان اس کے چہرہ پہ ایک نظر ڈالتے ہوئے بولا۔۔ تمہیں مسئلہ ہے۔۔ میری زبان ہے۔۔ زراخان اسے نفرت سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔ جاؤ

میرے لیے چائے بنا کر لاؤ۔۔۔ کبیر خان اپنی بازو سر کے پیچھے رکھتے
 چائے کون پیتا ہے۔۔۔ زرا خان تھکے ہوئے ہوئے بولا۔۔۔ اس وقت
 لہجے میں بولی۔۔۔ تم کافی بنا لاؤ۔۔۔ کبیر خان پر سکون انداز میں
 بولا۔۔۔ مجھے۔۔۔ ابھی زرا خان بول ہی رہی تھی کہ کبیر خان نے اس کی
 بازو پکڑتے اسے اپنے قریب کیا۔۔۔ جتنا کہا ہے۔۔۔ اتنا کرو۔۔۔ کبیر
 خان اس کی بازو چھوڑتے ہوئے پھر سے آنکھیں موند گیا۔۔۔ زرا خان
 بیڈ سے اٹھتے دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔ ہر وقت چائے چاہیے ہوتی
 اسے۔۔۔ چائے کا دشمن۔۔۔ زرا خان بڑبڑاتے ہوئے کچن میں آئی۔۔۔
 زرا خان نے لائٹس آون کرتے ہوئے چائے بنانے لگی۔۔۔ چائے بنا
 کر کپ میں ڈالتے زرا خان واپس کمرے میں آئی۔۔۔ یہ لو تمھاری
 چائے۔۔۔ زرا خان نے چائے کا کپ میز پر رکھا۔۔۔ کبیر خان نے زرا
 کہ طرف دیکھا۔۔۔ جو کہ واپس بیڈ کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔ کہاں

جارہی ہوں۔۔۔ کبیر خان نے ایبر واچکائی۔۔۔ نیند آرہی ہے
 مجھے۔۔۔ زرا نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ میں نے کہا سونے کا۔۔۔
 کبیر خان نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔ زرا وہی کھڑی ہو گئی۔۔۔
 کبیر خان چائے پینے لگا۔۔۔ زرا خان اسے وہی کھڑی دیکھنے لگی۔۔۔ کبیر
 خان نے زرا خان کی طرف دیکھا۔۔۔ اسے دیکھتے کبیر خان کے گلے
 میں گلٹی بن کر معدم ہوئی تھی۔۔۔ ادھر آؤ۔۔۔ کبیر خان نے اسے اپنی
 طرف آنے کا اشارہ کیا۔۔۔ زرا خان چلتے ہوئے اس کے قریب
 آئی۔۔۔ میرا سر دباؤ۔۔۔ کبیر خان نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔
 زرا خان اس کے پاس بیٹھتے اس کا سر دبانے لگی۔۔۔ کبیر خان نے اس
 کی گود میں اپنا سر رکھا تھا۔۔۔ زرا خان اس کا سر دبارہی تھی۔۔۔ زرا
 نے اس کے چہرہ کی طرف دیکھا۔۔۔ کیا یہ وہی شخص تھا جو کہ اس سے
 کبھی اونچی آواز میں بات نہیں کرتا تھا۔۔۔ وقت کتنا بدل دیتا ہے۔۔۔

یہ وہی انسان تھا۔۔۔ جسے ایک وقت میں یہ اپنا لالا بولتی تھی۔۔۔

وقت نے سب کچھ بدل دیا تھا۔۔۔ وہ اب اس کا شوہر بن چکا تھا۔۔۔ اور

نے اپنے خیالوں میں اس کا تولہجہ بھی پہلے جیسا نہیں تھا۔۔۔ زرا خان

گھوم تھی۔۔۔ کبیر خان کے فون بجنے پہ زرا خان نے کبیر خان کی

طرف دیکھا۔۔۔ جو کہ پر سکون سا آنکھیں موندے ہوئے تھا۔۔۔ کبیر

خان نے اپنا فون پکڑتے سامنے کیا۔۔۔ جنید خان کی کال دیکھتے اس کے

نقوش تنے تھے۔۔۔ جبکہ جنید خان کا نمبر دیکھتے زرا خان کی آنکھیں نم

ہوئی تھی۔۔۔ لالا۔۔۔ زرا خان کے ہونٹ نے بے اختیار جنش کی

تھی۔۔۔ کبیر خان نے کال کٹ کرتے موبائل سائیڈ پر رکھا۔۔۔

میری ایک دفعہ لالا سے بات کر دو۔۔۔ زرا خان نم آنکھوں سے دیکھتے

ہوئے بولی۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ یہ بات اپنے دماغ سے نکال

دو۔۔۔ کبیر خان سرد لہجے میں بولتے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے اس

پہ دباؤ بڑھا گیا۔۔۔ کروادو۔۔۔ پلیز۔۔۔ زرا خان نم آواز میں بولی۔۔۔
 کبیر خان نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ اس کے چہرہ پہ بلا کی معصومیت
 اور نم آنکھیں دیکھتے اسے ایک پل کے لیے بے حد ترس آیا تھا۔۔۔
 سدرہ کا چہرہ اور اس کی آواز کبیر خان کی آنکھوں لالا۔۔۔ پلیز ہلیپ۔۔۔
 کے سامنے لہرائی تھی۔۔۔ کبیر خان زرا خان کا جبرہ دبوچ گیا۔۔۔
 خبردار اب اگر تم نے اپنے اس بغیرت بھائی کا نام بھی لیا۔۔۔ کبیر خان
 دھاڑا تھا۔۔۔ زرا خان کی آنکھوں سے آنسو نکلتے اس کے عارض پہ بہنے
 شروع ہوئے تھے۔۔۔ کبیر خان اس کے جبرہ پہ گرفت اور بھی مضبوط
 کر گیا۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ میکا۔۔۔ زرا خان اپنا جبرہ چھروانے کی
 کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔ میکا۔۔۔ کبیر خان نے اس کے لفظ
 دہرائے۔۔۔ جی۔۔۔ وہ میکا۔۔۔ لالانے اسی لیے کال کی ہوں گی۔۔۔
 زرا خان اب روتے ہوئے بولی۔۔۔ کبیر خان نے اس کا جبرہ چھوڑتے

ہوئے موبائل نکالتے ہوئے جنید خان کی کال ریسپو کی۔۔۔ زرا خان
 اسی لمحے کبیر خان سے فون جھپٹتے کان سے لگا گئی۔۔۔ لالا۔۔۔ زرا خان
 کی آواز نم تھی۔۔۔ کبیر خان نے اسے سرد نظروں سے دیکھا۔۔۔ لالا
 آپ۔۔۔ ابھی زرا اتنا ہی بولی تھی کہ کبیر خان نے اس سے فون پکڑا۔۔۔
 بول فون کیوں کیا؟ کبیر خان کا لہجہ سرد تھا۔۔۔ کبیر میری بات زرا سے
 کروا۔۔۔ مجھے اس سے بات کرنی ہے۔۔۔ میرے میکال کو دودن سے
 بخار ہوا ہے۔۔۔ میری بات کروا زرا سے۔۔۔ جنید خان تحمل سے بولا
 تھا۔۔۔ اسے اپنے میکال کی جان سے عزیز کچھ نہیں تھا۔۔۔ زرا خان تو
 جنید خان کی آواز پہ بن آب مچھلی کی طرح ترفی تھی۔۔۔ ہم۔۔۔ کبیر
 خان بول کر کال بند کر گیا۔۔۔ میری میرے لالا سے بات کیوں نہیں
 کروائی۔۔۔ زرا خان چینختے ہوئے بولی۔۔۔ کبیر خان اس کی بات پہ
 گہرا مسکرایا۔۔۔ تمہیں نہیں پتہ تم ونی میں آئی ہوں۔۔۔ تمہاری

حیثیت کیا ہے۔۔ کبیر خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔ کبیر خان بیڈ سے اٹھا تھا۔۔ کیوں کیا مجھے ونی۔۔ بولو۔۔ زرا خان بھی دو بدو ہوئی تھی۔۔ اور اس کے مقابل آئی۔۔ تمہارے بغیر ت بھائی نے تمہیں ونی کیا تھا۔۔ کبیر خان اس کا جبرہ اپنی آہنی گرفت میں لیتے ہوئے دھاڑا۔۔ میں نے کہا تھا لا لا سے کہ بھابی سدرہ۔۔ چٹاخ۔۔ ابھی اس کے الفاظ منہ میں ہی تھے کہ کمرے میں تھپڑ کی آواز گونجی تھی۔۔ تھپڑ اتنا جاندار تھا کہ زرا خان بیڈ پہ اونڈھ منہ گڑی تھی۔۔ وہ بے یقین تھی۔۔ لیکن یہ اس کی قسمت تھی۔۔ اس نے اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھتے اسے بے یقینی سے دیکھا۔۔ کیا بکواس کی ہے تم نے۔۔ کبیر خان نے اس کی طرف بڑھتے اس کے بال گدے سے پکڑتے اسے اپنے مقابل کیا۔۔ زرا خان کے بالوں کو بری طرح کبیر خان نے جکڑا ہوا تھا۔۔ آہہ۔۔ زرا خان منہ سے چیخ نکلی تھی۔۔

چھوڑ مجھے۔۔۔ زراخان ہزرتی ہوتی چینی تھی۔۔۔ تمھاری اتنی ہمت
میرے سامنے اونچی آواز میں بات کرو۔۔۔ کبیر خان اس سے بھی زیادہ
اونچا دھاڑا تھا۔۔۔ کبیر خان اسے بیڈ پہ پھینکتے اس پہ سایہ فگن ہوا
تھا۔۔۔ زرا کی آنکھوں کے سامنے خوف لہرایا تھا۔۔۔
پ۔۔۔ پ۔۔۔ پلیر نہیں۔۔۔ زرا نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کبیر
خود سے دور کرنا چاہا۔۔۔ کبیر خان اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے
دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ پکڑتے بیڈ کراؤن سے لگاتے اس کے ہونٹوں پہ
قفل لگا گیا۔۔۔ زراخان اس کے حصار میں کانپ رہی تھی۔۔۔ کبیر
خان شدت سے اس کے ہونٹوں پہ جھکا تھا۔۔۔ اپنی سفاکیت دکھا رہا
تھا۔۔۔ زراخان کی سانسیں اس کے لمس سے مدھم ہو رہی تھی۔۔۔
کبیر خان اس کے سانسوں میں انہیل کرتے اس کے ہونٹوں کو بے دردی
سے اپنے دانتوں تلے دبا گیا۔۔۔ زراخان بری طرح سسکی تھی۔۔۔

کبیر خان اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشے اس کی گردن پہ شدت سے
ہونٹ رکھ گیا۔۔۔ زرا خان اس کے لمس کو برداشت کرتے اپنا سانس
بے حال کر رہی تھی۔۔۔ کبیر خان اس کے ہونٹوں پہ بری طرح
شدت دیکھا چکا تھا۔۔۔ زرا خان اس کا لمس برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔
یہ وہ بخوبی جان چکی تھی۔۔۔ اس کے اس دن کے اور آج کے لمس میں
فرق تھا۔۔۔ بے تحاشہ فرق تھا۔۔۔ اس دن اس نے اتنا ظلم اتنی
شدت نہیں دیکھائی تھی۔۔۔ جتنی آج دیکھا رہا تھا۔۔۔ کبیر خان اس
کی گردن پہ اپنے دانتوں سے نشان چھوڑتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے
ہوئے اسے اوپر کرتے اس کی زپ کھسکا گیا۔۔۔
نن۔۔۔ نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ پلیر نہیں۔۔۔ زرا خان روتے
ہوئے بولی۔۔۔ پلیر پلیر۔۔۔ یہ مت کرنا۔۔۔ زرا خان پاگل ہو رہی
تھی۔۔۔ وہ اس کی شدت کو برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ کبیر خان نے

اس کی طرف دیکھا۔۔ کیا میں تمھاری سنوگا؟ کبیر اس کی طرف دیکھتے استنزیہ بولا۔۔ پلیز۔۔ زرا خان کی آنکھوں سے آنسوؤں نکلتے اس کے عارض پہ بہنے شروع ہوئے تھے۔۔ کبیر خان مسکراتے ہوئے اس کی فراک کندھوں سے نیچے کھسکاتے اس کے کندھوں پہ ہونٹ رکھ گیا۔۔ کبیر خان نے اس کی گردن سے اس کی دھڑکنوں تک ہونٹوں سے آیا تھا۔۔ وہ مدہوش ہوا تھا۔۔ زرا خان نے اپنی آنکھیں بند کرتے اس کی شدت برداشت کی تھی۔۔ وہ مدہوش ہوا تھا۔۔ کبیر خان نے اس کی گہرائوں کو بے باکی سے چھوتے اس کے تن سے کپڑے جدا کر گیا۔۔ زرا خان سرخ ہوئی تھی۔۔ کبیر خان مدہوش ہوتے اس کے پیٹ پہ ہونٹ رکھ گیا۔۔ کبیر خان نے اپنی قمیض اتارتے دور اچھالی تھی۔۔ اور پھر سے اس پہ جھکا اپنی شدت دیکھانے لگا۔۔ کبیر خان اس کے ہونٹوں پہ جھکا ہوا تھا۔۔ اس کا اگلہ عمل سوچتے ہی

ذرا خان کی جان ہوا ہو رہی تھی۔۔۔ اس کا دل کانوں میں بج رہا تھا۔۔۔
 کبیر خان اس کے ہونٹوں کو شدت سے چوم رہا تھا۔۔۔ وہ مد ہوش ہوا
 تھا۔۔۔ کبیر خان دروازہ نوکڑ ہونے پہ ہوش میں آیا۔۔۔ کبیر خان نے
 دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔ رات کے اس پہر کون ہو سکتا تھا۔۔۔
 کبیر خان اس پر سے اٹھا تھا۔۔۔ زرا نے جلدی سے اپنے کپڑے
 ڈھونڈنے کے لیے دیکھا تھا۔۔۔ لیکن کپڑے زمین پہ گرے ہوئے
 تھے۔۔۔ کبیر خان نے اس پہ ایک نظر ڈالتے اپنی قمیض پکڑتے پہنی اور
 کپڑے اٹھاتے اس کی طرف پھینکے۔۔۔ ذرا خان نے جلدی سے کپڑے
 نجستہ تھی۔۔۔ پہنے تھے۔۔۔ کبیر خان نے دروازہ کھولا۔۔۔ سامنے ہی
 کبیر خان نے نجستہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ لالا وہ جنید
 لالا کی کال آرہی تھی۔۔۔ نجستہ آہستہ سے بولی۔۔۔ کبیر خان نے نجستہ کی
 طرف دیکھا۔۔۔ جبکہ جنید کا نام سنتے زرا بیڈ سے اٹھتے جلدی سے

دروازے تک آئی۔۔ کیا بول رہے تھے لالا۔۔ زرا پریشانی سے
 بولی۔۔۔ نجستہ نے زرا کی طرف دیکھا جو کہ اپنے دوپٹہ سے بے نیاز
 تھی۔۔ اور اس کا گلے ڈھلکا ہوا تھا۔۔ جیسے پیچھے سے زپ کھولی
 ہوں۔۔۔ کبیر خان نے زرا خان کو خو نخوار نظروں سے دیکھا۔۔ زرا
 نے اپنے ہونٹوں پہ زبان پھیری تھی۔۔۔ وہ لالا بول رہے میکاں کو
 بخار ہے۔۔۔ تمہارا نام لے رہا ہے۔۔۔ نجستہ زرا کی طرف دیکھتے ہوئے
 بولی۔۔۔ ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔۔ کبیر خان سنجیدگی سے بولا۔۔۔ نجستہ
 بھی اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔ نجستہ۔۔۔ زرا ابھی بولی ہی تھی کہ
 کبیر خان اس کی کلائی پکڑتے دھاڑ سے دروازہ بند کر چکا تھا۔۔۔ نجستہ
 کمرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ لگتا ہے لالا کا نے پیچھے کبیر خان کے
 دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔ نجستہ بولتے اپنے کمرے میں آئی۔۔۔

کبیر خان نے زرا خان کو بیڈ پہ بے دردی سے جھٹکا تھا۔۔۔ زرا بیڈ پہ
 اوندھ منہ گری تھی۔۔۔ کبیر خان کی نظر اس کی آدھ کھولی زپ پہ
 پڑی۔۔۔ کیوں آئی تھی باہر۔۔۔ کبیر جھکتے اس کی آدھ کھولی زپ سے
 نظر آتی اس کی کمر پہ شدت سے ہونٹ رکھ گیا۔۔۔ میکال کے پاس
 لے جاؤ۔۔۔ زرا روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ کبیر خان نے اس کی
 طرف دیکھا۔۔۔ اس کا چہرہ پل میں سرخ ہوا تھا۔۔۔ رونے سے اس کی
 ناک خون جھلک رہی تھی۔۔۔ کبیر خان اس سے دور ہوا تھا۔۔۔ مجھے
 نہیں جانا اپنی حویلی میکال کو میرے پاس لے آؤ۔۔۔ میں اس کے بغیر
 نہیں رہ سکتی۔۔۔ زرا شدت سے روتے ہوئے اس کی قمیض مٹھیوں
 میں جکڑے رونے لگی۔۔۔ کبیر خان کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا تھا۔۔۔
 اس کا غصے جاگ کی طرح بہہ چکا تھا۔۔۔ زرا۔۔۔ زرا۔۔۔ رونا بند
 کرو۔۔۔ کبیر خان پیار سے اس کے بال سہلانے لگا۔۔۔ نہیں۔۔۔ مجھے

خان کی نہیں پتہ۔۔۔ میکال کو لے کر آؤ۔۔۔ پلیز۔۔۔ زرا خان کبیر
 آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ تم رونا بند کرو۔۔۔
 میں میکال کے پاس تمہیں لے کر جاتا ہوں۔۔۔ کبیر خان نے اس کے
 آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔ کچھ دیر پہلے والا غصے منظر سب کچھ
 دونوں ہی بھول چکے تھے۔۔۔ تم یہاں ریست کرو۔۔۔ میں میکال کو
 لے کر آتا ہوں۔۔۔ کبیر خان پیار سے بولتے ہوئے کمرے سے
 نکلا۔۔۔ زرا خان بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اس کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

Zubi Novels Zone

راضون خان نے اپنے آہنی ہاتھ کا مکہ بناتے دیوار پہ مارا تھا۔۔۔ وہ بالکل
 اس کے سامنے تھی۔۔۔ لیکن اس سے خوفزدہ تھی۔۔۔ جو بات اسے
 طیش و عالم میں ڈال رہی تھی۔۔۔ وہ کیوں ڈرتی تھی۔۔۔ وہ کیوں اس

سے دور بھاگ رہی تھی۔۔۔ راضون خان نے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرا۔۔۔ غزل ڈریسنگ روم میں زمین پہ بیٹھی کانپ رہی تھی۔۔۔ وہ تو پہلے ہی اس سے ڈرتی تھی۔۔۔ اور اب تو وہ غصے دیکھا رہا تھا۔۔۔ وہ کیسے اس کے سامنے جاسکتی تھی۔۔۔ غزل۔۔۔ راضون خان نے اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔۔۔ جو کہ اندر سے بند تھا۔۔۔ دروازہ کھولو۔۔۔ راضون خان سرد آواز میں بولا۔۔۔ نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ آ۔۔۔ آ۔۔۔ آپ چلے جائے۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے باہر نہیں آنا۔۔۔ غزل کانپتے ہوئے بولی۔۔۔ دروازہ کھولو۔۔۔ راضون خان سرخ چہرہ لیے دھاڑا تھا۔۔۔ غزل نے اسی لمحے زمین سے اٹھتے دروازہ کھولا تھا۔۔۔ راضون خان نے اس کے زمین پہ گرے دوپٹے کی طرف دیکھا۔۔۔ یہ زمین پہ پھینکنے کے لیے نہیں ہے۔۔۔ اس سے تمہارا یہ بدن بھی چھپ سکتا ہے۔۔۔ راضون جھکتے دوپٹے اٹھاتے

ہوئے بولا۔۔۔ جبکہ غزل پیچھے ہوتے اپنے آنسو صاف کر رہی تھی۔۔۔
 ماتم کس بات کا منار ہی ہوں۔۔۔ راضون خان اس کے رونے سے
 جھنجھلاتے ہوئے غرایا۔۔۔ غزل نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھا
 تھا۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے اپنے کمرے میں جانا ہے۔۔۔ غزل
 ہچکیاں لیتے ہوئے بولی۔۔۔ راضون خان نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔
 غزل ریڈ کلر کے بلاؤز اور لہنگے میں تھی۔۔۔ بلاؤز کا گلہ گہرا اور کا مدار
 تھا۔۔۔ جو کہ پیچھے سے صرف دو ڈریوں کے سہارے تھا۔۔۔ اور لہنگا
 بالکل اس کے بلاؤز کے نیچے سے شروع تھا۔۔۔ لہنگے بھی کا مدار تھا۔۔۔
 ریڈ کلر کے لہنگے میں اس چاند سا بدن چمک رہا تھا۔۔۔ اس کے بال
 جوڑے میں بندھے تھے۔۔۔ جس پہ پھول لگا کر سیٹ کیا ہوا
 تھا۔۔۔ کانوں میں بڑے بڑے ایئرینگز گلے میں چوکر اور ناک میں
 پہنی بڑی سی نوز پین۔۔۔ اس کے ہونٹوں کو کو چھو رہی تھی۔۔۔ جو کہ

ریڈ لپ سٹک سے سجائے ہوئے تھے۔۔ ہاتھوں میں ریڈ کلر کی
چوڑیاں جس سے اس کی سفید کلائیاں چسپی ہوئی تھی۔۔ راضون
خان کی نظروں کی تپش خود پہ محسوس کرتے غزل پزل ہوتے اس کے
ہاتھ سے دوپٹہ پکڑنے لگی۔۔ ابھی تو تمہیں چاہیے نہیں تھا۔۔
راضون خان اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔
نن۔ نہیں۔۔ وہ۔۔ مم۔۔ غزل بولتے ہوئے نظریں جھکا گئی۔۔
راضون خان نے دوپٹہ صوفے پہ پھینکا۔۔ باہر چلو۔۔ اور جا کر سو
جاؤ۔۔ راضون خان اس پہ کوئی نظر ڈالے بناڈریسنگ روم سے باہر
نکلا۔۔ غزل اپنا دوپٹہ پکڑتے خود پہ اچھی طرح سے لیتے خود کو چھپاتے
لہنگے پکڑتے کمرے میں آئی۔۔ اور بیڈ پہ بیٹھی۔۔ غزل نے اپنے کانپتے
ہاتھوں سے اپنی نوز پین اور چوڑیاں اتار کر سائیڈ ٹیبل پہ رکھی۔۔ اپنی
جیولری اتارتے غزل ٹیبل پہ رکھ رہی تھی۔۔ جبکہ راضون خان بیڈ

کے کمر پہ نظریں جمائے ہوئے تھے۔۔۔ کراؤن سے ٹیک لگائے اس غزل کو اس کی نظروں کی تپش اپنی کمر پہ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ غزل نے اپنے بالوں کے جوڑے سے پیز نکالتے اپنے بال کمر پہ کیے تھے۔۔۔ اب اس کے چو کلیٹی لمبے بال اس کی کمر پہ لہرا رہے تھے۔۔۔ سو جاؤ۔۔۔ راضون خان دوسری طرف چہرہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔ غزل اپنا دوپٹہ خود پہ ٹھیک کرتے لیٹ گئی۔۔۔ اور آنکھیں بند کر گئی۔۔۔ راضون خان اس کے لیٹتے ہی بیٹھتے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گیا۔۔۔ غزل کے بال تکیہ پہ بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ غزل اپنے دوپٹہ سے ہی خود کو چھپائے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ راضون نے بلینکٹ غزل کی طرف کیا تھا۔۔۔ جسے نا محسوس انداز میں غزل پکڑتے خود پہ اچھے سے لے گئی۔۔۔ راضون خان بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے ہی آنکھیں موند گیا۔۔۔

صبح راضون خان کی آنکھ کھولی تو غزل کا چہرہ بالکل اس کے چہرہ کے قریب تھا۔۔۔ وہ سو رہی تھی۔۔۔ اس کے چہرہ پہ بلا کی معصومیت تھی۔۔۔ شاید اسی معصومیت پہ راضون کا دل آیا تھا۔۔۔ راضون کچھ پل اسے دیکھتے رہا۔۔۔ جبکہ غزل سوئے میں بھی اس کی نظروں کی تپش خود پہ محسوس کرتے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔ اس کی پلکیں لرز رہی تھی۔۔۔ غزل نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کھولی تھی۔۔۔ راضون خان آنکھیں بند کر چکا تھا۔۔۔ اپنے اتنے قریب راضون کو دیکھتے غزل جلدی سے بیٹھی تھی۔۔۔ غزل نے اپنے بال ہاتھوں سے پیچھے کرتے اپنے سر پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ راضون خان آنکھیں کھولتے اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ بیٹھی گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔ غزل اپنے حلیہ سے بے نیاز بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ دوپٹہ اس کے گلے میں نہیں تھا۔۔۔

اس کا بلاؤز آگے سے ڈھلکتے اس کے نشیب و فراز عیاں کر رہا تھا۔۔۔

اسی کی طرف دیکھ اس کی بیک ڈوریاں لوز ہوئی تھی۔۔۔ راضون خان رہا تھا۔۔۔ غزل نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ آنکھیں دونوں کی ایک ہوئی تھی۔۔۔ غزل نے اپنا چہرہ دوسری طرف کیا تھا۔۔۔ راضون نے اس کی کمرپہ انگلی ٹریس کی تھی۔۔۔ غزل اپنا سانس تک روک گئی تھی۔۔۔ وہ اس کی کمرپہ انگلی ٹریس کر رہا تھا۔۔۔ غزل کا دل کانوں میں بج رہا تھا۔۔۔ غزل اپنا لہنگے پکڑتے بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔ کہ راضون اس کی کلائی پکڑتے اسے بیڈ پہ گراتے اس پہ جھکا۔۔۔ غزل نے اپنی سبز آنکھوں سے اس کی کالی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔ راضون کے نیچے اس کا بدن لرز رہا تھا۔۔۔ راضون اس کی سبز آنکھوں میں آنکھیں گاڑھیں ہوئے تھا۔۔۔ غزل اپنی نظریں جھکا چکی تھی۔۔۔ راضون کچھ دیر اس کے خوبصورت چہرہ کو تکتا رہا۔۔۔ راضون اسے اس کی مرضی کے بغیر

شرٹ پکڑتے پہننے لگا۔۔ راضون نے اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتے
 کفیلنگز لگائے۔۔ اور مرار کے سامنے کھڑا بالوں کو برش سے سیٹ کر رہا
 تھا۔۔ غزل نے اس کی طرف دیکھا۔۔ راضون وائٹ شرٹ بلیک
 بال بنائے۔۔ اپنی جاندار پر سنلٹی لیے مرار میں پینٹ پہنے اچھے سے
 دیکھ رہا تھا۔۔ کالی بڑی بڑی آنکھیں جن میں شاید اس کے لیے غصے ہی
 ہوتا تھا۔۔ راضون خان بیڈ کی طرف بڑھا۔۔ غزل پیچھے ہوئی
 تھی۔۔ راضون اس پہ جھکا تھا۔۔ غزل اپنی آنکھیں بند کر چکی
 تھی۔۔ راضون اپنا موبائل پکڑتے سائیڈ پہ ہوا تھا۔۔ غزل نے ہلکی
 سی آنکھیں کھولتے اس کی طرف دیکھا۔۔ راضون کال پہ کسی سے
 بات کر رہا تھا۔۔ دروازہ نوکڑ ہونے پہ غزل جلدی سے بیڈ سے اٹھتے
 دروازے کی طرف بڑھی۔۔ راضون اسے یوں دروازے کی طرف
 بڑھتے دیکھ کر لب بچتے اس کی طرف بڑھا۔۔ اور اس کا دروازے کی

طرف بڑھتا ہاتھ تھام گیا۔۔۔ اور کال بند کی۔۔۔ اپنا حلیہ درست کرو۔۔۔
 راضون اس کے ڈھلکا سا گلے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ اپنے
 کمرے سے کپڑے بھی لینے جانا ہے۔۔۔ غزل نظریں جھکائے بولی۔۔۔
 تم اندر جاؤ۔۔۔ راضون اسے ڈریسنگ روم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
 ڈریسنگ روم میں چلے گی۔۔۔ راضون نے بولا۔۔۔ غزل خاموشی سے
 دروازہ کھولا تو سامنے کی اذان اور نجستہ تھے۔۔۔ ہائے لالا۔۔۔ کیسی نیند
 آئی۔۔۔ اذان راضون کے گلے لگا تھا۔۔۔ خنچو۔۔۔ چپ کر۔۔۔ نجستہ
 اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔ لالا غزل کہاں ہے۔۔۔ نجستہ نے کمرے
 میں نظریں دوڑائیں۔۔۔ راضون نے اس کے سوال پہ اس کی طرف
 دیکھا۔۔۔ نجستہ غزل کے کپڑے لے کر آؤ۔۔۔ اور ملازمہ سے بولو۔۔۔
 کہ اس کے سارے کپڑے میری کبرڈ میں سیٹ کریں۔۔۔ راضون
 سنجیدگی سے اذان کو خود سے الگ کرتے ہوئے بولا۔۔۔ جی لالا۔۔۔

نجستہ بول کر غزل کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔ لالا۔۔۔ ویسے رات
 سکون سے گزری ہوں گی۔۔۔ اذان راضون کے ساتھ کمرے میں آتے
 ہوئے بولا۔۔۔ ویسے لالا غزل آپ میرا مطلب بھابی کو منہ دیکھائی میں کیا
 دیا۔۔۔ اذان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ ابھی تو کچھ نہیں۔۔۔ بہت جلد
 دوں گا۔۔۔ راضون سنجیدگی سے بولا۔۔۔ لالا مطلب کچھ نہیں ہوا
 رات میں۔۔۔ اذان ایک دم سے کھڑا ہوا تھا۔۔۔ شرم کر۔۔۔ نکل
 یہاں سے۔۔۔ راضون اسے اب کیا جواب دیتا۔۔۔ غزل اندر
 تھی۔۔۔ جبکہ اندر بیٹھی غزل کا سانس روکا تھا۔۔۔ راضون کا لمس اپنی
 کمر پہ یاد کرتے غزل سرخ ہوئی تھی۔۔۔ نجستہ غزل کے کپڑے لیے
 کمرے میں آئی۔۔۔ راضون بیڈ پہ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ لالا یہ غزل کے
 کپڑے۔۔۔ نجستہ بیڈ پہ کپڑے رکھتے غائب ہوئی تھی۔۔۔ راضون نے
 کپڑوں پہ ایک نظر ڈالی۔۔۔ ڈریسنگ روم کا دروازہ بند تھا۔۔۔ راضون

بیڈ سے اٹھتے کمرے سے نکل گیا۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ غزل اس کے ہوتے ہوئے کمرے میں نہیں آئے گی۔۔۔ دروازہ بند ہونے کی آواز پہ غزل ڈریسنگ روم سے باہر نکلی۔۔۔ اپنے کپڑے لیتے غزل پھر سے ڈریسنگ روم میں داخل ہوئی۔۔۔

راضون سیڑھیاں اترتے ڈائنگ روم میں آیا۔۔۔ السلام وعلیکم مورے۔۔۔ راضون خان ماہ نور خان کی طرف بڑھتے عقیدت سے اس کی پیشانی چومتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔ وعلیکم السلام۔۔۔ کیسا ہے میرا بچہ۔۔۔ ماہ نور خان مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ لالا۔۔۔ مورے تو کب سے آپ کا انتظار ہی کر رہی تھی۔۔۔ زویا کچن سے نکلتے ہوئے بولی۔۔۔ منت بھی پیچھے ہی تھی۔۔۔ خیریت مورے۔۔۔ راضون نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔ خیریت ہی ہے۔۔۔ بس ہم تم سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔

ماہ نور خان نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔ جی مورے بتائے۔۔۔ راضون
 خان ماہ نور خان کو چٹیر پہ بیٹھاتے ہوئے بولا۔۔۔ ہم تم سے بعد میں
 بات کرے گا۔۔۔ ماہ نور خان نے پیار سے کہا۔۔۔ جی مورے۔۔۔
 راضون مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ زویا، نجستہ، منت، اذان ناشتہ کے
 لیے ڈائنگ روم میں تھے۔۔۔ لالا غزل کہاں ہے۔۔۔ نجستہ غزل کو نہ
 دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ کمرے میں ہوں گی۔۔۔ راضون خان نے ناشتہ
 کرتے ہوئے کہا۔۔۔ مورے لالا کہاں ہے۔۔۔ اذان کبیر خان کی غیر
 موجودگی محسوس کرتے ہوئے بولا۔۔۔ اپنا کمرے میں ہو گا۔۔۔ ہمیں تو
 صبح سے نظر نہیں آیا۔۔۔ رانیہ خان سنجیدگی سے بولی۔۔۔ اقصی خان
 کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔ رانیہ خان کی بات سنتے۔۔۔ ان کو زرا خان
 سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔۔ لیکن سدرہ خان یاد آتے ہی انہیں دکھ ہوتا
 تھا۔۔۔ سب ناشتہ کرتے لاونج میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ کبیر خان

لاونج میں داخل ہوا۔۔۔ کبیر خان اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اندر آیا تھا۔۔۔ کبیر خان اقصیٰ خان کی طرف بڑھا۔۔۔ مورے کیسی ہے آپ۔۔۔ کبیر خان نے اقصیٰ خان کی پیشانی پہ ہونٹ رکھے۔۔۔ تم کہاں تھا۔۔۔ اقصیٰ خان نے پیار سے پوچھا۔۔۔ مورے رات سے ضروری کام سے گیا ہوا تھا۔۔۔ کبیر خان اقصیٰ خان کے ساتھ بیٹھتے سنجیدگی سے بولا۔۔۔ تمہارے لیے ناشتہ لگوائے۔۔۔ اقصیٰ خان نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ نہیں مورے۔۔۔ ابھی آرام کرو گا۔۔۔ رات سے سویا نہیں ہوں۔۔۔ کبیر خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ تم رات سے کہاں تھا۔۔۔ اقصیٰ خان پیار سے کبیر خان کی پیشانی پہ ہونٹ رکھتے ہوئے بولی۔۔۔ مورے ضروری کام سے گیا تھا۔۔۔ کبیر خان نے احترام سے کہا۔۔۔ لالارات کو آپ کمرے میں نہیں تھے؟ اذان نے مسکراتے ہوئے کبیر خان کی طرف دیکھتے اسے

اشارہ کیا تھا۔۔۔ کبیر خان نے اسے گھورا تھا۔۔۔ مورے میں چلتا ہوں۔۔۔ کبیر خان صوفے سے اٹھا۔۔۔ اور اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔ لیکن اب وہ یہ سوچ رہا تھا زرا خان کو کیا جواب دے گا۔۔۔ زرا خان سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ زرا خان بیڈ پہ اوندھ منہ گری ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان کو لگا وہ سو رہی ہے۔۔۔ کبیر خان بھی دوسرے طرف جا کر اس کے پاس بیٹھا۔۔۔ زرا۔۔۔ وہ۔۔۔ کبیر خان نے اپنی پیشانی پریشانی سے مسلی۔۔۔ وہ بولتا بھی تو کیا بولتا۔۔۔ لیکن زرا خان کے وجود میں کوئی ہلچل نہیں ہوئی تھی۔۔۔ شاید وہ گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔ اس کے بال تکیے پہ بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ کبیر خان بیڈ پہ دوسری طرف بیٹھا تھا۔۔۔ زرا۔۔۔ کبیر خان نے بے حد نرمی سے اسے پکارا تھا۔۔۔ وہ ابھی بھی ویسے ہی ساکت تھی۔۔۔ کبیر خان نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے قریب کیا

تھا۔۔۔ لیکن اس کا چہرہ دیکھتے اب کی بار وہ ساکت ہوا تھا۔۔۔ کیونکہ اس
 کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہوا تھا۔۔۔ وہ بخار میں تپ رہی تھی۔۔۔ اس کا
 وجود کسی کوئلے کی طرح جل رہا تھا۔۔۔ زرا۔۔۔ زرا۔۔۔ کبیر خان نے
 اس کا چہرہ تھپتھپایا تھا۔۔۔ وہ اس وقت ہر خلش کو بھولے ہوئے
 تھا۔۔۔ زرا۔۔۔ زرا۔۔۔ کبیر خان مسلسل اس کا چہرہ تھپتھپا رہا تھا۔۔۔
 لیکن اس کا جسم تو بے جان ہوا تھا۔۔۔ کبیر خان اسے جلدی سے اپنی
 باہوں میں بھرتے باہر نکلا تھا۔۔۔ وہ اس وقت اس کے حلیہ کی بھی پرواہ
 نہ کرتے ہوئے جلدی سے سڑھیاں اتر رہا تھا۔۔۔ لالا۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔
 راضون، اذان جولاونج میں تھے۔۔۔ اسے اتنی جلدی میں دیکھتے ہوئے
 صوفے سے اٹھے تھے۔۔۔ بتانے کا ٹائم نہیں ہے۔۔۔ جلدی سے
 گاڑی سٹارٹ کرو۔۔۔ کبیر خان سرد لہجے میں پریشانی سے بولتے باہر نکلا
 ۔۔۔ جی لالا۔۔۔ راضون جلدی سے باہر کی طرف بھاگا تھا۔۔۔ اذان اندر

ہی تھا۔۔۔ کھجور جاؤ۔۔۔ مجھے کوئی چادر لادو۔۔۔ زرا کا دوپٹہ نہیں
 تھا۔۔۔ اذان نجستہ کو چھیڑتے ہوئے بولا۔۔۔ بندر۔۔۔ اگر زرا کی
 حالت ٹھیک ہوتی۔۔۔ تو میں کبھی بھی تمہیں چادر دیتی۔۔۔ نجستہ نے
 بھی اپنی ہی چادر اسے پکڑائی تھی۔۔۔ جسے پکڑتے اذان جلدی سے باہر
 نکلا۔۔۔ راضون نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی۔۔۔ کبیر خان پیچھے
 زرا خان کو اپنی باہوں میں بھرے بیٹھے ہوئے تھا۔۔۔ لالا۔۔۔ اذان
 بھی چلاتے ہوئے جلدی سے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھا۔۔۔ یہ لالا زرا کے
 لیے۔۔۔ اذان نے پیچھے مڑتے چادر کبیر خان کی طرف بڑھائی۔۔۔
 کبیر خان نے اسے گھورتے ہوئے دیکھا۔۔۔ میرا مطلب بھابی۔۔۔
 اذان نے جلدی سے الفاظ درست کیے تھے۔۔۔ کبیر خان ایک ہاتھ
 دے چادر پکڑے اس کے گرد لپیٹا گیا۔۔۔ چادر اسے اوڑھتے ہوئے
 کبیر خان نے غصے سے لب بھینچے تھے۔۔۔ کیونکہ زرا خان کا گلے

ڈیپ کرنے کی وجہ سے اس کی رعنائیاں عیاں تھی۔۔۔ لیکن فلحل وہ اس بے ہوش ہوئی زرا کو کچھ بول بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔ دس منٹ بعد گاڑی ہسپتال کے باہر روکی تھی۔۔۔ کبیر خان جلدی سے زرا خان کو اٹھائے اندر کی جانب آیا۔۔۔ کبیر خان کو دیکھتے ایک نرس جلدے سے اس کی طرف آئی۔۔۔ سر۔۔۔ آپ اس روم میں لے آئے انہیں۔۔۔ وہ جلدی سے روم کا دروازہ کھولتے ہوئے بولی۔۔۔ کرتا donation آخر اس ہسپتال کو وہ ہر مہینے کروڑوں کی تھا۔۔۔ کبیر خان اسی کے پیچھے کمرے میں داخل ہوتے زرا کو بیڈ پہ لیٹا گیا۔۔۔ زرا خان کا وجود بے جان ہوا تھا۔۔۔ جسے دیکھ کبیر خان پریشان ہو رہا تھا۔۔۔ سر میں ڈاکٹر کو بلاتی ہوں۔۔۔ نرس بولتے کمرے سے باہر نکلی۔۔۔ کبیر خان پریشانی سے زرا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ جب ایک نوجوان کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ کو کہ دیکھنے میں تو ڈاکٹر ہی لگ رہا

تھا۔۔۔ کبیر خان نے اس کی طرف دیکھتے ایبر واچکائی۔۔۔ وہ کبیر خان کو اگنور کرتے بیڈ پہ لیٹی زرا کی طرف بڑھا۔۔۔ جسے دیکھتے کبیر خان ایک ہی جست میں زرا تک پہنچتے آگے کھڑا ہوا۔۔۔ پیچھے ہٹے۔۔۔ میں پشینٹ کاچیک اپ کرنے آیا ہوں۔۔۔ وہ سنجیدگی سے اسے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔ اور میں بھی یہی بول رہا ہوں۔۔۔ یہاں کوئی مریض نہیں تم جاؤ۔ کبیر خان اپنے لفظوں پہ زور دیتے ہوئے بولا۔۔۔ کیوں؟ اس نے ایبر واچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔ نرس۔۔۔ نرس۔۔۔ کبیر خان تقریباً دھاڑا تھا۔۔۔ زرا خان اس کی دھاڑ پہ مدہوشی میں بھی کانپی تھی۔۔۔ نرس بھاگتی ہوئی اندر آئی تھی۔۔۔ جی سر۔۔۔ وہ اسے اتنے غصے میں دیکھتے ہوئے آرام سے بولی۔۔۔ یہاں کوئی فی میل ڈاکٹر نہیں ہے۔ کبیر خان غصے سے بولا۔۔۔ ہاں سر جی۔۔۔ وہ پھر سے نرمی سے بولی تھی۔۔۔ تو وہ یہاں نہیں آسکتی میری مسسز کا

چیک اپ نہیں کر سکتی۔۔۔ وہ نہایت غصے سے بولا تھا۔۔۔ جی سر میں
 بلائی ہوں۔۔۔ آپ چلے سر باہر۔۔۔ نرس جلدی سے بولتے پاس
 کھڑے ڈاکٹر کو باہر آنے کا بول چکی تھی۔۔۔ باہر کھڑے
 راضون، اذان مسکرا دیے تھے۔۔۔ ہمارے لالا کو محبت تو نہیں ہو
 گئی۔۔۔ اذان نے مسکراتے ہوئے راضون کے کان میں سرگوشی
 کی۔۔۔ بیٹا لالا میں بھی خان کا خون دوڑتا ہے۔۔۔ محبت ہو یا نفرت اپنی
 بیوی پہ کسی کی بھی نظر برداشت نہیں۔۔۔ راضون نے اندر کی طرف
 اشارہ کیا تھا۔۔۔ اذان نے بھی مسکراتے ہوئے اس کی طرف
 دیکھا۔۔۔ ان کے چہروں پہ یہ چمکتی مسکراہٹ اگر کبیر خان دیکھ لیتا تو
 اسے معلوم ہو جاتا۔۔۔ کہ یہ ہنسی کیوں آرہی ہے۔۔۔ اور ان کے دانت
 توڑ دیتا۔۔۔

نجستہ، زویا، غزل کے پاس راضون کے کمرے میں تھی۔۔۔ یار لالا تو
 لے کر گئے ہیں زرا کو ہسپتال۔۔۔ یار ویسے لالا کتنے عجیب ہے۔۔۔
 پہلے لڑکی اٹھا کر لے آئے۔۔۔ اور اب اسے اٹھا کر ہسپتال لے گئے
 ہیں۔۔۔ مطلب ہم پھوپھو بننے والی ہے۔۔۔ زویا ہستے ہوئے بولی۔۔
 اوئے۔۔۔ شرم کر۔۔۔ لالانے لڑکی نہیں اٹھائی۔۔۔ بیوی ہے لالا
 کی۔۔۔ اور پھوپھو کیسے بنے گی پاگل تو۔۔۔ سارا دن تو بیچاری کام کرتی
 رہتی ہے۔۔۔ نجستہ دکھ سے بولی۔۔۔ غزل بالکل خاموش تھی۔۔۔
 ویسے یار اسے چھوڑو۔۔۔ یہ بتاؤ۔۔۔ رات کو کیا کیا ہوا۔۔۔ نجستہ زویا کو
 کوئی مارتے ہوئے بولی۔۔۔ غزل نے ان کی بات سنتے اس کی طرف
 دیکھا۔۔۔ وہ بولتی تو کیا بولتی۔۔۔ غزل خاموش تھی۔۔۔ منت ابھی
 کمرے میں آئی تھی۔۔۔ پیچھے ہٹو بد تمیزوں تنگ نہیں کرو غزل
 کو۔۔۔ اٹھو نکلو دونوں باہر۔۔۔ منت نے ان دونوں کو باہر کا اشارہ

غزل کے پاس کیا۔۔۔ وہ منہ بناتے ہوئے باہر چلے گئی۔۔۔ منت بیٹھی۔۔۔ کیا ہوا غزل۔۔۔ تمہارا چہرہ اتنا داس کیوں ہے؟ منت نے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں بھرتے ہوئے پیار سے پوچھا۔۔۔ غزل نے اپنی سبز نم آنکھوں سے منت کی طرف دیکھا۔۔۔ کیا ہوا غزل۔۔۔ مجھے بتاؤ۔۔۔ لالانے کچھ کہا ہے۔۔۔ منت پیار سے بولی۔۔۔ غزل منت کے گلے لگتے پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔۔ غزل روتے جا رہی تھی۔۔۔ غزل مجھے بتاؤ کیا ہوا۔۔۔ منت نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔ وہ۔۔۔ راض۔۔۔ وہ۔۔۔ غزل اتنا بول کر رونا شروع ہو گئی۔۔۔ غزل مجھے پتہ ہے کہ تم لالا سے ڈرتی ہوں۔۔۔ لیکن میری جان اب تمہارا رشتہ لالا سے ایسا ہے کہ تمہیں ڈرتے ہوئے بھی لالا کے ساتھ رہنا پڑے گا۔۔۔ تو میری جان لالا سے ڈرنا چھوڑو۔۔۔ منت نے پیار سے غزل کو سمجھایا۔۔۔ غزل نے اس کی

طرف دیکھتے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ چلو نیچے ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔ تب
 تک لالا بھی اجائے گے۔۔۔ منت مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ میں لالا سے
 مل کر آتی ہوں۔۔۔ غزل بھی مسکرائی۔۔۔ یار کبیر لالا کے ساتھ ہی گئے
 ہیں لالا اور اذان۔۔۔ زرا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔ منت اس کی
 طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ نیچے چلے۔۔۔ منت غزل کے ساتھ۔ باہر کی
 طرف بڑھی۔۔۔۔۔



زرا خان کو کمزوری ہوئی تھی۔۔۔ جس کے باعث وہ بے ہوش ہوئی
 تھی۔۔۔ ڈاکٹر نے اسے انجیکشن دیا تھا۔۔۔ کچھ ہی دیر بعد وہ ہوش میں
 آگئی تھی۔۔۔ اپنے سامنے کبیر خان کو دیکھتے زرا خان نے اپنی آنکھیں
 کھولیں۔۔۔ کبیر خان اس کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔۔ تم ٹھیک

ہوں۔۔۔ کبیر خان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پیار سے پوچھا۔۔۔
 اس کی آنکھوں میں اس کے لیے فکر تھی۔۔۔ زرا نے اثبات میں سر
 ہلایا۔۔۔ مم۔۔۔ میkal کہاں ہے۔۔۔ زرا اس کی طرف دیکھتے ہوئے
 اپنے چکراتے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔۔ میkal کو جنید لے کر گیا
 ہے ابھی۔۔۔ کبیر خان نے اپنی کنپٹی مسلتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ بیمار
 تھی۔۔۔ اس کے لیے کوئی بھی ٹینشن لینا ٹھیک نہیں تھا۔۔۔ اسی لیے
 کبیر خان نے یوہی بول دیا۔۔۔ میkal کبیر خان کو بھی عزیز تھا۔۔۔ آخر
 اس کی بہن کی آخری نشانی تھی۔۔۔ زرا خان نے اس کی طرف
 دیکھا۔۔۔ اذان۔۔۔ کبیر خان وہی کھڑا بولا تھا۔۔۔ جی لالا۔۔۔ اذان
 جلدی سے اندر آیا۔۔۔ گاڑی سٹارٹ کرو۔۔۔ واپس چلے۔۔۔ کبیر خان
 سنجیدگی سے بولا۔۔۔ جی لالا۔۔۔ اذان باہر نکل گیا۔۔۔ کبیر خان وہی
 کھڑا ہوا۔۔۔ جب پھر سے وہی میل ڈاکٹر اندر آیا۔۔۔ آپ کی پشینٹ

اب ٹھیک ہے۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ کبیر خان کی اس کو دیکھ کر آنکھیں سرخ ہوئی تھی۔۔۔ وہ چلتا ہوا زرا خان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس سے پہلے وہ زرا تک پہنچتا کبیر خان اس کے منہ پہ مکہ جڑ چکا تھا۔۔۔ زرا نے خوف سے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ تمہیں ایک دفعہ بولی بات سمجھ نہیں آتی۔۔۔ کبیر خان اس کی بازو گھوماتے اس کی کمر کے پیچھے لگائے دھاڑا تھا۔۔۔ لالا۔۔۔ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ راضون اندر ہی آرہا تھا کہ اندر سے آتی آوازیں سن کر جلدی سے اندر آیا۔ اور کبیر خان سے اس ڈاکٹر کی بازو چھروائی۔۔۔ زرا خان نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ سائیکو خان۔۔۔ زرا خان اسے دیکھتے منہ میں بڑبڑائی۔۔۔ جبکہ اس ڈاکٹر نے بھی اس خونخوار نظروں سے دیکھا۔۔۔ زرا جو کہ کبیر خان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس کی نظر ڈاکٹر پہ پڑی۔ اس کی آنکھیں حیرت سے کھولیں تھی۔۔۔ زرا خان کو اپنا سانس روکتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ راضون

اس ڈاکٹر کے ساتھ باہر کی طرف بڑھا۔۔۔ کبیر خان زرا خان کی طرف
 بڑھا۔۔۔ زرا خان ویسے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ چلو۔۔۔ کبیر خان اس کی
 کلائی پکڑتے اسے اپنے مقابل کیا۔۔۔۔۔ زرا خان نے اپنے دونوں ہاتھ
 اس کے چوڑے سینے پر رکھتے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔ کبیر خان
 اس کی کلائی پکڑے دروازے کی طرف بڑھا۔۔۔ زرا کو اپنا سرا بھی
 چکراتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ زرا خان نے اپنے چکراتے سر پہ ہاتھ رکھتے
 چادر ٹھیک کی تھی۔۔۔ کبیر خان اس کی کلائی پکڑے تیزی سے آگے
 بڑھ رہا تھا۔۔۔ زرا خان بھی اس کے پیچھے ہی چل رہی تھی۔۔۔ اسے
 واقع ہی کبیر خان کوئی پاگل لگ رہا تھا۔۔۔ جو کہ دو منٹ پہلے کتنے پیار
 سے بات کر رہا تھا۔۔۔ لیکن اب کیا کر رہا تھا۔۔۔ سائیکو خان۔۔۔ زرا
 خان اس کی پشت کو دیکھتے سوچ رہی تھی۔۔۔ گاڑی تک پہنچتے اس نے
 پیچھلہ دروازہ کھولتے ہوئے اسے اندر دھکیلا اور خود بھی اس کے ساتھ

بیٹھا تھا۔۔۔ اذان نے راضون کی طرف دیکھتے ہوئے زرا خان کی حالت
 پہ ہمدردی سے دیکھا تھا۔۔۔ گاڑی حویلی کے کارپیوچ میں آکر روکی
 تھی۔۔۔ راضون، اذان دنوں ہی گاڑی روکتے باہر نکلے ہی تھے کہ کبیر
 خان زرا خان کی کلائی پکڑے داخلی دروازہ عبور کر گیا۔۔۔ ویسے لگتا ہے
 لالا کو زیادہ ہی جلدی ہے۔۔۔ اذان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ شرم
 کر۔۔۔ اگر لالانے سن لیا تو تیری اوپر کی ٹکٹ کٹے گی۔۔۔ راضون نے
 اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔ یار ویسے ایک بات بتاؤ۔۔۔ اذان نے
 راضون کے کندھے پہ بازو رکھی۔۔۔ غزل کے لیے کیا گفٹ لیا
 ہے۔۔۔ اذان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ راضون نے اس کی بازو جھٹکتے
 اس کے سر پہ ہلکا سا تھپڑ مارا تھا۔۔۔ فضول نہ بول۔۔۔ چل اندر۔۔۔
 راضون اندر کی طرف بڑھا۔۔۔ ساتھ ہی اذان بھی اندر آیا تھا۔۔۔ کبیر
 خان نے لاونج میں آتے زرا کی کلائی چھوڑی تھی۔۔۔ لالا۔۔۔ غزل کبیر

خان کو دیکھتے اس کی طرف بڑھتے اس کے گلے لگی۔۔۔ کیسا ہے میرا
 بچہ۔۔۔ کبیر خان نے مسکراتے ہوئے غزل کی پیشانی پہ ہونٹ
 رکھے۔۔۔ ٹھیک ہوں لالا۔۔۔ غزل مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ کبیر
 خان غزل کو اپنے حصار میں لیے صوفے پہ آکر بیٹھا۔۔۔ زرا خان اپنے
 کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔ کبیر خان کی نظریں زرا پہ ہی تھیں۔۔۔
 لیکن فلحل وہ اپنی بہن کو اگنور نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ راضون خان، اذان
 خان دونوں لاونج میں داخل ہوئے تھے۔۔۔ اور سامنے آکر صوفے پہ
 بیٹھے۔۔۔ غزل، راضون کو دیکھتے کبیر خان کی طرف چہرہ کر
 گئی۔۔۔ جسے راضون نے نوٹ کیا تھا۔۔۔ اچھالا لالا میں چلتا ہوں۔۔۔
 راضون ٹائم دیکھتے ہوئے کھڑا ہوا۔۔۔ کہاں۔۔۔ اذان اس کی طرف
 دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ یار۔۔۔ یونیورسٹی جا رہا ہوں۔۔۔ راضون کی
 نظریں غزل پہ تھیں۔۔۔ لالا ہم کہیں باہر چلتے ہیں۔۔۔ یونیورسٹی سے

چھٹی کرے۔۔۔ اذان نے راضون کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اسے بٹھایا تھا۔۔۔ لا لازرا بھابی کہاں ہے۔۔۔ وہ بیمار تھی۔۔۔ نجستہ کو احساس ہوا تھا۔۔۔ کمرے میں ہو گئی۔۔۔ کبیر خان نے کمرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ نجستہ جاؤ تم میرے لیے ناشتہ لے کر آؤ۔۔۔ کمرے میں دے کر جانا۔۔۔ کبیر خان اٹھتے کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔ غزل نجستہ کے ساتھ کچن میں چلے گئی۔۔۔ منت کو اپنی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔۔۔ تو اٹھ کر کمرے میں چلے گئی۔۔۔

کبیر خان کمرے میں آیا۔۔۔ زرا خان بیڈ پہ اپنے دوپٹہ سے بے نیاز بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ اس کے گہرے گلے سے اس کی رعیاں عیاں ہو رہی تھی۔۔۔ کبیر خان اس کی طرف بڑھا۔۔۔ زرا خان بیڈ کراؤن سے سرٹکائے ہوئے آنکھیں موندے بیٹھی تھی۔۔۔ کبیر خان بیڈ کی

دوسری طرف آکر بیٹھا۔۔ اور اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔ وہ کچھ بول رہی تھی۔۔ لیکن کیا۔۔ یہ اسے بھی سمجھ نہیں آیا تھا۔۔ کبیر خان اس کے قریب ہوا۔۔ زرا خان میکل کا نام لے رہی تھی۔۔ کبیر خان کو اس پہ غصے آیا تھا۔۔ جو پاگلوں والی حرکتیں کر رہی تھی۔۔ زرا۔۔ کبیر خان سر دلچے میں بولا۔۔ زرا نے آنکھیں کھولتے اس کی طرف دیکھا۔۔ کبیر خان کو دیکھتے زرا خان اس کے سینے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔ کبیر خان ساکت ہوا تھا۔۔ کیونکہ وہ تو اس پہ غصے کرنے والا تھا۔۔ لیکن اس کے یوں اس کے لگی رو سینے سے لگنے پہ اس کا غصے ختم ہوا تھا۔۔ وہ اس کے سینے سے رہی تھی۔۔ زرا کے حویلی آنے کے بعد پہلی دفعہ وہ خود اس کے گلے لگی تھی۔۔ اور رو رہی تھی۔۔ اسے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔ کبیر خان کو وہ بالکل کوئی تیرہ سال کی زرا ہی لگی تھی۔۔ جو

ہمیشہ اس کے یوں گلے لگتے رونے لگ جاتی تھی۔۔۔ زرا اس کی قمیض
 مٹھیوں میں جکڑے مسلسل رورہی تھی۔۔۔ اس نے صبح سے کچھ نہیں
 کھایا تھا۔۔۔ کبیر خان نے پیار سے اس کے بالوں کو سہلاتے اس کا چہرہ
 اوپر کرتے اس کے آنسو اپنے ہونٹوں سے چنے تھے۔۔۔ زرا خان
 آنکھیں بند کر چکی تھی۔۔۔ اسے بھی کبیر خان پہلے جیسا ہی لگا تھا۔۔۔
 بس اس کے آنسو صاف کرنے کا طریقہ آج الگ تھا۔۔۔ پہلے وہ اس
 کے آنسو اپنی انگلیوں کی پوروں سے صاف کرتا تھا۔۔۔ آج ہونٹوں
 سے چن رہا تھا۔۔۔ وہ پہلا جیسا ہی تھا۔۔۔ بس تلخ ہو چکا تھا۔۔۔ زرا
 خان کے آنسو روک چکے تھے۔۔۔ کبیر خان نے اس کے گرد حصار بنایا
 تھا۔۔۔ کتنا سکون دے لحمہ تھا۔۔۔ الگ ہی احساس تھا۔۔۔ بہت دفعہ
 زرا خان کبیر خان کے گلے لگی تھی۔۔۔ لیکن آج رشتہ احساس بالکل ہی
 الگ تھا۔۔۔ کبیر خان آنکھیں بند کر گیا۔۔۔ زرا خان بھی اس کے حصار

میں آنکھیں بند کیے ہوئی تھی۔۔۔ دروازہ نوکڑ ہونے پہ کبیر خان نے
 ذرا خان کو اپنے حصار سے آزاد کیا۔۔۔ ذرا خان سرخ ہو رہی تھی۔۔۔
 دوپٹہ لوں۔۔۔ کبیر خان اس کے نشیب و فراز پہ نظریں جمائے
 بولا۔۔۔ ذرا خان نے کبیر خان کی بیڈ پہ پڑی چادر خود پہ اوڑھی تھی۔۔۔ اور
 بیڈ سے اٹھتے دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔ نجستہ ٹریں لیتے ذرا خان
 ٹریں لا کر کبیر خان کے سامنے رکھی۔۔۔ اور پلٹنے ہی لگی تھی۔۔۔ کہ
 کبیر خان نے اس کی کلائی پکڑتے اسے اپنے سامنے بٹھایا۔۔۔ ذرا خان
 حیران ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلانے
 لگا۔۔۔ ذرا خان بھی کوئی چوچرا کیے کھانا کھا رہی تھی۔۔۔ کبیر خان
 اسے جو س پلاتے بیڈ سے اٹھتے اپنی قمیض اتار کر صوفے پہ اچھال
 گیا۔۔۔ ذرا خان اس کی طرف دیکھا۔۔۔ کہ وہ اب کیا کرنے والا تھا۔۔۔
 کبیر خان اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے واپس بیڈ کی طرف بڑھا۔۔۔ اور

لیٹتے آنکھیں موند گیا۔۔۔ سائیکو خان۔۔۔ ذرا کے ہونٹوں سے اس
 کے لیے یہ الفاظ نکلے تھے۔۔۔ ذرا ٹریں لیے دروازے کی طرف
 بڑھی۔۔۔ ریسٹ کرو تم بھی۔۔۔ اور مجھے جاگنا مت۔۔۔ کبیر خان
 آنکھیں موندے ہی بولا۔۔۔ ذرا بھی اب واپس ویسی ہوئی تھی۔۔۔
 مجھے کیا پڑی تمہیں جاگنے کی۔۔۔ ذرا خان بولتے کمرے سے باہر
 نکلی۔۔۔



غزل کمرے میں آئی تھی۔۔۔ اس کے ہاتھ میں اپنے لیے چائے کا کپ
 تھا۔۔۔ غزل چائے سائید پہ رکھتے بیڈ پہ بیٹھی۔۔۔ اور کمرے کا جائزہ
 لینے لگی۔۔۔

اسے کافی عرصہ ہو چکا تھا۔۔۔ راضون خان کے کمرے میں نہیں آتی تھی۔۔۔ اور اب جب آئی تھی۔۔۔ تو اس کی بیوی تھی۔۔۔ وہ پورا حق رکھتا تھا اس پر۔۔۔ غزل بیڈ پہ بیٹھی۔۔۔ چھوٹے چھوٹے سیپ لیتے چائے پینے لگی۔۔۔ اسے بعد میں اپنا یونی کا کام بھی کرنا تھا۔۔۔ پہلے ہی شادی کے چکر میں چھٹیاں کافی کر چکی تھی۔۔۔

غزل چائے ختم کرتے اٹھتے ہوئے کمرے سے نکلی۔۔۔ اور اپنے کمرے میں آئی۔۔۔ جواب اس کا تھا بھی، لیکن پھر بھی رہ نہیں سکتی تھی۔۔۔ غزل اپنا بیگ اور بوکس پکڑتے کمرے میں واپس آئی۔۔۔ اور بیڈ پہ بیٹھتے اپنے نوٹس بنانے لگی۔۔۔

غزل نے لکھنا شروع کیا ہی تھا، کہ اس سے کچھ لفظ غلط ہوئے تھے۔۔۔ غزل نے صفحہ پھاڑا تھا۔۔۔ اور ایسے ہی غزل لکھتی اور کچھ

غلط ہوتا تو غزل صفحے پھاڑ رہی تھی۔۔۔ اور تقریباً زمین پہ وہ کافی صفحے پھینک چکی تھی۔۔۔

راضون تقریباً دو گھنٹے بعد کمرے میں آیا تھا۔۔۔ اور کافی تھکے ہوا تھا۔۔۔ یونیورسٹی سے ابھی آیا تھا۔۔۔ اپنا لیکچر لے کر آیا تھا۔۔۔ یونیورسٹی سے اسے کالز آرہی تھی۔۔۔ تو ناچاہتے ہوئے بھی اسے جانا پڑا تھا۔۔۔

غزل اپنے نوٹس بنانے میں مگن تھی۔۔۔ وہ رجسٹر پہ جھکی ہوئی تھی۔۔۔ اور اتنا وہ نوٹس بنانے میں مصروف تھی۔۔۔ کہ اسے راضون کے دروازہ کھولنے پر بھی پتہ نہیں چلا تھا۔۔۔

راضون تھکے ہوا اندر آیا تھا۔۔۔ اس نے اپنا کوٹ اتارتے بیڈ پہ رکھا تھا۔۔۔ جب اس کی نظر زمین پہ گرے صفحوں پہ پڑی۔۔۔ راضون

خان صفائی پسند انسان تھا۔۔۔ اس کا دماغ گھوما تھا۔۔۔ "یہ کیا کیا ہے۔۔۔" نہ چاہتے ہوئے بھی راضون خان کا لہجہ سرد ہوا تھا۔۔۔ غزل جو کہ اپنے نوٹس میں مصروف تھی۔۔۔ جلدی سے سیدھی ہوئی تھی۔۔۔ غزل اسے دیکھتے جلدی سے بیڈ سے اٹھی۔۔۔ "وہ۔۔۔ مم۔۔۔ میں یہ غلطی سے۔۔۔" غزل اتنے بولتے ہی سارے صفحے اٹھا چکی تھی۔۔۔۔۔ "دوبارہ میرے کمرے میں گندگی میں مت پھیلا نا۔۔۔" راضون بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔ غزل نے جلدی سے بیڈ سے اپنی کتابیں بھی ایک طرف کی تھی۔۔۔ غزل اپنی بوکس اٹھاتے صوفے کی طرف بڑھی۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی۔۔۔ باہر جانے پہ پھر سے یہ جن زادہ غصے کرے گا۔۔۔ "کہاں جا رہی ہوں۔۔۔" راضون خان اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "صوفے۔۔۔" غزل نے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

میں نے کہا۔۔۔ "واپس آؤ۔۔۔" راضون خان کو اس کا یوں اس سے دور "جانا بلکل پسند نہیں آیا تھا۔۔۔" جی "۔۔۔ غزل واپس بیڈ پہ آکر بیٹھی۔۔۔ غزل نے ٹائم دیکھا۔۔۔ ابھی صرف گیارہ ہی تو بجے تھے۔۔۔ تو راضون اتنی جلدی کیسے واپس آ گیا۔۔۔ جبکہ اس کا صرف ایک لیکچر ہی بارہ سے پہلے ہوتا تھا۔۔۔ راضون چہرہ دوسری طرف کرتے لیٹ گیا۔۔۔

غزل بیڈ کی دوسری طرف راضون سے فاصلہ بناتے بیٹھ گئی۔۔۔ اور نوٹس بنانے لگی۔۔۔ کچھ ہی دیر گزری تھی کہ راضون کا فون بجنے لگا۔۔۔ غزل نے راضون کی پشت کی طرف دیکھا۔۔۔ وہ شاید سو رہا تھا۔۔۔ اس نے تھوڑا سا اوپر ہوتے اس کے موبائل کی طرف دیکھا۔۔۔

اور پھر واپس اپنے نوٹس میں مگن ہو گئی۔۔۔ کیونکہ اسے کچھ نظر تو آیا
نہیں تھا۔۔۔ راضون جسے غزل سویا سمجھ رہی تھی۔۔۔ اس نے موبائل
پکڑتے کال دیکھے بناریسو کی۔۔۔ ہیلو! راضون کی آواز سنجیدہ تھی۔۔۔
غزل نے ایک نظر راضون پہ ڈالی۔۔۔

"What?"

وہ حیران اور شوکڈ ہوا تھا۔۔۔
راضون اٹھ کر بیٹھا تھا۔۔۔ اس کے چہرہ کے تاثرات بالکل ہی بدل چکے
تھے۔۔۔ غزل نے اس کی طرف میکانیکی انداز میں دیکھا۔۔۔ "میں
ابھی آرہا ہوں۔۔۔" راضون جلدی سے کال بند کرتے اپنا کوٹ پکڑتے
باہر نکلا۔۔۔

غزل تو اس کے ریکشن دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسے اچانک کیا ہوا
تھا۔۔۔ "مجھے کیا۔۔۔" غزل نے کندھے اچکائے۔۔۔ اور اپنی چیزیں
سمٹنے لگی۔۔۔ غزل اپنی بوکس بیگ میں رکھتے کمرے سے نکلی۔۔۔

راضون خان تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے باہر نکلا تھا۔۔۔ اور اس
کا حیران چہرہ سب نے دیکھا تھا۔۔۔ کبیر خان، اذان خان لاونج میں بیٹھے
باتیں کر رہے تھے۔۔۔ اذان سب سے چھوٹا تھا، تو سب لاڈلا تھا۔۔۔
اور تھا بھی کبیر خان کی طرح، تو کبیر خان بھی اس سے بہت محبت کرتا
تھا۔۔۔ لیکن جب کبیر خان غصے میں ہوتا تھا۔۔۔ تو اذان بھی زیادہ نہیں
بولتا تھا۔۔۔

زویا لاونج میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ "بیٹا ایک کپ چائے بنا کر
 لاؤ۔" کبیر خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ "جی لالا۔۔۔" زویا جلدی
 سے کچن میں چلے گئی۔۔۔ کچن میں زرا خان کھڑی ہوئی تھی۔۔۔
 بھابی چائے۔۔۔ "زویا نے ہمیشہ کی طرح آدھے ادھورے لفظوں میں"
 اس سے چائے کا پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ "زرا نے پانی کا گلاس اٹھاتے ہوئے ہونٹوں سے"
 لگایا۔۔۔ اور ختم کرتے کچن سے نکلی۔۔۔ زرا خان اوپر کی طرف بڑھی
 تھی کہ اس کی نظر لاونج میں بیٹھے۔۔۔ کبیر خان پہ پڑی۔۔۔
 مجھے بول رہا تھا۔۔۔ کوئی جگائے نہیں۔۔۔ اور خود ہی یہاں بیٹھا ہوا"
 ہے۔۔۔ "سائیکو خان۔۔۔" زرا خان سوچتے ہوئے سر ھیلوں کی طرف
 بڑھی۔۔۔ کبیر خان مسکراتے ہوئے اذان کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔
 اس کی مسکراہٹ آج بھی بالکل ویسی ہی تھی۔۔۔

مسکراہٹ سے کسی کو بھی اپنی طرف مائل کر سکتا تھا۔۔۔ زراخان کبیر خان کی طرف دیکھتے ہوئے اوپر جا رہی تھی کہ اس کے پاؤں سیلپ ہوا تھا۔۔۔ نجستہ نے زراخان کا ہاتھ پکڑتے اسے گرنے سے بچایا۔۔۔

دھیان سے بھابی۔۔۔ "نجستہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔" جب "سارا دھیان ادھر ہوں۔۔۔" تو وہاں دھیان کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ "اذان نے کبیر خان کے پاس سے اٹھتے ہوئے زراخان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ زراخان اذان خان کی بات پہ شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اذان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ ارے بھابی۔۔۔ "لا لا آپ کے ہی ہے۔۔۔" آپ فکر نہیں "

کرے۔۔۔ "اذان نے بولتے ہوئے زراکا ہاتھ پکڑا۔۔۔" بھابی ہمارے ساتھ بھی بیٹھا کرے۔۔۔ "اذان زراخان کے ساتھ لاونج میں آیا۔۔۔ اور اسے کبیر خان کے ساتھ بٹھایا۔۔۔" اچھا چلے تو شروعات

کرتے ہیں۔۔ "تو بھابی بتائے لالا۔۔" ابھی اذان اتنا ہی بولا تھا کہ آگاہ جان پر یزدہ کے ساتھ لاونج میں آئے۔۔

ہمیشہ کی طرح زرا خان کو دیکھ کر آگاہ جان بے رخی سے چہرہ دوسری طرف کیا تھا۔۔ "ہائے اذان کیسے ہوں۔۔" سائیڈ پر مٹنا۔۔ "پر یزدہ اذان سے بولتے ہوئے زرا خان کو سائیڈ پر کرتے کبیر خان کے ساتھ بیٹھی۔۔" پر یزدے۔۔ یہ "اذان کچھ بولتا کہ پر یزدہ کبیر خان سے مخاطب ہوئی۔۔

کیسے ہوں کبیر۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔ زرا خان اس کا یو کبیر "خان اور اپنے درمیان بیٹھنے بلکل پسند نہیں آیا تھا۔۔" لیکن وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔ زرا خان اٹھتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔ "کبیر خان نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تھا۔۔

لا لا آپ کی چائے۔۔۔" زویا نے کبیر خان کو چائے پکڑائی۔۔۔ نجستہ " بھی پیچھے ہی آئی تھی۔۔۔ نجستہ کو تو پر یزدہ ایک نظر پسند نہیں تھی۔۔۔ اور اب تو زرا خان، کبیر خان کی بیوی تھی۔۔۔

پریزہ۔۔۔ "تھوڑی سی جگہ دینا۔۔۔" نجستہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ "تن وہاں بیٹھ جاؤ۔۔۔" وہ بھی پر یزدہ تھی۔۔۔ نجستہ نے اس کی طرف غصے سے دیکھا تھا۔۔۔ "یہاں آ جاؤ بیٹا۔۔۔" کبیر خان نے اسے بیٹھنے کی جگہ دی۔۔۔ نجستہ جتنے والا انداز میں پر یزدہ کی طرف دیکھا۔۔۔

راضون خان نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔ "پاگل ڈرا دیا تھا۔۔۔" راضون خان نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ "چل اب گلے تو لگ جا۔۔۔" راضون نے اسے گلے لگایا۔۔۔ اور گاڑی میں اس کے ساتھ سامان رکھتے، ڈرائیونگ سٹارٹ کی۔۔۔ سفر خاموشی سے گزرا تھا۔۔۔

گاڑی حویلی کے کارپیوچ میں آکر روکی تھی۔۔۔ راضون خان اس کے ساتھ اندر کی طرف بڑھا۔۔۔ ابھی وہ لاونج میں داخل ہی ہوا تھا کہ رانیہ خان اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے لاونج میں آئی تھی۔۔۔ اور لاونج کے داخلی دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔ جہاں سے راضون خان، اور رایان خان آرہے تھے۔۔۔ رایان خان، رانیہ خان کو دیکھ کر مسکرایا۔۔۔ رایان خان چلتا ہوا، رانیہ خان کے پاس آیا۔۔۔ اور عقیدت سے ان کی پیشانی چومتے گلے سے لگایا۔۔۔ "مورے۔۔۔" کیسے پتہ چل جاتا آپ کو۔۔۔ "رایان خان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔ رانیہ خان نے پیار سے رایان خان کی پیشانی پہ ہونٹ رکھے۔۔۔

چاچی جان۔۔۔ آپ رایان سے زیادہ ہی محبت کرتی ہے۔۔۔ "کبیر خان" مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ "بیٹا ہر بچہ کا اپنا جگہ ہوتا۔۔۔" ہمارا بچہ کتنا

عرصہ کے بعد آیا ہے۔۔ "ہم ماں ہے۔۔ ہمیں پتہ ہی ہو گا۔۔" رانیہ
 خان پیار سے رایان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔
 ہم تمہارا واسطہ کھانا بنواتا ہے۔۔ "رانیہ خان بول کر کچن میں چلے"
 گئی۔۔۔ "لالا کیسے ہے آپ۔۔" رایان کبیر خان کے ساتھ بیٹھتے
 ہوئے بولا۔۔۔ "لالا ویسے سر پرانز کر دیا آپ نے۔۔" زویا رایان کے
 ساتھ بیٹھی۔۔۔ رایان مسکرایا۔۔ "لالا کو کال کی تھی۔۔۔ میں
 نے۔۔" رایان نے راضون کی طرف اشارہ کیا۔۔۔
 ویسے غزل کہاں ہے۔۔ "رایان نے سب کو ایک نظر دیکھا۔۔ غزل"
 نہیں ن تھی۔۔ "کمرے میں۔۔" راضون کمرے کی طرف دیکھتے
 ہوئے بولا۔۔۔ "نہیں تو غزل، زویا کے کمرے میں ہے۔۔" نجستہ
 نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ "میں آتا ہوں۔۔" اذان اٹھ کر زویا کے
 کمرے میں آیا۔۔

زویا کمرے میں ہی تھی۔۔۔" تمہیں تمیز نہیں۔۔۔ کمرے میں آنے سے پہلے نوک کرتے ہیں۔۔۔" زویا اپنی چادر بیڈ سے اٹھاتے لیتے ہوئے بولی۔۔۔" میرے منہ نہ لگو۔۔۔ میں غزل بھابی کو دیکھنے آیا تھا۔۔۔" اذان اسے منہ چراہاتے ہوئے بولا۔۔۔" اذان نکلو میرے کمرے سے۔۔۔" زویا اس کے منہ چراہانے سے چڑتے ہوئے بولی۔۔۔ تمہاری بہت زبان چلتی ہے۔۔۔ اس زبان کو بند کروانا ہی پڑے۔" گا۔۔۔" اذان زویا کے منہ پہ ہاتھ رکھتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔۔۔ غزل نے ڈریسنگ روم سے نکلتے گلے کھنگالا تھا۔۔۔ جس سے دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔۔ اذان نے بھی زویا کے منہ سے ہاتھ ہٹایا تھا۔۔۔" یار بھابی۔۔۔ نیچے آؤ۔۔۔ اذان غزل کی طرف بڑھتے ہوئے

بولا۔۔۔ ابھی آتی ہوں نا۔۔ غزل بھی اذان کی طرف دیکھتے ہوئے
بولی۔۔۔

چلو سب اپنے اپنے کمرے میں جاؤ۔۔ "اور فریش ہو جاؤ۔۔" کبیر "خان سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔ کبیر خان کی آواز اوپر آسانی سے زویا کے کمرے میں سنائی دی تھی۔۔ "سن لیا۔۔" غزل نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ "چلو ٹھیک ہے۔۔" اذان باہر کی طرف بڑھا۔۔ "اچھا اذان ایک کام کر دو۔۔" غزل نے یاد آنے پہ اسے مخاطب کیا۔۔

جی۔۔ "اذان واپس پلٹا۔۔" مہک سے نوٹس لے کر اسے کاپی کروا "دو۔۔" غزل نے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا۔۔ "ٹھیک ہے۔۔" دے مجھے نوٹس۔۔ "اذان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ "نوٹس مہک سے لینا۔۔" وہ ابھی یونی ہی ہوں گی۔۔" غزل

اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔" ویسے بھابی نوٹس آپ لالا سے بنوا لے۔۔۔" کیا فائدہ لالا کا اتنی پڑھائی کرنے کا۔۔۔" اگر اپنی بیوی کے ہی نوٹس نہیں بنا سکتے۔۔۔" اذان مسکراتے ہوئے بول کر باہر نکل گیا۔۔۔ بول تو ٹھیک رہا تھا۔۔۔" زویا نے غزل کی طرف دیکھتے ہوئے اسے " اشارہ کیا۔۔۔" شرم کرو۔۔۔" غزل بولتے کمرے سے نکلی۔۔۔

رایان کمرے میں کھڑا ہوا تھا۔۔۔ سردی کافی تھی۔۔۔ لیکن وہ بھی لندن سے ہی آیا تھا۔۔۔ وہاں بھی تو سردی تھی۔۔۔ رایان فریش ہونے کے لیے چلا گیا۔۔۔ دس منٹ بعد فریش ہو کر آیا۔۔۔ تاہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔۔۔ رایان نے مسکراتے ہوئے شرٹ پہنی۔۔۔ بارش آہستہ آہستہ تیز ہو رہی تھی۔۔۔ رایان ٹیرس پہ آکر کھڑا ہوا۔۔۔ رایان آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

رایان نے نیچے کی طرف دیکھا ہی تھا کہ اس کی نظر لان میں بارش میں گھوم رہی تھی۔۔۔ ہیزل گریں آنکھیں، براؤن سلکی بال جو کہ اس کی کمر پہ جھول رہے تھے۔۔۔ سفید رنگت۔۔۔ چہرہ پہ پانی کی بوندے گر رہی تھی۔۔۔ رایان تو جیسے اس میں کھو ہی گیا تھا۔۔

رایان لالا۔۔ "اذان کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔ رایان ٹیرس پہ " تھا۔۔۔ اذان بھی ٹریس پہ آیا۔۔۔ "کہاں گم ہے۔۔۔" اذان نے رایان کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ رایان اپنے خیالوں سے باہر آیا تھا۔۔۔ اذان نے نیچے دیکھا۔۔۔ لان میں کوئی نہیں تھا۔۔۔ چلے۔۔ "اذان نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ جولان میں دیکھ رہا" تھا۔۔۔ "ہمم۔۔۔" چلو۔۔۔ "وہ اس کے ساتھ کمرے سے نکل کر ڈائنگ روم کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔"

رایان، اذان کے ساتھ لاونج میں آیا۔ ڈائنگ روم میں سب ہی بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ رایان نے ایک نظر سب پہ ڈالی۔۔۔ کبیر خان، اذان خان، راضون خان اصر زویا، نجستہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ غزل ابھی کچن سے ماہ نور خان کے ساتھ کچن سے آئی تھی۔۔۔ "لالا آپ کھالے گے۔۔۔" یہ حویلی کا بنا ہوا کھانا۔۔۔ "نجستہ رایان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

کیوں بھئی۔۔۔ "مجھے کیا یہ کھانا منع ہے۔۔۔" رایان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ "لالا ویسے آپ اتنا عرصہ باہر رہے۔۔۔ لیکن آپ پھر بھی یہ کھا سکتے ہیں۔۔۔" غزل مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ راضون خان نے غزل کے مسکرانے پہ اس کی طرف دیکھا۔۔۔

یار چھوڑو یہ سب۔۔۔" میں لالا کو سب کا بتاتا ہوں۔۔۔" اذان کھڑا"

ہوتے ہوئے بولا۔۔۔" لالا یہ غزل ہے۔۔۔" یہ ہمارے کبیر لالا کی بہن

ہے۔۔۔" اور راضون لالا بیوی۔۔۔" اذان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

"ویسے مجھے پتہ ہے کون کس کا بہن بھائی ہے۔۔۔" تو زیادہ فری نہ

ہوں۔۔۔ بیٹھ جا۔۔۔" رایان نے جو س پیتے ہوئے کہا۔۔۔" تو سب کا

ڈانگ روم میں قہقہہ گونجاتھا۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔" منت نے ہمیشہ کی طرح ڈانگ روم میں داخل

ہوتے سلام لی۔۔۔ رایان جو کھانا کھا رہا تھا۔۔۔ اس نے سر اٹھا کر منت

کی طرف دیکھا۔۔۔ ہیزل گریں انکھیں، سفید رنگت جو کہ حجاب میں

نخر رہی تھی۔۔۔ منت اذان اور زویا کے ساتھ والی اپنی چمیر پہ آکر

بیٹھی۔۔۔ رایان منت میں ایک دفعہ پھر سے گم ہوا تھا۔۔۔

لالا۔۔ "منت کے لالا بولنے پہ رایان کو کھانسی کا دودھ پڑا تھا۔۔۔" یہ "لوں پانی۔۔" راضون نے رایان کو گلاس پکڑاتے ہوئے کہا۔۔۔ رایان نے ایک ہی سانس میں پانی ختم کیا تھا۔۔۔ منت نے رایان کی طرف دیکھا۔۔۔ اور پھر سے کبیر خان کی طرف مخاطب ہوئی۔۔۔

لالا وہ میرے کالج میں کافی چھٹیاں کرنے کی وجہ سے مسئلہ بن رہا "ہے۔۔۔" تو میں کل سے کالج چلے جاؤ۔۔۔ "منت نے ادا سی سے کہا۔۔۔ فارغ رہ کر وہ بھی بور ہو چکی تھی۔۔۔ اور احساسد تو یہاں تھا نہیں۔۔۔ تو کبیر خان سے ہی اجازت لینی تھی۔۔۔ آخر حویلی میں سب سے بڑا تھا۔۔۔ اور پھر سب سے محبت بھی بہت کرتا تھا۔۔۔

کبیر خان نے منت کی طرف دیکھا۔۔۔ "چلے جاؤ۔۔۔ بیٹا۔۔۔ کس نے منع کیا ہے۔۔۔" کبیر خان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔ "نہیں" لالا۔۔۔ منع کسی نے نہیں کیا۔۔۔ "منت بھی مسکرائی۔۔۔ منت اور غزل

حویلی کی سب سے سلجھی ہوئی لڑکیاں تھی۔۔۔ منت تو ویسے ہی بہت کم بولتی تھی۔۔۔ لیکن غزل راضون کے ڈر سے ہی بہت کم بولتی تھی۔۔۔

رایان ان کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔ کہ منت نے کبیر خان سے کالج جانے کی اجازت کیوں لی۔۔۔ لیکن خیر وہ بھی کھانے میں مصروف ہو گیا۔۔۔ لیکن وقفے وقفے سے وہ اس پہ نظر ڈالنا نہیں بھولا تھا۔۔۔ "ویسے منت آپ۔۔۔" اذان کو پھر سے شرارت سو جھی تھی۔۔۔ منت نے اذان کی آواز سنتے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ آپ کل احسد لالا کو لینے ساتھ جائے گی۔۔۔ "اذان نے شرارتی مسکراہٹ سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ منت سرخ ہوتے نظریں جھکا گئی۔۔۔ رایان نے منت اور اذان دونوں کی طرف دیکھا۔۔۔ اور جیسے اسے اب کچھ سمجھ آئی تھی۔۔۔ "اذان تنگ

نہیں کرو۔۔ منت بھابی کو۔۔ "ورنہ احسد لالا سے دانت پڑے گی
 کل۔۔۔" نجستہ نے مسکراتے دباتے ہوئے کہا۔۔۔
 منت نظریں جھکائے ہوئی تھی۔۔۔ زویا، غزل دونوں اس کی حالت
 جیسے انجوائے کر رہی تھی۔۔۔ غزل بھی مسکراتے ہوئے منت کو
 آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے کر رہی تھی۔۔۔ جسے راضون نے
 دیکھا تھا۔۔۔ منت کو اشارہ کرتے مسکراتے ہوئے غزل کی نظر راضون
 پہ پڑی۔۔۔

جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ راضون نے اس کی طرف دیکھتے ایبرو
 اچکائی۔۔۔ غزل جلدی سے نظریں جھکائے کھانے میں مصروف ہوئی
 تھی۔۔۔ کبیر خان کھانا کھا رہا تھا۔۔۔ "بس کرو۔۔۔" کھانا کھاؤ۔۔۔ کبیر
 خان نے اذان، نجستہ کی طرف دیکھا۔۔۔

سب کھانا کھا کر اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھے۔۔۔ کبیر خان
ڈانگ روم سے نکلا ہی تھا کہ اس کی نظر کچن میں جاتی ہوئی زرا پہ
پری۔۔۔

اس نے جبرے نیچے تھے۔۔۔ کہ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے بیمار
تھی۔۔۔ اور اب پھر سے کمرے سے نکلی ہوئی ہے۔۔۔ کبیر خان کو اس
پہ غصے آیا تھا۔۔۔ کبیر خان کچن کی طرف بڑھا۔۔۔ کچن میں ملازمہ کبیر
خان کو دیکھتے باہر نکل گئی۔۔۔ "تم یہاں کیا کر رہی ہوں۔۔۔" کبیر خان
نے اپنی رو بردار آواز میں اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔
زرا خان کے ایک پل کے لیے ہاتھ روکا تھا۔۔۔ جو وہ پانی کے لیے بڑھا
رہی تھی۔۔۔ اور پھر پانی ڈالتے پینے لگی۔۔۔ کبیر خان اس کی طرف
بڑھا۔۔۔ زرا خان پلٹی تھی۔۔۔ اپنے پیچھے کبیر خان کو دیکھتے زرا نے اس

کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ کبیر خان اس کے دونوں طرف ہاتھ رکھتے اس کا راستہ روک چکا تھا۔۔۔

کچھ پوچھا ہے، تم سے۔۔۔ "کبیر خان کی آواز سرد تھی۔۔۔" میں نے "جواب نہیں دیا۔۔۔" اس کا مطلب یہی تھا۔۔۔ کہ میں جواب نہیں دینا چاہتی۔۔۔ "زرا اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔" ونی میں آئی ہوئی لڑکیاں اتنی زبان نہیں چلاتی۔۔۔ "کبیر خان اسے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔"

اچھا۔۔۔ مجھے پتہ نہیں تھا۔۔۔ "چلو اب راستہ چھوڑو۔۔۔" زرا خان اس کے سینے پہ دونوں ہاتھ رکھتے بول کر اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ "اتنی اکڑ کس بات کی ہے۔۔۔" بہت نازک ہوں تم۔۔۔ "اور یہ بات میں بخوبی جانتا ہوں۔۔۔" کبیر خان اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

اکڑ نہیں ہے۔۔ "تم جیسے انسان سے اسی طرح بات کی جاتی"

ہے۔۔ "زرا خان اسے پھر سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے

بولی۔۔ اب ہٹو۔۔ "زرا خان اسے دور کرنے کی کوشش کرتے

ہوئے اب چلائی تھی۔۔ "آواز نیچے رکھو۔۔ "کبیر خان اس کی طرف

غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔ "نہیں رکھوں گی۔۔ کیا کر لوں

گے۔۔ "زرا خان اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھیں اونچی آواز

میں بولی۔۔

کبیر خان بنا کچھ بولے اس کی کلائی پکڑتے اپنے کمرے کی طرف

بڑھا۔۔ زرا خان اس کے ساتھ گھسٹتے ہوئے جا رہی تھی۔۔ کبیر

خان تیزی سے سڑھیاں چڑھ رہا تھا۔۔ زرا خان لڑکھڑائی

تھی۔۔ جس سے اس کا سر سڑھی پہ لگا تھا۔۔ "اہہ۔۔" اس کی درد سے

سکی برآمد ہوئی تھی۔۔۔ لیکن کبیر خان بے حس بنا سے بے دردی سے لیے اوپر کمرے میں آیا۔

کمرے میں آتے کبیر خان نے اس کی کلائی چھوڑتے اسے بے دردی سے بیڈ پہ پھینکا تھا۔۔۔ کبیر خان نے اپنی چادر اتارتے ہوئے صوفے پہ اچھالی۔۔۔ "میری ہی غلطی تھی۔۔۔" کہ تمہارے ساتھ پیار سے بات کی۔۔۔ ونی میں آئی ہوئی لڑکی کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے۔۔۔ تمہارے ساتھ بھی وہی سلوک رکھنا چاہیے تھا۔ "تاکہ تمہیں تمہاری اوقات یاد رہتی۔۔۔" کبیر خان اپنی قمیض اتارتے پھینک چکا تھا۔۔۔

زرا خان اسے قمیض اتارتے دیکھ خوشنودہ ہوئی تھی۔۔۔ زرا خان جلدی سے بیڈ کی دوسری طرف بڑھی۔ لیکن کبیر خان اس کی کلائی پکڑتے اسے بیڈ پہ گراتے اس پہ سایہ فگن ہوا تھا۔۔۔ "اب سے کبھی بھی

تمہاری آواز نہیں نکلے گی۔۔۔ تمہاری اوقات تمہیں آج بتا کر رہوں گا۔۔۔ "کبیر خان اس کا جبرہ اپنی آہنی گرفت میں لیتے ہوئے بولا۔۔۔ زرا خان اس کی اتنی سے گرفت پہ ہی کانپی تھی۔۔۔ کبیر خان اس کا جبرہ چھوڑتے اس کے ہونٹوں پہ جھکا۔ اور اس کی سانسیں انہیل کر گیا۔۔۔ زرا خان کی آنکھیں اس کے لمس پہ نم ہوئی تھی۔۔۔ وہ اس کی اتنی شدت برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ لیکن مقابل بے حس بنا تھا۔۔۔ کبیر خان اس کی ہونٹوں پہ جھکا اس کی سانسیں انہیل کر گیا۔۔۔ زرا خان کے ہاتھوں نے مزاحمت کی تھی۔۔۔ کبیر خان اس کے دونوں ہاتھ پکڑتے بیڈ کراؤن سے لگا گیا۔۔۔

کبیر خان نے اس کے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے اپنے ہاتھوں میں جکڑے اس کی گردن پہ اپنے جلیستے ہونٹ رکھ گیا۔۔۔ کبیر خان اس کی فراق زپ کھولتے اس کی فراق ایک ہی لمحے میں اس کے وجود سے

الگ کر چکا تھا۔۔۔ زرا خان کی آنکھیں مزید خوفزدہ ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان اب اسے آنکھوں میں خمار لیے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کک۔۔۔ کک۔۔۔ کبیر۔۔۔" زرا خان کی آواز حلق میں ہی اٹکی تھی۔۔۔

کبیر۔۔۔ "زرا خان نے بے بسی سے اسے پکارا۔۔۔ لیکن کبیر خان" سنی ان سنی کرتے اس کے پیٹ پہ ہونٹ رکھتے اس کی دھڑکنوں کے مقام پہ ہونٹ رکھ گیا۔۔۔ کبیر خان اس کے اور اپنے درمیان ہر پردے کو گراتے اسے اپنے وجود کا حصہ بناتے اس کے ہونٹوں پہ جھکا اس کی چینچے روک گیا۔۔۔ زرا خان کی آنکھوں سے آنسوؤں تیزی سے بہہ رہے تھے۔۔۔

کبیر خان اس کے وجود پہ ظالم بنا جگہ جگہ اپنے ہونٹوں اور دانتوں سے نشانات دے رہا تھا۔۔۔ زرا خان اس کے آگے بے بس ہوتے آنکھیں

!!

آؤ۔۔ "منت اس کے چہرہ پہ پیسنہ دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ تبھی ملازمہ

تین جوس کے گلاس لیے لاونج میں آئی۔۔۔" آئے گئے۔۔" راضون
 نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ اذان، رایان بھی صوفے پہ آکر بیٹھے۔۔۔
 "شکر یہ یار۔۔" اذان نے ملازمہ سے جوس کا گلاس پکڑا۔۔۔ رایان
 نے جوس کا گلاس پکڑتے ہوئے منت کی طرف دیکھا۔۔۔ زویا اپنے
 بال باندھتے ہوئے نیچے آرہی تھی۔۔۔ اذان پہ نظر نظر پڑتے ہی زویا
 نے ہاتھ میں پکڑا کیچر ہی اذان کو مارا تھا۔۔۔
 جو اذان کے کندھے پہ لگا تھا۔۔۔" یہ کون صبح صبح مجھ پہ حملہ وار ہو رہا
 ہے۔۔" اذان نے کیچر پکڑتے ہوئے کیچر کو گھورتے ہوئے
 کہا۔۔۔" ہائے تم تو ایسے کر رہے ہوں۔۔ کہ جیسے تم شہزادے سلیم
 ہوں۔۔۔ زویا سے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔" بلکل ہم شہزادے سلیم
 ہے۔۔۔۔ اذان نے اپنا کالر پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔" تو اگر تم سلیم

شہزادے ہوں۔۔ تو میں بھی انارکلی ہوں۔۔۔ "زویا نے اذان سے
جوس کا گلاس پکڑا۔۔

پھر انتظام کیا جائے، میں تمھی دیوار میں چنوادو گا۔۔ "اذان نے"
مسکراتے ہوئے کہا۔۔ "بس کرو یہ ڈارمہ۔۔" راضون ان کی باتوں
سے تنگ آیا تھا۔۔ "لالا اس سے پوچھے میرے نوٹس کہاں
ہے۔۔ ورنہ میں اس کی جان لے لوں گی۔۔" زویا اذان کو گھورتے
ہوئے بولی۔۔

کون سے نوٹس۔۔ "راضون نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے"
دیکھا۔۔ "لالا میں نے ساری رات بیٹھ کر نوٹس بنائے ہیں۔۔" اور یہ
اٹھا کر لے گیا۔۔ "زویا اذان کو گھورتے ہوئے بولی۔۔ اذان معصوم
ساچہ رہ بنائے ہوئے تھا۔۔ "کہاں ہے اس کے نوٹس۔۔" راضون
نے اذان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔ "اس کے کمرے میں

ہی ہے۔۔ "جا کر دیکھ لے۔۔" اذان پر سکون سا بولتے صوفے پہ

بیٹھا۔۔

جاؤ جا کر دیکھو۔۔ "منت زویا کی طرف بڑھی۔۔" یار تمہیں نہیں "

پتہ۔۔ "دیکھ کر ہی آئی تھی میں۔۔" زویا غصے سے اذان کی طرف

دیکھتے ہوئے بولی۔۔ "اسلام و علیکم کبیر لالا۔۔" راضون خان کبیر

خان کو دیکھتے احترام سے بولا۔۔ زویا نے جلدی سے اپنا دوپٹہ سر پہ لیا

تھا۔۔ "اسلام و علیکم لالا۔۔" منت، زویا دونوں ہی کبیر کی طرف

مڑی۔۔ "و علیکم السلام۔۔" اتنا زور کیوں ڈالا ہوا ہے۔۔ "کبیر خان

نے سوالیہ نظروں سے ان کی طرف دیکھا۔۔ "لالا میرے

نوٹس۔۔" زویا نے نم آنکھوں سے کبیر خان کی طرف دیکھا۔۔

رونا نہیں۔۔ بیٹیاں روتی نہیں ہے۔۔ "کبیر خان نے زویا کو اپنے "

حصار میں لیا۔۔ زرا خان کبیر خان کی بات سنتے استنزیہ

مسکرائی۔۔۔"بیٹیاں روتی نہیں ہے۔۔۔صرف اپنی۔۔۔دوسروں کی بیٹیوں کو رولانا خوب جانتے ہیں۔۔۔"زرانے کبیر خان کی طرف دیکھتے ہوئے نم آنکھوں سے سوچا۔۔۔

لالا سارے نوٹس چیٹ کر کے اس نے بنالیا۔۔۔سب کو الگ الگ دیا" تھا۔۔۔"زویا ہچکی لیتے ہوئے بولی۔۔۔"نہیں لالا۔۔۔"میں نے دو تین ڈفرینٹ بھی لکھے ہیں۔۔۔"اذان جو پر سکون سا بیٹھا ہوا تھا، مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔"ناشتہ کر لوں۔۔۔پھر اس سے دوبارہ نوٹس بنوالے گے۔۔۔"ٹھیک ہے۔۔۔"کبیر خان نے پیار سے زویا کی طرف دیکھا۔۔۔"جی لالا۔۔۔"زویا مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔منت کچن میں چلے گئی۔۔۔

کبیر خان اذان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ "نہ تنگ کیا کرو۔۔۔" بہت معصوم ہے۔۔۔ "رونے لگ جاتی ہے۔۔۔ اور میں نہیں چاہتا میری کسی بھی بہن کی آنکھوں میں آنسو آئے۔۔۔" اسی لیے دوبارہ خیال کرنا۔۔۔ "کبیر خان تھوڑا سرد لہجے میں بولا۔۔۔ "جی لالا۔۔۔" اذان نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ "رایان تم نے کیا سوچا ہے۔۔۔" آگے کیا کرو گے۔۔۔ "کبیر خان رایان سے مخاطب ہوا۔۔۔ شادی کرنے کا۔۔۔ "رایان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ "چلو پھر اب تمہاری شادی کروا تا ہوں۔۔۔" اج احسد بھی اجائے گا۔۔۔ "کبیر خان نے بھی اس کی بات جواب سوال سا ہی دیا تھا۔۔۔ "میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔" راضون خان اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔ "تم بھی جاؤ۔۔۔" کبیر خان نے اذان کی طرف دیکھا۔۔۔ جو اپنے جوس کو گھور رہا تھا۔۔۔

احسد بھائی آج آرہے ہے۔۔۔" رایان نے کبیر خان کی طرف "دیکھا۔۔۔" ہاں آج آرہا ہے۔۔۔ تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہوگا۔۔۔ کبیر خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔" جی بھائی۔۔۔" رایان اپنی سوچوں میں گم ہوتا بول کر اوپر کی طرف بڑھا۔۔۔ کبیر خان اپنا موبائل میں مگن ہوا۔۔۔

منت کچن میں کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ احسد کے جانے کے بعد منت نے خود کو کاموں میں الجھا لیا تھا۔۔۔ منت بریانی بنا رہی تھی۔۔۔ اج احسد نے آنا تھا۔۔۔ وہ بہت خوش تھی۔۔۔ اور اس کے لیے کھانے بنا رہی تھی۔۔۔ منت کھانا بنا رہی تھی کہ تبھی اسی ویسٹنگ آئی تھی۔۔۔ زویا خان، غزل خان کچن میں ہی آرہی تھی۔۔۔ اسے دیکھتے ہوئے مسکرائی۔۔۔

منت دوپٹہ سے اپنا چہرہ صاف کرتے کچن سے باہر ہی نکلنے لگی
تھی۔۔۔ "منت سچی۔۔۔" زویا مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ زرا خان پیچھے
کھڑی ہوئی برتنوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ "ہاں۔۔۔" ابھی بس کسی کو بتانا
مت۔۔۔ میں احسد کو بتاؤ گی۔۔۔ پھر وہ خود سب کو بتائے
گے۔۔۔ "منت نے انہیں چپ رہنا کو کہا۔۔۔" ہاں ٹھیک
ہے۔۔۔ "غزل نے منت کو گلے سے لگایا۔۔۔"

سب ناشتہ کے لیے ڈائننگ روم میں اکٹھے ہوئے تھیں۔۔۔ سب ہی
بہت خوش تھے۔۔۔ کیونکہ احسد آرہا تھا۔۔۔ ناشتہ کرنے سب اپنی
چیمیر پہ بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ رایان کو کچھ ہو رہا تھا۔۔۔ اسے سمجھ نہیں
آ رہی تھی۔۔۔ کہ یہ کیا ہوا۔۔۔ اس نے تو نہیں سوچا تھا۔۔۔ کہ جس
لڑکی کو اس نے دیکھا۔۔۔ جس پہ اس کی دل فدا ہوا۔۔۔ وہ اس کے ہی

بھائی کی بیوی ہوں گی۔۔۔ رایان پلیٹ میں چمچ گھوم رہا تھا۔۔۔ "رائی
کھانا کھاؤ۔۔۔" راضون اسے یوہی چمچ کو گھوماتے دیکھ کر
بولا۔۔۔ "جی۔۔۔" رایان اپنی خیالوں سے باہر آیا تھا۔۔۔

ناشتہ کرنے کے بعد منت اپنے کمرے میں آئی تھی۔۔۔ منت نے احسد
کی پسند کا اپنا ڈریس نکالا۔۔۔ اور پہننے کر بال بنانے لگی۔۔۔ "منت
آپی۔۔۔" آپ تو بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔ "اذان جو ابھی کمرے میں
آیا تھا۔۔۔ منت کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "لالا کو لینے جا رہا
ہوں۔۔۔" اذان بول کر مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ اور بھاگ گیا۔۔۔
منت شرم سے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

احسد اس سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔ یہ بات وہ بخوبی جانتی
تھی۔۔۔ اور جب وہ آئے گا۔۔۔ اس سے اپنی محبت کا اظہار وہ اس کے

وجود کو اپنے ہونٹوں سے چوم کر بتائے گا۔۔ اور اب منت بھی چاہتی تھی۔۔ کہ وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کرے۔۔۔
منت نے اچھے سے اپنی چادر سیٹ کی تھی۔۔۔

کبیر خان اپنی چادر کو جھٹکتے کندھے پہ رکھتے ہوئے لاونج میں آیا۔۔۔ زرا خان کچن میں یوہی کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ "زرا ایک کپ چائے لے کر آؤ۔۔۔" کبیر خان بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔ کبیر خان کو جرگے میں جانا تھا۔۔۔ لیکن وہ یہ معاملہ احسد کے آنے کے بعد پہ چھوڑ چکا تھا۔۔۔

ملازمہ نے چائے بنا کر زرا خان کو پکڑائی۔۔۔ زرا خان نے چائے لا کر ٹیبل پہ رکھی۔۔۔ کبیر خان نے موبائل استعمال کرتے اس پہ ایک نظر ڈالی۔۔۔ زرا خان کچھ بولے بنا واپس پلٹی تھی۔۔۔ "میری چائے

میرے کمرے میں لے کر آؤ۔۔۔" کبیر خان اسے یوں نظر انداز کرتے دیکھ کر بولا۔۔۔

اسے زرا خان کا یوں اگنور کرنا بالکل پسند نہیں آیا تھا۔۔۔ زرا خان کبیر خان کی چائے پکڑتے اوپر کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔ کبیر خان اس کی تیزی دیکھتے حیران تھا۔۔۔ زرا خان تیزی سے اس کی چائے رکھتے کمرے سے نکلی تھی۔۔۔ کبیر خان ابھی کمرے میں داخل ہی ہو رہا تھا۔۔۔

کبیر خان نے اس کی کلائی پکڑتے اسے روکا۔۔۔ "ہاتھ چھوڑے میرا۔۔۔" زرا خان اس کی طرف دیکھے بنا بولی تھی۔۔۔ کبیر خان نے اس کی کلائی پکڑتے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔ اور دروازہ بند کرتے اسے دروازے کے ساتھ لگایا۔۔۔ زرا خان پلکیں جھکائے کھڑی ہوئی

تھی۔۔۔ کبیر خان نے اس کی ٹھوڑی پہ ہاتھ رکھتے اس کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔

زرا خان کی آنکھیں نم تھی۔۔۔ کبیر خان نے اس کی چادر اتارتے بیڈ پہ پھینکی تھی۔۔۔ زرا خان کی گردن پہ اس کے ہونٹوں اور دانتوں کے نشان تھے۔۔۔ کبیر خان اس کی گردن پہ جھکا ہی تھا کہ دروازہ نوکڑ ہوا۔۔۔ کبیر خان زرا خان سے دور ہوا۔۔۔ زرا خان نے اپنی چادر اٹھائی تھی۔۔۔ کبیر خان نے دروازہ کھولا۔۔۔ سامنے ہی ملازمہ تھی۔۔۔

خان لالا۔۔۔ "وہ۔۔۔ ملازمہ نم آواز میں بولی۔۔۔" کیا "ہوا۔۔۔" کبیر خان نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ نیچے لاونج سے رونے کی آوازیں سنتے کبیر خان کمرے سے

نکلا۔۔۔ زرا خان بھی باہر نکلی۔۔۔ کبیر خان سڑھیاں اترتے نیچے آیا تھا۔۔۔ سامنے کا حال دیکھتے اس کے پاؤں تلے زمین نکلی تھی۔۔۔ کبیر خان چلتا ہوا آگے آیا تھا۔۔۔ "کبیر دیکھو کیا ہوا۔۔۔ ہمارا بچہ کو بولو یہ اٹھے۔۔۔" یہ ہم سے ناراض ہو گا۔۔۔ "اس کو بولو ہم سے بات کرے۔۔۔ ورنہ ہم مر جائے گا۔۔۔ رانیہ خان۔۔۔ کبیر خان کی طرف بڑھتے روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔ کبیر خان تو خود ابھی تک سب کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ زرا خان نے بھی بے یقینی سے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ منت صدے سے ایک سائیڈ پہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

غزل، نجستہ، زویا اس کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ "لالا۔۔۔" "لالا" یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔ اپ بولے نے لالا کو اٹھ جائے۔۔۔ وہ آپ کی بات

ضرور مانے گے۔۔۔ لالا کو بولے اٹھ جائے۔۔ میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔ "اذان کبیر خان کے گلے لگتے پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔۔۔ راضون خان داجی کو سنبھال رہا تھا۔۔۔

کچھ ہی پل میں حویلی کا منظر بدل گیا تھا۔۔۔ جہاں تھوڑی دیر پہلے خوشی تھی۔۔۔ اب وہی موت کا سما بنا ہوا

تھا۔۔۔۔۔ "اذان۔۔۔۔۔ ریلکیس۔۔۔۔۔" کبیر خان نے خود کو مضبوط بناتے ہوئے اذان کو دلا سہ دیا۔۔۔ اگر کبیر خان ٹوٹ جاتا۔۔ تو کوئی بھی ان سب کو سنبھال نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔ "لالا ایک دفعہ مجھ سے نہیں

ملے۔۔۔۔۔" رایان خان بھی کبیر خان کے گلے لگتے رونا شروع ہوا۔۔۔۔۔ رایان، اذان اگر تم دونوں ہمت ہار جاؤ گے۔۔۔ "تو ان سب کو کیسے" سنبھالوں گا۔۔۔ "کبیر خان نے دونوں کے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔۔۔

نن۔۔ نہیں۔۔۔ یہ میرے احسد نہیں ہے۔۔۔ وہ روتے ہوئے چیخنی
 تھی۔۔۔۔۔ احسد۔۔۔ احسد۔۔۔ پلیز مجھے چھوڑ کر نہیں
 جاؤ۔۔۔ پلیز۔۔۔ احسد۔۔۔ پاگلوں کی طرح چیخ رہی
 تھی۔۔۔ منت۔۔۔ منت۔۔۔ غزل نے منت کے گرد حصار بناتے
 ہوئے کہا۔۔۔

احسد کی تدفین کے سارے انتظام ہو چکے تھے۔۔۔ راضون خان، کبیر
 خان، رایان خان، اور اذان خان اس کے جنازے کو کندھے دینے کے
 لیے آگے آئے تھے۔۔۔ "نہیں لالا۔۔۔ یہ نہ کرے۔۔۔ میں مر جاؤ
 گی۔۔۔" منت بھاگتے ہوئے کبیر خان کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑ
 گئی۔۔۔ کبیر خان کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی۔۔۔ "نہیں
 لالا۔۔۔" منت روتے ہوئے بولی۔۔۔ زرا خان نے منت کو کبیر خان

سے دور کرتے اسے خود سے لگایا۔۔۔ زراخان کی آنکھیں بھی نم تھی۔۔۔

چھوڑ آئے میرے احسد کو۔۔ "کیوں کیا آپ نے ایسا۔۔۔ آپ کو مجھ" پہ بالکل ترس نہیں آیا۔۔ "منت کبیر خان کی طرف دیکھتے ہوئے چلائی تھی۔۔۔ کبیر خان نے منت کے گرد حصار میں بنایا۔۔۔" جاؤ۔۔۔ پانی لے کر آؤ۔۔ کبیر خان نے زراخان کو بولتے ہوئے منت کو صوفے پہ بٹھایا۔۔۔ زراخان منت کے لیے پانی لے کر آئی۔۔۔ اس نے پانی کا گلاس کبیر خان کو پکڑا یا۔۔۔

کبیر خان نے پانی کا گلاس پکڑتے منت کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔ منت نے ایک گھونٹ ہی پانی کا پیا تھا۔۔۔ کہ منت منہ پہ ہاتھ رکھتے اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔۔ زراخان منت کے پیچھے آئی

تھی۔۔۔ اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔ زرا خان اسے بیڈ پہ بیٹھاتے ہوئے اس کے پاس بیٹھی۔۔۔۔

منت۔۔۔ حسد بہت اچھا تھا۔۔۔ اس حویلی میں آنے کے بعد اگر کسی کو مجھ سے ہمدردی تھی۔۔۔ تو وہ حسد ہی تھا۔۔۔ حسد بہت اچھا انسان تھا۔۔۔ لیکن منت تمہیں ایسے دیکھ کر حسد کو کتنا برا لگا گا۔۔۔ وہ کبھی سوچ بھی سکتا ہے کہ اس کی منت یوں اس حالت میں ہوں گی۔۔۔ تمہیں اپنے بے بی کے لیے اپنا خیال رکھنا ہوں گا۔۔۔ تمہیں خود کو نقصان پہنچانے سے پہلے یہ سوچنا ہوں گا۔۔۔ کہ اب تم اکیلی نہیں ہوں۔۔۔ تمہارے ساتھ یہ بے بی بھی ہے۔۔۔" زرا خان نے منت کو اپنے حصار میں لیا۔۔۔ منت پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

زرات کے وقت کمرے میں آئی تھی۔۔۔ کمرے میں اندھیرا
 تھا۔۔۔ بس ہلکی سی روشنی تھی۔۔۔ زرا خان آگے بڑھی۔۔۔ کبیر خان
 بیڈ پہ نہیں تھا۔۔۔ زرا نے کمرے میں نظریں دوڑائیں۔۔۔ کبیر خان
 صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے سگریٹ پی رہا تھا۔۔۔ کمرے میں
 سگریٹ کی سمیل پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ زرا خان بیڈ پہ جا کر بیٹھی۔۔۔
 اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ کر کیا رہا ہے۔۔۔ بس اسے یہ اندھیرے میں نظر
 آیا تھا۔۔۔ کہ وہ سگریٹ پی رہا ہے۔۔۔
 زرا خود پہ بلینکٹ لیے لیٹ گئی۔۔۔
 بلینکٹ میں بھی سگریٹ کی سمیل اس کے سر کو چڑھ رہی تھی۔۔۔
 لیکن پھر بھی کچھ دیر وہ یو ہی لیٹی رہی۔۔۔ زرا نے بلینکٹ ہٹاتے ہوئے
 کبیر خان کی طرف دیکھا۔۔۔ وہ ابھی بھی اسی پوزیشن میں بیٹھا ہوا

تھا۔۔۔ ذراخان بیڈ سے اٹھتے کبیر خان کی طرف بڑھی۔۔۔ ذراخان کبیر خان کے پاس آ کر کھڑی ہوئی۔۔۔

کبیر خان نے اس کی طرف ایک نظر بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔ "آ۔۔۔ اپ۔۔۔ کو سردی لگ جائے گی۔۔۔" ذراخان کبیر خان کو صرف ایک سینڈو میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ کبیر خان کے بال پیشانی پہ بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ ہاتھ میں سگریٹ دبایا ہوا تھا۔۔۔ کبیر خان نے ایک نظر ذراخان پہ ڈالی۔۔۔ ذراخان اس کی سرخ آنکھیں دیکھتے سہمی تھی۔۔۔ کبیر خان صوفے کی پشت سے سرٹکاتے آنکھیں بند کر گیا۔۔۔

کبیر خان کی آنکھیں بند تھی۔۔۔ ذراخان نے کبیر خان کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔ "کبیر۔۔۔" ذراخان مدھم سی آواز میں بولی۔۔۔ کبیر خان نے آنکھیں نہیں کھولیں تھی۔۔۔ ذراخان نے اس کے ہاتھ سے

سگریٹ پکڑتے زمین پہ پھینکا تھا۔۔۔ کبیر خان نے اس پہ سرخ آنکھیں
گاڑھیں تھیں۔۔۔

زرا صوفی پہ کبیر خان کے آگے بیٹھی۔۔۔ "آپ بہت پیار کرتے تھے
نہ احسد سے۔۔۔" زرا خان کی آواز بھی نرم ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان نے
زرا خان کی طرف دیکھا۔۔۔ اور پھر اس کے گرد حصار بناتے اس کے
کندھے پہ اپنا چہرہ ٹکا گیا۔۔۔ زرا خان کی سانسیں اٹکی تھیں۔۔۔ اسے
کبیر خان سے اس ریکشن کی امید نہیں تھی۔۔۔ زرا خان کو کبیر خان کی
سانسیں اپنی پیچھلی گردن پہ محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

کبیر خان اس کے کندھے پہ سر ٹکائے آنکھیں موندے ہوئے
تھا۔۔۔ زرا کبیر خان کے بالوں میں ہاتھ چلانے لگی۔۔۔ کبیر خان کی
آنکھوں سے آنسوؤں نکلتے زرا خان کے کندھے پہ گرے تھے۔۔۔ زرا کی
آنکھیں حیرت سے کھولیں تھیں۔۔۔ کیا واقعی ہی کبیر خان رو رہا

تھا۔۔۔ زراخان حیران ہوئی تھی۔۔۔ اس نے کبیر خان کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اسے خود سے الگ کرنے کی کوشش کی۔۔۔

لیکن کبیر خان حصار ابھی بھی مضبوط تھا۔۔۔

زراخان نے آنکھیں بند کی تھی۔۔۔ وہ اسے خود سے اب لگ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ کبیر خان اس کی کمر کے گرد حصار بناتے اسے صوفے پہ لیٹا گیا۔۔۔ "کک۔۔۔ کبیر۔۔۔" زراخان کی آواز لڑکھرائی تھی۔۔۔ کبیر خان اس کی دھڑکنوں کے درمیان سر رکھتے آنکھیں موند گیا۔۔۔ زراخان کبیر خان کی بالوں کو سہلاتے ہوئے آنکھیں بند کر گئی۔۔۔ کبیر خان کو اداس تو زراخان بھی نہیں دے سکتی تھی۔۔۔ اب رشتہ بدلے تھے ورنہ کبیر خان کو تو اداس پہلے بھی نہیں دے سکتی تھی۔۔۔ یہ احساس اسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔ کہ کبیر خان اس کی قربت میں پرسکون ہے۔۔۔

"-----"

غزل کی آنکھ کھولی۔۔ تو کمرے میں راضون نہیں تھا۔۔ غزل اٹھ کر بیٹھی۔۔ غزل ٹائم دیکھتے ہوئے بیڈ سے اتری۔۔ اور ڈریسنگ روم میں چلے گئی۔۔ ڈریسنگ روم سے اپنے کپڑے لیتے غزل واش روم کی طرف بڑھی۔۔ واش روم کا دروازہ کھولتے غزل اندر آئی تھی۔۔ راضون خان کو شور اور لیتے دیکھ کر غزل کی آنکھیں حیرت سے کھولیں تھیں۔۔

غزل نے تھوک نگلا تھا۔۔ راضون خان ٹاول پکڑتے اپنے گرد لپیٹتے غزل کی طرف آیا۔۔ غزل کے پاؤں وہی جمے تھے۔۔ راضون غزل کے پاس سے گزرتے ہوئے سیدھا باہر نکلا تھا۔۔ غزل کا

سانس بحال ہوا تھا۔۔۔ غزل نے گہرا سانس لیا تھا۔۔۔ لیکن حیرانگی
 بھی ہوئی تھی۔۔۔ کہ وہ اسے یواگنور کرتے باہر نکل گیا۔۔۔

غزل جلدی سے دروازہ لوکڈ کرتے فریش ہوئی۔۔۔ غزل فریش ہو کر
 کمرے میں آئی۔۔۔ راضون کمرے میں نہیں تھا۔۔۔ ڈریسنگ روم کا
 دروازہ بھی کھولا ہوا تھا۔۔۔ غزل نے اپنے بالوں کو برش کرتے ہوئے
 باندھا۔۔۔ "غزل بھابی۔۔۔" منت بھابی کو کچھ ہو گیا ہے۔۔۔ "ملازمہ
 دروازہ نوکڈ کیے بنا اندر آئی تھی۔۔۔ اس کی بات سنتے غزل اسی لمحے
 کمرے سے نکلی تھی۔۔۔ اور اپنی چادر سے بے نیاز بھاگتے ہوئے
 سڑھیاں اترتے منت کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔

لاونج میں راضون خان، کبیر خان، اور داجی بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ غزل
 کو یوں جلد بازی میں دیکھ کبیر خان صوفے سے اٹھا تھا۔۔۔ راضون
 خان کی اسے یوں چادر کے بغیر دیکھتے آنکھیں سرخ ہوئی

تھی۔۔۔" اسے کیا ہوا۔۔۔" کبیر خان منت کے کمرے کی طرف بڑھا
 تھا۔۔۔" منت۔۔۔" غزل اس کا چہرہ تھپتھپا رہی تھی۔۔۔ اور ساتھ
 ہی رو رہی تھی۔۔۔ کبیر خان جلدی سے کمرے میں آیا تھا۔۔۔
 کیا ہوا بچے منت کو۔۔۔" کبیر خان منت کے یوں ساکت وجود کو دیکھتے
 ہوئے بولا۔۔۔" لالا ملازمہ آئی تھی۔۔۔ اس نے کہا منت کی حالت
 ٹھیک نہیں۔۔۔" غزل روتے ہوئے بولی۔۔۔" بیٹا روتے نہیں
 ہے۔۔۔" کبیر خان نے غزل کی پیشانی پہ ہونٹ رکھے۔۔۔ تبھی اندر
 راضون خان آیا۔۔۔" میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں۔۔۔ تب تک منت کے
 پاس رہنا۔۔۔" کبیر خان غزل کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ کبیر
 خان کمرے سے باہر نکل چکا تھا۔۔۔ غزل منت کے چہرہ کی طرف
 دیکھتے ہوئے ہچکیاں لے رہی تھی۔۔۔

راضون خان پیچھے ہی کھڑا غزل کی پشت کو گھور رہا تھا۔۔۔ جہاں اب اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

کبیر خان کال کرتے ہوئے منت کے کمرے کے باہر کھڑا ہوا تھا۔۔۔
زرا خان منت کے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔ کہ کبیر خان سے ٹکرائی تھی۔۔۔ "کہاں۔۔۔" کبیر خان نے زرا خان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ "منت کے کمرے میں جا رہی ہوں۔۔۔" زرا سنجیدگی سے بولی۔۔۔ "اسے ابھی ناشتہ کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ فلحل تم جاؤ۔۔۔" کبیر خان سنجیدگی سے بولا۔۔۔ "کیوں ضرورت نہیں ہے۔۔۔ اس کا اور اس کے بچہ کے خیال اب ہمیں ہی رکھنا ہے۔۔۔" زرا اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

کبیر خان زرا کی بات سنتے حیران ہوا تھا۔۔۔ "کیا بولا تم نے
ابھی۔۔۔" کبیر خان نے زرا کی طرف سوالیہ نظروں سے
دیکھا۔۔۔ "کچھ نہیں۔۔۔" زرا بول کر آگے کی طرف بڑھی
تھی۔۔۔ "زرا میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔ مجھے بتاؤ۔۔۔ منت کی حالت
ٹھیک نہیں ہے۔۔۔" کبیر خان پریشانی سے بولا۔۔۔ "منت
ہے۔۔۔" زرا خان کبیر خان کی آنکھوں میں دیکھتے pregnant
ہوئے بولی۔۔۔ کبیر خان کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔
ڈاکٹر آرہی ہے۔۔۔ منت کو ہوش آئے تو کھانا لے جانا۔۔۔ "کبیر"
خان بولتے ہوئے جس چکا تھا۔۔۔ زرا کھانا کچن میں رکھتے منت کے
کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔ اندر راضون خان کو دیکھتے زرا وہی رو کی
تھی۔۔۔ "بھابی آجائے۔۔۔" راضون خان سنجیدگی سے بولتے غزل کی

طرف اپنی چادر بڑھاتے ہوئے باہر نکلا۔۔۔ اب غزل کی جان نکلی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ راضون کی سرخ آنکھیں دیکھ چکی تھی۔۔۔۔

اس کے اوپر بلینکٹ ٹھیک کرو۔۔۔ "زرا غزل کی طرف دیکھتے ہوئے"

بولی۔۔۔ "جی۔۔۔" غزل نے بیڈ سے اترتے منت پہ بلینکٹ ٹھیک کیا تھا۔۔۔ کبیر خان نے دروازہ نوکڑ کیا۔۔۔ "آپ دیکھ لے کون ہے۔۔۔" غزل آج تو بالکل بھی یہاں سے باہر نکلنے کا سوچ نہیں سکتی تھی۔۔۔ راضون خان کی سرخ آنکھیں وہ دیکھ چکی تھی۔۔۔ زرا خان نے دروازہ کھولا۔۔۔ "بھابی یہ ڈاکٹر منت کے چیک اپ کے لیے آئی ہے۔۔۔" زویا زرا خان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ زویا ڈاکٹر کے ساتھ اندر آئی ہی تھی کہ ملازمہ زرا خان کی کلائی پکڑ چکی تھی۔۔۔۔

کیا بد تمیزی ہے۔۔۔ "زرا خان غصے سے بولی۔۔۔" تم یہاں رہے"

گا۔۔۔ تو بچن کا کام کون دیکھے گا۔۔۔ تم ونی میں آیا ہوا ہے۔۔۔" ملازمہ

اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔ زرا خان شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان کو پیچھے کھڑے دیکھ کر زرا خان نے نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ اور کچن کی طرف بڑھی۔۔۔ کبیر خان نے زرا خان کی کلائی پکڑی تھی۔۔۔ ملازمہ ابھی پلٹی ہی تھی کہ کبیر خان کو دیکھتے اس کا رنگ تانبے کی سفید پڑا تھا۔۔۔

دوسکینڈز سے پہلے حویلی سے غائب ہو جاؤ۔۔۔ ورنہ زندہ نہیں بچو۔" گی۔۔۔ "کبیر خان اسے خون چھلکتی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "جی۔۔۔" ملازمہ اسی لمحے غائب ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان نے زرا کی طرف دیکھا۔۔۔ زرا اپنی کلائی چھرواتے کچن کی طرف بڑھی۔۔۔ کبیر خان نے اپنے چہرہ پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے سرخ ہوتے چہرہ کو نارمل کیا تھا۔۔۔

ذرا خان کچن میں آتے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھتے آنسو بہنے لگی۔۔۔ کبھی
 حویلی میں کسی نے اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی۔۔۔ اور اب ایک
 ملازمہ اسے کتنی باتیں سنا چکی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے
 شروع ہوئے تھے۔۔۔ "ذرا۔۔۔" کبیر خان نے ذرا کے پیچھے کھڑے
 اسے مخاطب کیا۔۔۔ ذرا پلٹی نہیں تھی۔۔۔ "ذرا وہ۔۔۔" ابھی کبیر اتنا
 ہی بولا تھا کہ پرزیدہ اندر آئی تھی۔۔۔ "کبیر تم یہاں ہوں۔۔۔ میں
 کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں۔۔۔" پرزیدہ کبیر خان کی بازو پکڑتے
 ہوئے بولی۔۔۔ ذرا خان نے پلٹتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ اور
 پھر نفی میں سر ہلاتے اس کے پاس سے گزرتے باہر نکل گئی۔۔۔ "آگاہ
 جان بلار ہے ہیں۔۔۔ چلو۔۔۔" پرزیدہ کبیر خان کی بازو پکڑتے ہوئے
 بولی۔۔۔ "جاؤ میں آتا ہوں۔۔۔" کبیر خان اسے اگنور کرتے باہر
 نکلا۔۔۔ "تم تو میرے ہی ہوں۔۔۔ اور ہمیشہ میرے ہی رہو"

گے۔۔۔ اور تمہیں میں پا کر رہوں گی۔۔۔" پر یزدہ مسکراتے ہوئے
بولی۔۔۔ اور باہر نکل گئی۔۔۔

غزل بھابی۔۔۔ لا لا بول کر گیا ہے۔۔۔ کمرے میں چائے لے کر
آؤ۔۔۔" ملازمہ نوکڑ کرتے اندر آئی تھی۔۔۔ غزل جلدی سے بیڈ سے
اٹھی تھی۔۔۔ اور کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔ غزل کچن میں
آئی۔۔۔ اور چائے بنانے لگی۔۔۔ غزل نے پانچ منٹ میں چائے
بنائی۔۔۔ اور جلدی جلدی چائے ڈال رہی تھی کہ چائے اس کے ہاتھ پہ
گری تھی۔۔۔" آہہ۔۔۔" غزل کی دلفریب چینخ کچن میں گونجی
تھی۔۔۔ غزل کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے شروع ہوئے تھے۔۔۔
غزل نے ہچکی لیتے ہوئے ٹیپ آؤن کیا۔۔۔ اور ہاتھ پانی کے نیچے
کیا۔۔۔ غزل اپنا ہاتھ پانی کے نیچے کیے سک رہی

تھی۔۔۔" غزل۔۔۔" راضون خان کی آواز پہ غزل جلدی سے ٹیب بند کرتے چائے کا کپ پلٹ میں رکھتے اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔ اس سے صاف ظاہر تھا۔۔۔ کہ غزل راضون خان سے بہت ڈرتی ہے۔۔۔

"-----"

غزل اپنے جلے ہوئے ہاتھ سے دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئی۔۔۔ جلن کی وجہ سے اس کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔۔۔ غزنوی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے تھا۔۔۔ غزل وہی کھڑی ہوئی تھی۔۔۔" آگے آؤ گی۔۔۔ یا پھر وہی کھڑی رہوں گی۔۔۔" راضون خان کا لہجہ سرد تھا۔۔۔ غزل اس کی سرخ آنکھیں یاد کرتی کا پنی

تھی۔۔۔ غزل چھوٹے چھوٹے قدم چلتے بیڈ کے قریب آئی۔۔۔ غزل نے چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔۔۔

رکھو وہاں۔۔۔ "راضون خان آنکھیں بند کیے ہی بولا۔۔۔ غزل نے "چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے اپنے انگلیوں کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔ "تم اپنی چادر کے بنا کرے سے باہر کیوں نکلی۔۔۔" راضون خان اسے تنے ہوئے نقش لیے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ غزل کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ راضون خان نے آنکھیں کھولتے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ اور اس کی کلائی پکڑتے اسے بیڈ پہ بیٹھایا۔۔۔ "ہمم ابھی مجھے میرے سوال کا جواب دو۔۔۔" راضون خان اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "وہ۔۔۔ م۔۔۔ ملازمہ نے ب۔۔۔ بولا تھا۔۔۔ منت کی حالت ٹھیک نہیں۔۔۔" غزل لڑکھڑاتی زبان سے اپنی انگلیوں پہ نظریں جمائے بولی۔۔۔

تمہیں اپنے چادر کا پھر بھی خیال ہونا چاہیے تھا۔۔۔" راضون خان " اس کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولا۔۔۔ غزل نے اس کی طرف سراٹھا کر دیکھا۔۔۔ "دیکھنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ اپنی حرکتیں درست کرو۔۔۔ تو تمہارے لیے بہتر ہے۔۔۔ یہ چادر ہی ایک عورت کی عزت ہوتی ہے۔۔۔ جسے تم اتار کر پوری حویلی میں گھوم رہی تھی۔۔۔" راضون خان اس کے ہاتھوں پہ دباؤ بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔

آہہ۔۔۔ "غزل کے منہ سے ہلکی سی سسکی نکلی " تھی۔۔۔ "پ۔۔۔ پوری حویلی۔۔۔ نن۔ نہیں گئی تھی۔۔۔ ص۔۔۔ صرف منت کے کمرے۔۔۔" غزل بول رہی تھی کہ راضون غصے سے اس کی طرف دیکھتے سر دلہجے میں گویا ہوا۔۔۔ "منت کے کمرے میں تم گئی تھی۔۔۔ اور لاونج میں آگاہ

جان، کبیر لالا بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ اور ملازمہ تو تھی ہی نہ۔۔۔" وہ
 لالا ہے میرے۔۔۔ "غزل دھیمی سی آواز میں بولی۔۔۔ راضون خان
 نے اس پہ اپنی سرخ ہوتی آنکھیں ڈالی۔۔۔ غزل پھر سے خاموش ہوئی
 تھی۔۔۔

تمھاری انہیں حرکتوں کی وجہ سے تم پہ مصیبت آئی تھی۔۔۔ پھر بھی "
 تم ٹھیک نہیں ہوئی۔۔۔ زرا بھابی کو ہی دیکھ لوں۔۔۔ ان سے ہی کچھ
 سیکھ لوں۔۔۔ کیسے رہتی تھی۔۔۔ پہلے اور اب وہ کیسے رہ رہی
 ہے۔۔۔" راضون خان اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

زرا بھابی ونی میں آئی ہے۔۔۔ "میں ونی میں نہیں آئی۔۔۔ غزل "
 راضون خان کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے ہوئے بولی۔۔۔ اسے اس
 کا زرا خان پہ یوں ترجیح دینا بالکل پسند نہیں آیا تھا۔۔۔ جو بھی
 تھا۔۔۔ ایک ونی میں آئی ہوئی لڑکی اور خود نکاح میں اپنی مرضی سے لیا

ہوں۔۔۔ فرق تو تھا۔۔۔ اور پھر اسے طنز بھی اس بات کا کیا جا رہا تھا۔۔۔ جس میں اس کی غلطی نہیں تھی۔۔۔

وہ ونی میں آئی ہوئی ہے۔۔۔ اور تم۔۔۔ "راضون اس کی طرف"

بڑھا۔۔۔ غزل تھوڑا سا پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

آپ نے اپنی مرضی سے نکاح میں لیا تھا۔۔۔ میں آپ سے نکاح"

نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ "غزل نے پھر سے اسے ٹکا کر جواب دیا

تھا۔۔۔ "تمہارے لالا کا یہ فیصلہ تھا۔۔۔" راضون خان اس کی سبز

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "آپ انکار کر دیتے۔۔۔ لالانے

پسٹل رکھ کر نکاح نہیں کروایا۔۔۔" غزل ہچکی لیتے ہوئے

بولی۔۔۔ راضون خان کی باتیں اس کے دل پہ لگ رہی تھی۔۔۔ وہ

اسے اپنی باتوں سے ہرٹ کر رہا تھا۔۔۔

راضون خان اس کی سبز آنکھوں میں خوف دیکھتے اس سے دور ہوتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔ اسے شہزاد کا غزل اتنے قریب آنا یاد آیا تھا۔۔۔ اسے اپنے جسم پہ انگارے برستے محسوس ہوئے تھے۔۔۔ غزل پیچھے کھڑی ہچکیاں لے رہی تھی۔۔۔ راضون خان نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ "اب کیوں رو رہی ہوں۔۔۔" راضون خان اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ "کتنا آسان ہوتا کسی کے کردار پہ بات کرنا۔۔۔" غزل ہچکی لیتے ہوئے بولی۔۔۔ "یہ بھی تو آسان ہوتا ہے کسی کی باہوں میں گر جانا۔۔۔ پھر کسی کالفت کے لیے اوفر کرنا۔۔۔" راضون خان نے اسے استنزیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ غزل نے اس کی طرف حیرانگی سے دیکھا۔۔۔ "کیا بولنے چاہتے ہیں آپ۔۔۔" غزل نے راضون خان کی طرف دیکھتے ہوئے نم آنکھوں سے پوچھا۔۔۔ کتنے آرام سے اسے غلط ٹھہرا چکا تھا۔۔۔ "میں یہی بول

رہا ہوں۔۔۔ کہ تمہارے ساتھ جو بھی ہوا۔۔۔ اس میں تمہاری ہی
 کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔ غلطی تھی۔۔۔ "راضون خان نے
 میری کیا غلطی اس سب میں۔۔۔" غزل اپنی طرف اشارہ کرتے "۔
 ہوئے بولی۔۔۔ "تالی ایک ہاتھ سے نہیں بچتی۔۔۔" راضون خان
 استنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں پہ لیے بولا۔۔۔ "میں نے کچھ نہیں کیا
 تھا۔۔۔ آپ میرے کردار پہ بات نہیں کر سکتے۔۔۔" غزل راضون
 کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے بولی۔۔۔ "غصے کیوں کر رہی
 ہوں۔۔۔ میں نے اپنی آنکھوں سے تمہیں اس کے
 قریب۔۔۔" راضون خان بولتے ہوئے روکا تھا۔۔۔ "بس کر
 دے۔۔۔ میری کوئی غلطی نہیں تھی۔۔۔ وہ مجھ پہ جھکا ہوا تھا۔۔۔ اور
 چلا رہی تھی۔۔۔" غزل پاگل ہوتے چینی تھی۔۔۔

تم پہ جھکا ہوا تھا۔۔۔ تو مجھے میرے سوال کا جواب کیوں نہیں دیا"

تھا۔۔۔" راضون خان نے اس کی بازو پکڑتے اسے اپنے قریب

کیا۔۔۔" کک۔۔۔ کون سا سوال۔۔۔" غزل اس کے اتنے قریب

ہونے پہ پھر سے خوفزدہ ہوئی تھی۔۔۔" اس نے تمہیں چھوا

تھا؟" راضون خان کی آنکھیں خون چھلک رہی تھی۔۔۔" نہیں چھوا

تھا اس نے مجھے۔۔۔" غزل اس کی طرف بے یقینی سے دیکھتے ہوئے

چلائی۔۔۔" آواز نہ نکلے تمہاری۔۔۔ راضون خان غزل کی طرف

بڑھتے اس کا جبرہ دبوج گیا۔۔۔" پیچ۔۔۔ چھوڑے مجھے۔۔۔" غزل

اپنا جبرہ چھروانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔ راضون نے غزل

کے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیا۔۔۔

غزل چینختے ہوئے رونا شروع ہوئی تھی۔۔۔ راضون نے اس کے

ہاتھ کی پشت کی جانب دیکھا۔۔۔ جو کہ بری طرح جلا ہوا تھا۔۔۔" یہ

کیسے ہوا۔۔۔۔۔"راضون خان اس کا جبرہ چھوڑتے پریشانی سے اس کے ہاتھ کہ طرف دیکھنے لگا۔۔۔"بیچ۔۔۔چائے بناتے ہوئے۔۔۔"غزل ہچکی لیتے ہوئے بولی۔۔۔"کوئی کام تو ڈنگ سے کر لیا کرو۔۔۔ادھر بیٹھو۔۔۔"راضون خان غزل کو بیڈ پہ بیٹھاتے ہوئے بولا۔۔۔

غزل راضون خان کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔جودو سیکنڈز پہلے اس پہ غصے کر رہا تھا۔۔۔اب اس کے لیے پریشان ہو رہا تھا۔۔۔راضون خان اسے بیٹھاتے ڈریسنگ روم کی کبرڈ سے فرسٹ آڈبوکس لیے باہر آیا۔۔۔اور کو بیچ کر ایم نکالتے اس کے ہاتھ کی پشت پہ لگائی۔۔۔غزل کو کریم لگنے کی وجہ سے جلن ہوئی تھی۔۔۔لیکن غزل نے صرف ہچکی لی تھی۔۔۔

آرام کرو۔۔۔ تمہارا ناشتہ یہی کمرے میں ہی آئے گا۔۔۔ "راضون"
 غصے سے دیکھتے ہوئے نرم لہجے میں بولا۔۔۔ "منت کے پاس چلی
 جاؤ۔۔۔" غزل اس کا نرم رویہ محسوس کرتے ہوئے
 بولی۔۔۔ "جاؤ۔۔۔" راضون کچھ پل اس کی دیکھنے کے بعد بولا۔۔۔
 غزل جلدی سے اٹھتے دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔ "اپنی چادر کا
 خیال رکھا کرو۔۔۔" راضون خان اس کی پشت پر نظریں جمائے
 بولا۔۔۔ "جی۔۔۔" غزل بول کر کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔۔

دن گزر رہے تھے۔۔۔ اور آج ہی منت کی عدت بھی پوری ہوئی
 تھی۔۔۔۔۔ سب کی ہی زندگیاں پہلے کی طرح چل رہی
 تھی۔۔۔۔۔ منت اپنے کمرے میں ہی تھی۔۔۔۔۔ زرا خان نوکڑ کرتے
 اندر آئی۔۔۔۔۔ چالیس دن ہی ہو گئے تھے۔۔۔۔۔ کبیر خان حویلی نہیں آیا

کے لیے۔۔۔ "لیکن احسد مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔" منت کی
 آنکھوں سے آنسوؤں بہنے شروع ہوئے تھے۔۔۔ ذرا خان نم آنکھوں
 سے اسے دیکھتے اسے خود سے لگائے آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔
 میری جان۔۔۔ امید نہیں ہارتے۔۔۔ اللہ تعالیٰ بہترین فیصلے کرنے
 والا ہے۔۔۔ "ذرا خان نے منت کی پیشانی پہ ہونٹ
 رکھے۔۔۔۔۔ "منت آپ۔۔۔" اذان دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل
 ہوا۔۔۔ منت نے اذان کی طرف دیکھا۔۔۔ اذان منت کے گرد حصار
 بنائے رونے لگا۔۔۔ منت بھی اذان کے ساتھ رو رہی
 تھی۔۔۔۔۔ "اذان۔۔۔" منت کے لیے پریشانی کو فیس کرنا ٹھیک نہیں
 ہے۔۔۔ "ذرا نے اذان کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔ اذان نے اپنی
 بازو سے آنکھیں صاف کی۔۔۔

اب اگر میری بہن کی آنکھوں میں ایک بھی آنسو آیا۔۔۔ تو میں حویلی کے سارے ٹیپ بھر دوں گا۔۔۔ "اذان ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ منت بھی ہلکا سا مسکرائی۔۔۔ "بھابی منت آپ کو باہر لے جائے۔۔۔" اذان نے ذرا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ "اچھا ہے۔۔۔ اس سے اس کا دل بہل جائے گا۔۔۔" ذرا خان نے پیار سے منت کی طرف دیکھا۔۔۔ "اوکے۔۔۔ بھابی۔۔۔" اذان نے کھڑے ہوتے منت کا ہاتھ پکڑا۔۔۔ اور اسے لیے باہر کی طرف بڑھا۔۔۔ اذان منت کو لیے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔

اذان کا فون رنگ ہونے پہ اس نے دو سے تین دفعہ اگنور کیا۔۔۔ اور پھر اپنا موبائل نکالتے کان سے لگایا۔۔۔ تبھی منت کا پاؤں لڑکھڑایا تھا۔۔۔ منت نے خود گرتا نہ پا کر اپنی کھول گئی۔۔۔ رایان منت کو گرنے سے بچا چکا تھا۔۔۔ "دھیان سے آپی۔۔۔ ایم سوری۔۔۔" اذان

منت کا دوسرا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔۔۔ "لا لائیچے تک لے کر چلے
آپی کو۔۔۔" اذان نے رایان کی طرف دیکھا۔۔۔ دونوں نے منت کو
لے جا کر صوفے پہ بیٹھایا۔۔۔

منت صوفے پہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ زویا نے ناشتہ لا کر منت کے سامنے
رکھا۔۔۔ اور خود اذان کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔ "ناشتہ لا کر احسان کیا
ہے۔۔۔" اذان زویا کو گھورتے ہوئے صوفے سے اٹھا۔ اور منت کے
ساتھ بیٹھتے اسے ناشتہ کروانے لگا۔۔۔ "بس۔۔۔" منت نے تھوڑا
سا ہی کھانا کھایا اور بولی۔۔۔ "ابھی کھائے اور۔۔۔ پہلے ہی کتنی سمارٹ ہو
گئی۔۔۔" اذان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

غزل بھی بھاگتے ہوئے کبیر خان کے گلے لگی تھی۔۔۔۔ "لا لا کھانا"
کھائے گے۔۔۔ "غزل نے کبیر خان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔
"نہیں بس تھوڑی دیر ریست کرو گا۔۔۔" کبیر خان تھکے ہوئے لہجے
میں بولا۔۔۔ "او کے لا لا پھر آپ ریست کر لے۔۔۔ اور ہم بھی تب
تک آنکھ لگا لے۔۔۔" اذان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔
کبیر خان اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ زویا، غزل، منت کے
ساتھ اس کے کمرے میں چلے گئی۔۔۔ رایان ابھی بھی لاونج میں بیٹھا
ہوا تھا۔۔۔ اسے تو اپنی فلینگز ہی سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔ رایان اپنا سر
صوفے سے اٹکاتے آنکھیں بند کر گیا۔۔۔ آنکھوں کے سامنے منت کا
معصوم سا چہرہ آیا تھا۔۔۔ لیکن منت اس کی بھابی تھی۔۔۔ اسی لیے تب
سے خاموش ہو چکا تھا۔۔۔ لیکن اب حسد نہیں تھا۔۔۔

رایان صوفے سے اٹھتے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔ کچھ دیر رایان اپنے کمرے میں یہاں وہاں چکر لگاتا رہا۔۔۔ اور پھر اپنے چہرہ پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے منت کے کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔ کمرے کا دروازہ کھولا ہوا تھا۔۔۔ منت بیڈ پہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ اس کے ہاتھ میں احسد کی تصویر تھی۔۔۔ رایان نے دروازہ نوکڑ کیا۔۔۔ "میں اندر آ جاؤ۔۔۔" رایان نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔ "جی اجائے۔۔۔" منت نے احسد کی تصویر سائیڈ پہ رکھی تھی۔۔۔ "آپ کو کوئی کام تھا۔۔۔ تو مجھے بلا لیتے۔۔۔" منت اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

نہیں میں آپ سے بات کرنے آیا ہوں۔۔۔" رایان نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔ "جی۔۔۔" منت سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔ رایان کو سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔ وہ کیا بولے۔۔۔ پہلی دفعہ تھا۔۔۔ کہ رایان کسی کے

سامنے اپنی کوئی بات نہیں بول پارہا تھا۔۔۔" جی بولے آپ کو کیا بات کرنی ہے۔۔۔" منت ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

منت۔۔۔ منت میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ اپ ہی میرا پہلا " اور آخری عشق ہوں۔۔۔ میں آپ سے آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔۔۔ عمر بھر کا ساتھ۔۔۔ میں ہمیشہ کے لیے آپ کو اپنی دسترس میں لینا چاہتا ہوں۔۔۔ آئی لو یو سو میچ منت۔۔۔" رایان ابھی بھی اسی پوزیشن میں کھڑا ہوا تھا۔۔۔ لیکن منت کے چہرہ کی مسکراہٹ سمٹ چکی تھی۔۔۔" چٹاخ۔۔۔" کمرے میں ایک جاندار تھپڑ کی آواز گونجی تھی۔۔۔

منت اپنے گورے سفید ہاتھوں سے رایان کے چہرہ پہ تھپڑ مارتے اس کا چہرہ سرخ کر چکی تھی۔۔۔ وہ بے یقینی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ رایان نے اپنے چہرہ پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ اور اس کی طرف دیکھ رہا

تھا۔۔۔"تم میں شرم نام کی چیز باقی ہے یا نہیں۔۔۔ دفعہ ہو جاؤ
میرے کمرے سے۔۔۔"منت چینختے ہوئے اسے غصے سے دیکھتے
ہوئے بولی۔۔۔"منت میری بات سنو۔۔۔"رایان اس کی طرف
بڑھا۔۔۔"خبردار! اگر تم میرے نزدیک آئے۔۔۔ میرے شوہر
نہیں رہے۔۔۔ تو اس کا یہ مطلب ہے کہ کوئی بھی کہیں سے آئے
گا۔۔۔ مجھے بولے گا مجھ سے شادی کر لوں۔۔۔ چلے جاؤ میرے کمرے
سے۔۔۔"منت اسے نفرت آمیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔
منت کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ اس کے لیے اس کنڈیشن میں سٹرپس
لینا نقصان دے ہو سکتا تھا۔۔۔"اوکے میں جاتا ہوں۔۔۔"رایان
بول کر باہر نکلا۔۔۔ منت زمین پہ بیٹھتے چہرہ ہاتھوں میں لیے رو
دی۔۔۔ رایان اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کمرے سے نکلا۔۔۔ کبیر
خان باہر کھڑا ہوا تھا۔۔۔"لالا وہ۔۔۔"رایان ہلکا لڑکھڑایا۔۔۔"ابھی

کمرے میں جاؤ۔۔۔ شام کو راضون جب آئے تو مردان خان میں
 آنا۔۔۔ "کبیر خان بول کر جا چکا تھا۔۔۔ رایان خان بھی اپنے کمرے
 میں چلا گیا۔۔۔"

کبیر خان کمرے میں آیا۔۔۔ کمرے میں ہلکی سی روشنی پھیلی ہوئی
 تھی۔۔۔ کبیر خان بیڈ تک آیا۔۔۔ زرا خان چہرہ تک بلینکٹ لیے سو
 رہی تھی۔۔۔ کبیر خان حیران ہوا تھا۔۔۔ وہ اس وقت سوتی نہیں
 تھی۔۔۔ وہ اس وقت کچن میں ہوتی تھی۔۔۔ کبیر خان اپنی چادر
 اتارتے بیڈ پہ بیٹھا۔۔۔ اور بلینکٹ لیا۔۔۔ زرا خان ہلکا سا کسمکائی
 تھی۔۔۔ کبیر خان لیٹتے ہوئے زرا خان کی کے پیٹ پہ ہاتھ رکھتے اس
 کے بالوں میں چہرہ چھپائے خوشبو اپنے اندر اتارنے لگا۔۔۔

زرا اس کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے آنکھیں کھول چکی
 تھی۔۔۔ زرا نے اس کے ہاتھ اپنے پیٹ سے ہٹانے کی کوشش کی
 تھی۔۔۔ لیکن کبیر خان مضبوطی سے ہاتھ جما گیا۔۔۔ "ششش۔۔۔ آواز
 نہ آئے۔۔۔ تھوڑا سا سکون لینے دو۔۔۔" کبیر خان گھمبیر آواز میں
 بولا۔۔۔ زرا خان گہرا سانس لیتے ہوئے آنکھیں بند کر گئی۔۔۔ کبیر
 خان کی سانسوں کی تپش اسے اپنی گردن پہ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔
 کبیر خان کے ہاتھ اس کے پیٹ سے اوپر جا رہے تھے۔۔۔ کبیر خان کے
 ہاتھوں کی بے باکی سمجھتے زرا خان نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے اس
 روکنا چاہا۔۔۔ لیکن کبیر خان اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں پکڑتے
 اس کی دھڑکنوں کو بے باکی سے چھو گیا۔۔۔ "کبیر۔۔۔ دور ہٹے مجھ
 سے۔۔۔" زرا خان کبیر خان کے ہاتھوں سے ہاتھ چھروانے کی کوشش
 کرتے ہوئے بولی۔۔۔

کبیر خان اس کا رخ پلٹتے اس پہ سایہ فگن ہوا تھا۔۔۔ اندھیرے میں زرا خان کی جھیل سی گہری نیلی آنکھیں نظر آرہی تھی۔۔۔ کبیر خان کی ہیزل گریں آنکھوں میں آنکھیں گاڑھ گئی۔۔۔ "ناراض ہوں۔۔۔" کبیر خان اس کی آنکھوں پہ ہونٹ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "اہمیت ہے میری ناراضگی کی؟" زرا خان اس کی آنکھوں میں دیکھتے اسی سے سوال کر گئی۔۔۔

یار مجھے ضروری کام تھا۔۔۔ ورنہ میں کیوں جاتا ہوں۔۔۔ "کبیر خان" نرمی سے بولا۔۔۔ "پلیز۔۔۔ مجھے یہ آپ کے چیپ قسم کے اسکیزوز نہیں سننے۔۔۔" زرا خان اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔ "کبیر خان اس پر سے اٹھتے ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔ زرا خان اپنی چادر پکڑتے بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔ اسے یہ بات بری طرح سے جلا رہی

تھی۔۔۔ وہ جب سے یہاں سے گیا ہے۔۔۔ پر یزدے کی حویلی میں
 تھا۔۔۔ زراخان چادر لیے باہر کی طرف بڑھی۔۔۔
 اگر آگاہ جان اس سے میری شادی کر دی۔۔۔ تو کیسے برداشت کرو"
 گی۔۔۔ "کبیر خان بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بولا۔۔۔ زراخان نے
 پلٹتے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔ "میں کیوں کرو کسی
 کو برداشت۔۔۔ بیوی آپ کی ہوں گی۔۔۔" زراخان مسکراتے ہوئے
 بولی۔۔۔ "تمہیں جیلیسی فیل نہیں ہوگی۔۔۔" کبیر خان اسے آنکھیں
 چھوٹی کیے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "میں کیوں کرو جیلیسی فیل۔۔۔" مجھے
 کون سے آپ سے محبت ہے۔۔۔ کہ آپ کی دوسری بیوی کے آنے
 سے مجھے فرق پڑے گا۔۔۔ اچھا ہے میری جان خلاصی ہوگی۔۔۔ اور
 سکون سے آرام کر سکوں گی۔۔۔" زراخان دل جلانے والی مسکراہٹ
 ہونٹوں پہ لیے بولی۔۔۔

زراخان تیزی سے کمرے سے نکلی تھی۔۔۔ لیکن کبیر خان کو پریشانی
میں مبتلا کر چکی تھی۔۔۔

غزل فریش ہو کر نکلی تھی۔۔۔ وہ جلدی سے جلدی کمرے سے نکلنا
چاہتی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی۔۔۔ اگر کبیر خان حویلی پہنچ چکا
ہے۔۔۔ تو راضون خان بھی پہنچنے والا ہو گا۔۔۔ غزل نے پنک کالر کی
پٹھانی فرائڈ پہنے بال کمر پہ کھولے چھوڑتے ہلکی سی پین لگائے ہونٹوں
پہ لیپ سٹک لگا رہی تھی۔۔۔ غزل لیپ سٹک لگا کر خود کو مرار میں
دیکھتے مسکرائی۔۔۔ "ہائے اللہ جی میں کتنی پیاری ہوں۔۔۔ لیکن اللہ
جی مجھے اتنے کھڑوس شوہر کیوں دیے۔۔۔ اور پھر ہے بھی سر۔۔۔ اللہ
اللہ۔۔۔" غزل نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔۔ اور کمرے سے نکلی۔۔۔

غزل اپنے کمرے سے نکلتے نیچے جا رہی تھی۔۔۔ منت کے کمرے کا کھولا
 دروازہ دیکھتے اس نے اندر جھانکا۔۔۔ "منت۔۔۔" اور پھر چلاتے
 ہوئے اندر آئی۔۔۔ "منت۔۔۔ منت۔۔۔" غزل اس کے عارض کو
 تھپتھپاتے ہوئے بولی۔۔۔ منت زمین پہلے سود سی گری ہوئی
 تھی۔۔۔ "مورے۔۔۔ مورے۔۔۔ بھابی۔۔۔" غزل منت کا سر
 اپنی گود میں رکھتے ہوئے چینچی تھی۔۔۔ اقصیٰ خان، ماہ نور خان اس کی
 آواز سنتے اوپر آئی تھی۔۔۔ زرا خان اقصیٰ خان، ماہ نور کے پیچھے اوپر
 آئی۔۔۔ "مورے۔۔۔ منت آنکھیں نہیں کھول رہی۔۔۔" غزل
 روتے ہوئے بولی۔۔۔

ریلیکس غزل۔۔۔ "کچھ نہیں ہوگا۔۔۔" زرا خان اسے تسلی دیتے
 ہوئے بولی۔۔۔ "جب کوئی اپنا دور ہوتا ہے جیسا لگتا ہے۔۔۔ یہ تم نہیں
 سمجھ سکتی۔۔۔" اقصیٰ خان زرا خان کو نفرت آمیز نگاہوں سے دیکھتے

ہوئے بولی۔۔۔ انہیں یاد آیا تھا۔۔۔ سدرہ کی حالت اس سے بھی بدتر تھی۔۔۔ زراخان خاموش ہوئی تھی۔۔۔ "یہی کھڑی اب ہمارا چہرہ دیکھتی رہوں گی۔۔۔ یا جا کر کسی کو بلاؤ گی۔۔۔" اقصیٰ خان زراخان کو وہی کھڑے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ "جی۔۔۔" زراخان نم آواز میں بولتے ہوئے کمرے سے نکلی۔۔۔

نجستہ ابھی ہی کالج سے آئی تھی۔۔۔ کسی کو نہ دیکھتے اوپر آئی تھی۔۔۔ اور اوپر کا منظر دیکھتے اس کے پاؤں تلے زمین نکلی تھی۔۔۔ "منت۔۔۔" نجستہ کی بھی آنکھوں سے آنسو بہنے شروع ہوئے تھے۔۔۔

زراخان کمرے میں آئی۔۔۔ کبیر خان ابھی بھی اسی پوزیشن میں تھا۔۔۔ "منت کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔" زراخان اس کی طرف

دیکھے بنا بولی۔۔۔ کبیر خان اس کی بات سنتے ایک ہی جست میں بیڈ سے اٹھتے اپنی چادر پکڑتے کمرے سے نکلا۔۔۔ "جلدی سے گاڑی کار پیوچ سے نکالو۔۔۔" کبیر خان چلتے چلتے کال پہ آرڈر دیتے کال بند کر چکا تھا۔۔۔

کبیر خان کمرے میں آیا۔۔۔ سبھی اسی پوزیشن میں تھے۔۔۔ "مورے۔۔۔ چاچی۔۔۔ پلیز ہمت سے کام لے۔۔۔" ابھی رانیہ چاچی کو اور آگاہ جان بھی ہے۔۔۔ "میں منت کو ہسپتال لے کر جاتا ہوں۔۔۔" کبیر خان نے آگے ہوتے منت کو اٹھایا۔۔۔ "لالا میں بھی چلو گی۔۔۔" غزل روتے ہوئے بولی۔۔۔ "میرا بچہ حویلی ہی رہوں۔۔۔" کبیر خان بولتے کمرے سے نکلا۔۔۔ "زرا تم چلو۔۔۔" کبیر خان اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ زرا خان کبیر خان کے ساتھ جلدی سے نیچے اتری۔۔۔

رایان خان ابھی حویلی آیا تھا۔۔۔" لالا کیا ہوا۔۔۔" منت کو دیکھتے
 رایان خان پریشانی سے بولا۔۔۔" اذان کو راضون کو انفارم کر
 دے۔۔۔" کبیر خان زرا کی گود میں منت کا سر رکھتے ڈرائیونگ سیٹ
 سنبھالی چکا تھا۔۔۔" لالا میں بھی چلتا ہوں۔۔۔" رایان بھی پیسنجر سیٹ
 پہ بیٹھ چکا ہوں۔۔۔۔۔ منت کی حالت دیکھتے اسے پریشانی ہو رہی
 تھی۔۔۔ شاید اسی کی وجہ سے اس کی حالت خراب ہوئی تھی۔۔۔۔۔

منت کو آئی سی یو میں شفٹ کیا گیا تھا۔۔۔ کبیر خان باہر ہی کھڑا ہوا
 تھا۔۔۔ اسے منت کی اور اس کے بچے کی فکر تنگ کر رہی
 تھی۔۔۔ رایان پریشانی سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔۔۔ اسے منت کی
 بے حد فکر ہو رہی تھی۔۔۔ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ اور نہ ہی یہ

چاہا تھا۔۔۔ کہ منت کی حالت خراب ہو جائے۔۔۔ اگر اسے پتہ
ہوتا۔۔۔ تو ایسا کبھی نہیں بولتا۔۔۔

بلکہ اس کے سامنے بھی مت جاتا۔۔۔ رایان بے چینی سے یہاں وہاں
چکر لگا رہا تھا۔۔۔ ڈاکٹر آئی سی یو سے باہر نکلی۔۔۔ کبیر خان اور رایان
خان دونوں ہی اس کی طرف بڑھے تھے۔۔۔ "ڈاکٹر منت کیسی
ہے۔۔۔" کبیر خان پریشانی سے بولا۔۔۔

"The patient's condition is serious.

Delivery will have to be done now."

We request you to complete this form.

We will then start the treatment.

ڈاکٹر سنجیدگی سے بولی۔۔۔ ایک نرس نے کبیر خان کی طرف پیپرز
 بڑھائے۔۔۔ کبیر خان کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔ اس نے کبھی بھی
 ان سب میں اور غزل میں فرق نہیں سمجھا تھا۔۔۔

زرا خان پیچھے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اپنوں سے دور جانے کے ڈر انسان
 کو کتنا کمزور کر دیتا ہے۔۔۔ یہ اچھی طرح جانتی تھی۔۔۔ آخر اس کے
 بھی تو اپنے اس سے دور تھے۔۔۔

زرا خان کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان ہاتھ میں پیپرز پکڑے
 ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ زرا خان کچھ قدم کا فصلے طے کرتے اپنے
 اور کبیر خان کے درمیان فاصلہ ختم کر چکی تھی۔۔۔ زرا خان نے کبیر
 خان کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اسے سائن کرنے کا کہا۔۔۔ کبیر خان نے
 کانپتے ہاتھوں سے سائن کیے تھے۔۔۔

نرس فوم لے کر جا چکی تھی۔۔۔

اور کبیر خان کا پریشانی سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ کبیر خان نے رنگ ہوتے ہوئے موبائل پہ کال پک کی تھی۔۔۔ "ہیلو۔۔۔ لالا۔۔۔ منت کیسی ہے۔۔۔ میں آنا چاہ رہا تھا۔۔۔ لیکن ابھی نہیں آسکا۔۔۔ منت ٹھیک تو ہے نا۔۔۔" راضون خان پریشانی سے بولا۔۔۔ "ابھی آئی سی یو میں ہے۔۔۔" میں یہی ہوں۔۔۔ تم فکر نہ کرو۔۔۔ تمہیں اطلاع کر دو گا۔۔۔" کبیر خان نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔ "جی لالا۔۔۔" مجھے انفارم کر دینا۔۔۔" راضون خان پریشانی سے بولا۔۔۔ "ہمم۔۔۔" کبیر خان کال بند کرتے واپس مڑا۔۔۔ اور چٹیر پہ آکر بیٹھ گیا۔۔۔ پریشانی سے کبیر خان زمین پہ نظریں جمائے ہوئے تھا۔۔۔ دو گھنٹے ہونے والے تھے۔۔۔ رایان تو آئی سی یو کہ دروازے سے ٹیک لگائے ہوئے تھا۔۔۔ "ڈاکٹر کمرے سے نکلی۔۔۔ تو کبیر خان جلدی سے اس کی طرف

بیٹی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر congratulation بڑھا۔۔۔
 مسکراتے ہوئے بول کر چلے گئی۔۔۔
 ابھی آپ پیشنٹ سے نہیں مل سکتے۔۔۔ ہم انہیں روم میں شفٹ کر
 دیے گے۔۔۔ پھر آپ ان سے مل لے۔۔۔ "نرس بولتے ہوئے
 کمرے میں واپس چلے گئی۔۔۔ کبیر خان نے راضون خان کو کال کرتے
 حویلی میں سب کو بتا چکا تھا۔۔۔ کچھ ہی دیر میں منت کو روم میں
 شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔ زرا خان منت کے پاس بیٹھی ہوئی اس کی بیٹی کو
 گود میں اٹھائے کھیل رہی تھی۔۔۔
 منت یہ بہت کیوٹ ہے۔۔۔ بلکل تمہارے جیسی ہے۔۔۔ "زرا"
 خان اس بچی کے پھولے پھولے عارض کو چھوتے ہوئے
 بولی۔۔۔ کبیر خان، رایان خان کے ساتھ کمرے میں آیا۔۔۔ منت
 نے غصے سے رایان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ "ٹھیک ہوں میرا

بچہ۔۔۔"کبیر خان نے منت کے سر پہ ہاتھ رکھتے اس کی پیشانی پہ
عقیدت سے ہونٹ رکھے۔۔۔"جی لالا۔۔۔"منت مسکراتے ہوئے
بولی۔۔۔

زرا تم رایان کے ساتھ جاؤ۔۔۔ جا کر ریٹ کرو۔۔۔ رایان غزل کو"
ساتھ لے آئے گا۔۔۔"کبیر خان منت کی طرف پیار سے دیکھتے ہوئے
بولا۔۔۔۔

منت آپ۔۔۔"اذان خان بھاگتے ہوئے اندر آیا۔۔۔ اذان منت کو"
دیکھ کر مسکرایا۔۔۔"میری گڑیا۔۔۔"اذان خان نے مسکراتے ہوئے
بچی کے عارض کو چھوا۔۔۔"بھابی میں لے لوں۔۔۔"اذان نے زرا کی
طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ زرا خان نے مسکراتے ہوئے اذان کو بچی
پکڑائی۔۔۔"اکیسی کیوز می سر۔۔۔ کچھ فار ملٹس پوری کرنی

ہے۔۔۔" پلیز آپ اجائے۔۔۔" نرس کبیر خان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

بھابی کتنی پیاری ہے نا۔۔۔" اذان بچی کے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔۔ کبیر خان نرس کے ساتھ جا چکا تھا۔۔۔ رایان خان پہ منت نے ایک نظر بھی نہیں ڈالی تھی۔۔۔ روم میں اذان کی ہسنے کی آوازیں گونج رہی تھی۔۔۔ کچھ ہی دیر میں کبیر خان واپس آیا۔۔۔" اذان میں جاتا ہوں پارکینگ ایئر یا سے گاڑی لے کر آتا ہوں۔۔۔۔۔ تم منت کو اور اسے سنبھال کر لاؤ۔" کبیر خان نے اذان کی طرف دیکھا۔۔۔

جی لالا۔۔۔" اذان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ کبیر خان نے ذرا خان کو اشارہ کیا۔۔۔ ذرا خان کبیر خان کے ساتھ روم سے باہر نکلی۔۔۔" بہت جلد ہمارے بھی ایسا پیار اسابے بی ہو گا۔۔۔" کبیر خان ذرا خان کو آنکھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔" ایسا نہیں ہونا والا۔۔۔" ذرا

خان غصے سے بولتے منہ بناتے ہوئے آگے گزر گئی۔۔۔ کبیر خان مسکراتے ہوئے اس سے آگے بڑھتے گاڑی کا دروازہ کھولتے اسے بیٹھنے کا بول رہا تھا۔۔۔ "آپ کے ساتھ نہیں جاؤ گی۔۔۔" یہ بات اچھے سمجھ لے۔۔۔ "زرا خان کبیر کو غصے سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

ہائے بھابی آپ کیا لالا سے جھگڑا کر رہی ہے۔۔۔ "اذان زرا خان کے پاس آتے ہوئے بولا۔۔۔ "اذان میں تمہارے ساتھ جاؤ گی۔۔۔" زرا خان کبیر خان جو اگنور کرتے ہوئے بولی۔۔۔ "جی بھابی ضرور۔۔۔" اذان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ کبیر خان نے اذان گھوری سے نوازہ۔۔۔ "نہیں بھابی۔۔۔ اپ لالا کے ساتھ ہی اجانا۔۔۔" اذان کبیر خان کی گھوری کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

بھابی ہوں میں تمہاری۔۔۔ بھابی کی طرح ہوتی ہے۔۔۔ "زرا" خان نے اذان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ "پھر میں باپ

ہوا۔۔۔"کبیر خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔"اذان۔۔۔"ذرا خان
 نے اذان کو گھورا۔۔۔"ذرا خان نے اذان کو کان سے پکڑتے اس کے
 کان میں کچھ کہا تھا۔۔۔جی بھا بھی۔۔۔بیٹھے۔۔۔"اذان پینجر سیٹ کا
 دروازہ کھولتے ہوئے بولا۔۔۔ذرا خان کبیر خان کو دل جلانے والی
 مسکراہٹ لیے بیٹھی۔۔۔کبیر خان اذان کو گھورتے ہوئے اندر کی
 طرف بڑھا۔۔۔

رایان منت کے پاس کمرے میں کھڑا ہوا تھا۔۔۔"آپ ٹھیک
 ہے۔۔۔"رایان منت کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔جو بیڈ سے ٹیک
 لگائے آنکھوں پہ ہاتھ رکھے ہوئی تھی۔۔۔"کیوں ہوں یہاں۔۔۔جاؤ
 یہاں سے۔۔۔میں تمہارا چہرہ بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔"منت اس کی
 طرف دیکھتے ہوئے غصے سے بولی۔۔۔"پلیز ریلکس میرا مقصد آپ کو

تکلیف دینا بالکل نہیں ہے۔۔۔" رایان اس کی طرف دیکھتے ہوئے تھکے

ہوئے لہجے میں بولا۔۔۔۔

تو کیوں آئے ہوں یہاں۔۔۔۔ تمہیں دیکھ کر مجھے تکلیف ہوتی "

ہے۔۔۔۔ پلینز چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔" منت اپنے سر پہ ہاتھ رکھتے

ہوئے بولی۔۔۔۔ اسے چکر آرہے تھے۔۔۔۔" رایان گڑیا کو لے کر

چلو۔۔۔۔ میں منت کو لے کر آتا ہوں۔۔۔۔" کبیر خان رایان کی طرف

دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔۔" پیچھے ہٹے۔۔۔۔" زرا خان کبیر خان کو پیچھے

کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔ کبیر خان نے اس کی طرف حیرانگی سے

دیکھا۔۔۔۔ ابھی تو جا رہی تھی۔۔۔۔

اور پھر سے واپس آگئی تھی۔۔۔۔ کبیر خان کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ

آئی تھی۔۔۔۔ زرا خان منت کو سہارا دیتے باہر تک آتے اسے گاڑی میں

بیٹھا کر۔۔۔۔ پھر سے اذان کے ساتھ بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔" بھابی۔۔۔۔ اپ

نے بالکل ٹھیک سیٹ کیا ہے۔۔۔ لالا ہم سب پہ بہت غصے کرتے ہیں۔۔۔ "اذان ڈرائیونگ کرتے ہوئے بولا۔۔۔" اتنے بھی برے نہیں ہے۔۔۔ "زرا خان نے اذان کی طرف دیکھا۔۔۔" بھابی یہ کچھ زیادہ ہی پیار ہے۔۔۔ "اذان نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔" نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ اذان تم میری لالا سے بات کروا دو گے۔۔۔ "زرا خان نے اذان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ بھابی پر لالا۔۔۔ "اذان نے پریشانی سے زرا خان کی طرف "دیکھا۔۔۔" پلیز۔۔۔ مجھے ایک دفعہ لالا سے بات کرنی ہے۔۔۔ "زرا خان نے امید سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ "جی بھابی۔۔۔" اذان خان نے موبائل ان لوک کرتے ہوئے زرا خان کو پکڑا یا۔۔۔ زرا خان کال کر رہی تھی۔۔۔ لیکن کال ریسپو نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ زرا خان مسلسل کالز کر رہی تھی۔۔۔

لیکن کال ریسیو نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ گاڑی کارپیوچ میں آکر روکی تھی۔۔۔ زراخان ابھی بھی گاڑی میں بیٹھی ہوئی مسلسل کالز کر رہی تھی۔۔۔ "بھابی اگر کال آئی تو میں لالا سے بات۔۔۔" ابھی اذان خان اتنا ہی بولا تھا کہ کبیر خان دروازہ کھولتے ہوئے زراخان سے ایک ہاتھ سے موبائل پکڑا۔۔۔ اور اذان کی طرف گھورتے ہوئے اسے دیکھ رہے تھا۔۔۔

چلو اندر۔۔۔ "کبیر خان زراخان کو خون چھلکتی آنکھوں سے دیکھتے" ہوئے بولا۔۔۔ "وہ۔۔۔" منہ بند کر واپنا۔۔۔ ایک سیکنڈ سے پہلے اندر جاؤ۔ "کبیر خان اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ زراخان اندر جا چکی تھی۔۔۔ "دوبارہ ایسی حرکت مت کرنا۔۔۔ ورنہ بھول جاؤ گا۔۔۔ تم میری جان ہوں۔۔۔" کبیر خان اذان کی طرف موبائل

پھینکتے اندر کی طرف بڑھا۔۔۔ جسے اذان پکڑ چکا تھا۔۔۔ لیکن اسے برا لگا تھا۔۔۔ پہلی دفعہ کبیر خان نے اتنا غصے کیا تھا۔۔۔

زرا خان روتے ہوئے کمرے میں آئی تھی۔۔۔ اور بیڈ پہ اونڈھ منہ گرتے رونا شروع ہو چکی تھی۔۔۔ زرا خان میکال سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔ وہ چھوٹا سا بچہ اس کے بغیر نہیں رہتا تھا۔۔۔ تو اب کیسے رہتا ہوں گا۔۔۔ زرا خان کو میکال اپنی جان سے بھی زیادہ پیارا تھا۔۔۔ لیکن وہ اس سے بہت دور ہو چکی تھی۔۔۔ زرا خان بیڈ پہ اونڈھ منہ گری رو رہی تھی۔۔۔ کبیر خان کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھولتے ہوئے اندر آیا۔۔۔

زراخان ابھی بھی ویسے ہی لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان اپنی سرد
 نظروں سے دیکھتے اس کی طرف بڑھا۔۔۔ کبیر خان نے اس کی طرف
 بڑھتے اسے گدی سے پکڑتے اس کا چہرہ اپنا مقابل کیا۔۔۔ کبیر خان کا
 ایک گھٹنا زراخان کی ٹانگ پہ تھا۔۔۔ "آہہ۔۔۔" درد سے زراچینی
 تھی۔۔۔ "کیا کر رہی تھی۔۔۔" کبیر خان اس کے چہرہ کی طرف دیکھتے
 ہوئے غرایا۔۔۔ زراخان رو رہی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو
 بہے رہے تھے۔۔۔ ایک پل کے لیے کبیر خان کو اپنا دل ڈوبتا محسوس
 ہوا تھا۔۔۔ کبیر خان نے اس کے بالوں کو جھٹکا دیا۔۔۔ تو زرابری طرح
 چینچی

تھی۔۔۔ "مم۔۔۔ مم۔۔۔ میکا۔۔۔ کلک۔۔۔ کی۔۔۔ پی۔۔۔ یاد
 آ۔۔۔ آرہی تھی۔۔۔ زراپچی لیتے ہوئے بولی۔۔۔"

اب تم مر سکتی ہوں۔۔۔ لیکن تمھاری کبھی بھی تمھارے خونی

رشتوں سے بات نہیں ہوں گی۔۔۔ "کبیر خان اس کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے دھاڑا۔۔۔ کبیر خان نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی

تھی۔۔۔۔ لیکن کبیر خان اپنا سرخ ہوتے چہرہ سے اس کی طرف دیکھ

رہا تھا۔۔۔۔ "میرے ہاتھ میں بڑے ہوئے میرے بچوں کو میرے

خلاف کرنے کی کوشش مت کرو۔۔۔ میں تمھیں بہت معصوم سمجھتا

تھا۔۔۔۔ لیکن تم تو اپنے بھائی سے بھی زیادہ مکار ہوں۔۔۔" کبیر خان

اس کا جبرہ اپنا آہنی گرفت میں لیتے ہوئے بولا۔۔۔

میں نے تو کبھی ایسا نہیں چاہا۔۔۔ "زرا خان اس کی آنکھوں میں دیکھتے"

روتے ہوئے بولی۔۔۔۔ "بہت جھوٹی ہوں تم۔۔۔ اب تک تم سے اپنا

روایہ اسے لیے نرم رکھا ہوا تھا۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ مجھے تم بہت معصوم لگتی

تھی۔۔۔ لیکن اب تمھیں بتاؤ گا۔۔۔ ونی میں آئی ہوئی لڑکی کے ساتھ

کیا سلوک ہوتا ہے۔۔۔" کبیر خان اسے سرد آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

کیا نہیں کیا۔۔۔ بولو۔۔۔ سارا سارا دن کچن میں رہتی " ہوں۔۔۔ تمھاری مورے کی تمھاری چاچی کی بلا وجہ کی باتیں اگنور کرتی ہوں۔۔۔ جب تمھارا دل کرتا ہے۔۔۔ تب اپنا حق لیتے ہوں۔۔۔ بولو کیا ایسا نہیں کیا تم نے۔۔۔ جو ونی میں آئی ہوئی لڑکی کے ساتھ ہوتا ہے۔۔۔۔" زرا خان اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔ "کون سا حق لیا تم سے۔۔۔ بولو۔۔۔" کبیر خان اس کی بالوں کو اور بھی مضبوطی سے پکڑتے ہوئے غرایا۔۔۔

کب نہیں لیا۔۔۔ اپنی مرضی سے تم یہ اتنے ماہ مجھ سے دور " رہے۔۔۔ اور اپنی اس معشوقہ کا پاس اپنی ضرورتیں پوری کرتی رہے۔۔۔۔" زرا اس کے کاٹ دار نظروں سے دیکھتے ہوئے

بولی۔۔۔"اب کرو گا۔۔۔ اس ضرورت پوری۔۔۔ تمہیں تمہاری
اوقات پہ رکھو گا۔۔۔ اور میری معشوقہ ہی میرے ساتھ اس کمرے
میں رہے گی۔۔۔" کبیر خان غرایا تھا۔۔۔

کچھ بھی کرو۔۔۔ بس میری جان چھوڑو۔۔۔" زرا اسے دونوں "
ہاتھوں سے دور دھکیلتے ہوئے بولی۔۔۔ کبیر خان اس کے بال چھوڑتے
پیچھے ہوا تھا۔۔۔ زرا خان اپنی آنکھیں ہاتھ کی پشت سے رگڑتے ہوئے
کمرے سے نکلی۔۔۔ کبیر خان اپنے چہرہ پہ ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔۔ آخر
اسے کیا ہو رہا تھا۔۔۔ کیوں وہ ایسا کر رہا تھا۔۔۔ کبیر خان اپنی سوچوں کو
جھٹکتے ہوئے کمرے سے نکلا۔۔۔

منت کمرے میں اپنی گڑیا کو گود میں لیٹاتے ہوئے بیٹھی ہوئی
تھی۔۔۔ غزل، نجستہ، زویا بہت خوش تھی۔۔۔ ان کو ایک کھولنا مل

گیا تھا۔۔۔ کبھی کوئی اسے اپنی گود میں لیتا تو کبھی کوئی۔۔۔ منت بیڈ
 کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے دروازہ پہ نظریں جمائے ہوئی
 تھی۔۔۔ لیکن اندر آنے والی شخصیت کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹنے کو
 تھی۔۔۔۔ وہ احسد ہی تھا۔۔۔ جو ابھی اندر آیا تھا۔۔۔ منت اس کی
 طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ حیران تھی۔۔۔ "نجستہ یہ لوں۔۔۔" اس
 کی آواز پہ منت نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کھول کر اس کی طرف
 دیکھا۔۔۔

پھر اسے نفرت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے چہرہ پھیر چکی
 تھی۔۔۔ رایان اس پہ بنا کوئی نظر ڈالے کرے سے نکلا گیا۔۔۔ منت کو
 وہ بالکل احسد کی طرح لگا تھا۔۔۔ منت بے یقین تھی۔۔۔ "منت تم
 ریست کرو۔۔۔ نجستہ نے منت کو کندھوں سے پکڑتے اسے
 لٹایا۔۔۔ منت آنکھیں بند کر چکی تھی۔۔۔۔۔"

رایان خان منت کے کمرے سے نکل رہا تھا۔۔۔ اسے دیکھ کبیر خان نے
ایبر واچکائی۔۔۔ "وہ۔۔۔ لالا میں خجستہ کو کچھ میڈیسن دینا گیا
تھا۔۔۔" رایان خان کبیر خان کے دیکھنے پہ بولا۔۔۔ "ہمم۔۔۔ ٹھیک
ہے جاؤ۔۔۔ لیکن میری ایک بات کان کھول کر سن لوں۔۔۔ اگر منت
تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی ہوں گی۔۔۔ تو تم دوبارہ اس کی طرف
دیکھو گے بھی نہیں۔۔۔" کبیر خان اس کی طرف دیکھتے ہوئے
بولا۔۔۔ "جی لالا۔۔۔ میں واپس چلا جاؤ گا۔۔۔" رایان خان بول کر جا
چکا تھا۔۔۔

کبیر خان نے پریشانی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ جواب جاچکا
تھا۔۔۔ اس نے تو کبھی ایسا نہیں سوچا تھا۔۔۔ کہ رایان خان واپس چلا
جائے۔۔۔ کبیر خان نے منت کے کمرے کا دروازہ نوکڑ کیا۔۔۔ زویا

نے اٹھ کر دروازہ کھولا تھا۔۔۔ "بیٹا تم تینوں باہر جاؤ۔۔۔ گڑیا کو یہی لیٹا دو۔۔۔ مجھے منت سے بات کرنی ہے۔۔۔" کبیر خان زویا کی طرف پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "او کے لالا۔۔۔" زویا، خجستہ غزل تینوں کمرے سے نکل گئی۔۔۔ منت بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

بیٹا تم اگر مجھے اپنا لالا سمجھتی ہوں۔۔۔ تو مجھے یقین ہے میرے فیصلہ "سے انکار نہیں کرو گی۔۔۔" کبیر خان منت کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔ "جی لالا۔۔۔" منت نے کبیر خان کی طرف دیکھتے مدھم سی آواز میں کہا۔۔۔ "بیٹا میں چاہتا ہوں۔۔۔ تم رایان سے نکاح کر لو۔۔۔" کبیر خان نے پیار سے منت کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔ منت نے حیرانگی سے کبیر خان کی طرف دیکھا۔۔۔

لالا۔۔ "منت حیرانگی سے بولی۔۔۔" بیٹا میں تمہارا برا نہیں"

چاہتا۔۔ میرے لیے تم سب میری بیٹوں کی طرح ہوں۔۔۔" کبیر

خان پیار سے بولا۔۔۔ "لالا میں نہیں کر سکتی۔۔۔" منت روتے ہوئے

بولی۔۔۔ "میری جان میری بات سنوں۔۔۔" اج نہیں تو کل آگاہ جان

کسی اور سے بھی تمہاری شادی کرنے کا سوچے گے۔۔۔ تو اس سے اچھا

ہے۔۔۔ تمہاری شادی رایان سے ہو جائے۔۔۔۔۔" کبیر خان پیار سے

بولا۔۔۔۔۔ "لالا میں نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔" منت روتے ہوئے

بولی۔۔۔ "بیٹا اللہ نے کرے اگر آگاہ جان نے کسی اور سے شادی کرنے

کا سوچا۔۔۔ اور اگر وہ تمہاری گڑیا کا باپ نہ بن پایا۔۔۔ تو ہم کچھ نہیں

کر سکے گے۔۔۔۔۔ رایان ہمارا اپنا بچہ ہے۔۔۔ جس طرح مجھے تناسب

عزیر ہوں۔۔۔ وہ بھی مجھے بہت عزیز ہے۔۔۔ مجھے اس پہ پورا یقین

ہے۔۔۔۔ وہ میری پیاری بیٹی کو بہت خوش رکھے گا۔۔۔ اور ہماری گڑیا
کا بھی خیال رکھا گا۔۔۔ "کبیر خان نے پیار سے اسے سمجھایا۔۔۔
منت بس کبیر خان کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس کی باتیں بھی ٹھیک
تھی۔۔۔ کچھ غلط نہیں بول رہا تھا۔۔۔ منت کبیر خان کی طرف دیکھتے
ہمی میں سر ہلا گئی۔۔۔ "مجھے یقین تھا۔۔۔ منت میری بات سمجھے
گی۔۔۔ "خوش رہوں ہمیشہ۔۔۔" کبیر خان منت کو پیار سے بولتے
ہوئے کمرے سے نکلا۔۔۔۔۔ منت اپنا چہرہ ہاتھوں میں لیے پھوٹ
پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔۔

کبیر خان مردان خانے میں موجود تھا۔۔۔ مردان خانے میں حویلی کے
سارے مرد تھے۔۔۔ رایان خان، اذان خان سامنے بیٹھے ہوئے

<https://www.zubinovelzone.com/>

تھے۔۔۔ راضون خان ابھی ہی آیا تھا۔۔۔۔۔ "آگاہ

جان۔۔۔ بابا، چاچو۔۔۔ میں نے منت کے لیے ایک فیصلہ کیا

ہے۔۔۔ "کبیر خان نے سنجیدگی سے سب پہ ایک نظر ڈالی۔۔۔ اذان کا

فون رنگ ہوا تھا۔۔۔ اذان نے نمبر دیکھا۔۔۔ انجان نمبر دیکھتے اذان

کال کاٹ چکا تھا۔۔۔۔۔

آگاہ جان۔۔۔ میں نے فیصلہ کیا ہے۔۔۔ کہ ہم منت اور رایان کی "

شادی کر دے۔۔۔ "کبیر خان سنجیدگی سے بولا۔۔۔ رایان خان نے

کبیر خان کی طرف دیکھا۔۔۔ اسے امید نہیں تھی۔۔۔ کبیر خان اتنی

جلدی سب کو بتائے گا۔۔۔ اذان جس کو کالز پہ کالز آرہی تھی۔۔۔ اس

نے حیرانگی سے کبیر خان کی طرف دیکھا۔۔۔ سب نے حیرت سے کبیر

خان کی طرف دیکھا۔۔۔ "بچہ یہ تم کیا بول رہا ہے۔۔۔" طاہر خان نے

کبیر خان کی طرف حیرانگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

چاچو میں نے بہت سوچ سمجھ کر آپ سب سے بات کی "

ہے۔۔۔ ہماری منت اب اکیلی نہیں ہے۔۔۔ اس کے پاس ایک ننھی سی گڑیا بھی ہے۔۔۔ اور جسے باپ کی ضرورت ہے۔۔۔ کل یار سوں آپ پانچ سال منت کی شادی نہیں کرے گے۔۔۔ بعد میں کبھی نا کبھی تو کرنی ہی ہے۔۔۔ اور ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ منت کی جس سے شادی ہوں گی۔۔۔ وہ ہماری گڑیا کا باپ بنا گا۔۔۔ یا نہیں۔۔۔ " کبیر خان نے جیسے منت کو سمجھایا تھا۔۔۔ ویسے ہی ان سب کو سمجھانا چاہا تھا۔۔۔

سب کے چہرہ سنجیدہ تھے۔۔۔ جبکہ اذان خان ابھی حیران تھا۔۔۔ "ہم کو لگتا ہے۔۔۔ کبیر کا فیصلہ ٹھیک ہے۔۔۔ ہمیں فخر ہے۔۔۔ ہمارا پوتا پر۔۔۔ جو ہمارا طرح فیصلہ کرے گا۔۔۔ " آگاہ جان نے کبیر خان کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ "تو پھر کوئی اچھا سادہ رکھ کر نکاح

کی تیاریاں کرتے ہیں۔۔۔" طاہر فاروق نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

میں ریسٹ کر لوں۔۔۔" راضون خان بول کر واک آؤٹ کر گیا۔۔۔ سب ہی اٹھ کر مردان خانے سے جا چکے تھے۔۔۔" اب ہم کو تم بتاؤ۔۔۔ تم کب شادی کرے گا۔۔۔ پرزیدے سے۔۔۔" آگاہ جان نے کبیر خان کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔ کبیر خان نے اپنے بالوں کو ہاتھوں سے سہلایا۔۔۔" ہم کو بھی خواہش ہے۔۔۔ تمہارا بھی اولاد دیکھنا کا۔۔۔ ہم نہیں چاہتا تمہارا اولاد اس قاتل کا بہن سے ہوں۔۔۔ ہم تمہارا خواہش پر اس کو اس حویلی میں رہنا کا اجازت دیا ہوا ہے۔۔۔ لیکن اب ہم کو ہمارا ہوتا کا اولاد بھی چاہیے۔۔۔ تم پرزیدہ سے شادی کر لوں۔۔۔" آگاہ جان پیار سے کبیر خان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

جی آگاہ جان۔۔۔ "کبیر خان آگاہ جان کے ہاتھ چومتے ہوئے"
 بولا۔۔۔ "چلے آگاہ جان۔۔۔ میں آپ کو کمرے تک چھوڑ
 دو۔۔۔" کبیر خان نے آگاہ جان کو سہارا دیا۔۔۔ اور ان کے کمرے تک
 چھوڑ کر آیا۔۔۔ کبیر خان آگاہ جان کو کمرے میں چھوڑ کر باہر نکل
 گیا۔۔۔

 زرا خان کمرے میں بیڈ پہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں کے
 سامنے چار سال پرانا منظر آیا تھا۔۔۔ جب وہ پندرہ کہ بھی نہیں ہوئی
 تھی۔۔۔ اور اسے ونی کیا تھا۔۔۔
 (ماضی)

سب جرگے میں موجود تھے۔۔۔ کبیر خان اپنے ہاتھوں کی انگلیوں میں
 انگلیاں پھسائے اپنے چمکدار شوزوں پہ نظریں جمائے ہوئے

تھا۔۔۔"میں نے سدرہ کی جان نہیں لی۔۔۔ اس کی گاڑی کا ایکسیڈینٹ
 ہوا تھا۔۔۔"راحیل خان سب پہ ایک نظر ڈالتے ہوئے
 بولا۔۔۔"اس کی گاڑی کا ایکسیڈینٹ ہو گیا۔۔۔ اور تم بچ گئے ہم بچے
 ہے کیا۔۔۔"کبیر خان اٹھتے ہوئے چلایا۔۔۔"میں کیوں مارو
 گا۔۔۔ کیوں اپنے بچے سے اس کی ماں کو دور کرو گا۔۔۔"راحیل خان
 اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔"منہ بند کرو اپنا۔۔۔ سالے
 کمینے، میری بہن کی جان لی ہے۔۔۔ اس کمینے نے۔۔۔"کبیر خان
 راحیل خان کا گریبان پکڑتے ہوئے چلایا۔۔۔"مجھے بھی اس کی بہن ونی
 میں چاہیے۔۔۔"کبیر خان راحیل خان کو دھکے دیتے ہوئے بولا۔۔۔
 میں تیری جان لے لوں گا۔۔۔ بکو اس بند کر۔۔۔ اپنی۔۔۔ میں نے"
 تیری بہن کی جان نہیں لی۔۔۔"راحیل خان اسے خون چھلکتی نظروں
 سے دیکھتے ہوئے غرایا۔۔۔"مجھے تیری بہن چاہیے۔۔۔ ونی کے طور

پر۔۔ "کبیر خان را حیل خان کو گھورتے ہوئے بولا۔۔۔" کبیر
 خان۔۔۔ بکو اس بند کر۔۔۔ میں تیری جان لے لوں گا۔۔۔ اگر تو نے
 میری بہن کا نام لیا۔۔۔ را حیل خان چلایا تھا۔۔۔ "مجھے اپنی بہن کی
 موت کے بدلے اس کی بہن زرا خان ونی میں چاہیے۔۔۔" کبیر خان کو
 اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔
 اس نے کبھی سوچا نہیں تھا۔۔۔ اسے ایسا کرنا پڑے گا۔۔۔ وہ جسے بہن
 بولتا تھا۔۔۔ اسے ہی خود اپنی بیوی ونی کے طور پر لینا پڑے گا۔۔۔ سب
 ہی حیران تھے۔۔۔ ہاشم خان اپنا سر پکڑے دونوں ہاتھوں میں بیٹھے
 ہوئے تھے۔۔۔ زرا خان انہیں جان سے پیاری تھی۔۔۔ لیکن وہ
 نہیں چاہتے تھے۔۔۔ خاندانوں کی دشمنی نہیں چاہتے تھے۔۔۔ اسی
 لیے بولے۔۔۔ "میں اپنی بیٹی کو ونی کرنے کے لیے تیار
 ہوں۔۔۔ لیکن جب تک میری بیٹی اٹھارہ سال کی نہیں ہو جاتی۔۔۔ تم

اس کی طرف دیکھوں گے بھی نہیں۔۔۔" ہاشم خان کبیر خان کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔

راحیل خان نے حیرت سے اپنے باپ کی طرف دیکھا۔۔۔" بابا یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔" راحیل خان ہاشم خان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔" ٹھیک ہے۔۔۔ مجھے منظور ہے۔۔۔ لیکن اس کا ابھی اور اسی

وقت مجھ سے نکاح ہو گا۔۔۔" کبیر خان اپنی رو بدار آواز میں بولا۔۔۔ تو جرگے میں کچھ پل کے لیے سناٹا چھایا تھا۔۔۔" منظور

ہے۔۔۔" ہاشم خان بول کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھے۔۔۔ کبیر خان، راضون خان کے ساتھ خان مینشن کی طرف روانہ ہوئے۔۔۔ کبیر خان نے ابھی داخلی دروازے عبور ہی کیا تھا۔۔۔ کہ سامنے زرا خان کو میکانل کے ساتھ کھیلنے دیکھ کر ایک پل کے ٹھٹکا تھا۔۔۔

ذرا خان گرین کلر کی فراک پہنے بالوں کا جوڑا بنا کر ایک آوارہ لٹ چہرہ
 پہ تھی۔۔۔ اور میکل کے ساتھ کھیل رہی
 تھی۔۔۔ "لالا۔۔۔" راضون خان کی آواز پہ کبیر خان ہوش میں آیا
 تھا۔۔۔ ہاشم خان نے ریشمہ خان کی طرف دیکھا۔۔۔ "بھابی ذرا خان کا
 نکاح ہے۔۔۔ اسے لال دوپٹہ اوڑھے۔۔۔" ہاشم خان ذرا خان کو ایک
 نظر دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔ "لیکن لالا۔۔۔ ہمارا بچہ تو ابھی بہت چھوٹا
 ہے۔۔۔" ریشمہ خانم پریشانی سے بولی۔۔۔ ذرا خان نے بھی حیرانگی
 سے ہاشم خان کی طرف دیکھا۔۔۔ وہ کچھ پوچھنا چاہتی۔۔۔
 ابھی کوئی سوال نہیں پوچھے گی۔۔۔ ہماری گڑیا۔۔۔ اپنے بابا کی بات
 مانے گی۔۔۔ "ہاشم خان ذرا خان کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے
 بولے۔۔۔ ذرا خان میکل کو ملازمہ کے حوالے کرتے ریشمہ خانم کے
 ساتھ کمرے میں آئی۔۔۔ "مورے کیوں ایسا کر رہے ہیں

بابا۔۔۔"زراخان کی آنکھوں سے آنسوؤں نکلے تھے۔۔۔"نامیرا بچہ
 رونا نہیں۔۔۔"ریشمہ خانم نے زراخان کے آنسو صاف کیے۔۔۔اور
 اسے ریڈ کلر کی فراک دی۔۔۔جس کا گلہ کا مدار تھا۔۔۔اور نیچے بھی
 کراہی ہوئی تھی۔۔۔اور اسے دوپٹہ اوڑھا۔۔۔

زراخان میک اپ سے پاک چہرہ کے ساتھ بھی اس فراک میں قیامت
 ڈھا رہی تھی۔۔۔"نکاح خواں آگیا ہے۔۔۔"انتیاز علی خان نے اپنی
 چھوٹی سی گڑیا کی طرف دیکھا۔۔۔زراخان کی ماں تو اسے پیدا کرتے ہی
 اس دنیا سے رخصت ہو گئی تھی۔۔۔ریشمہ خانم کی کوئی بیٹی نہیں
 تھی۔۔۔انہوں نے زراخان کو اپنی بیٹی کی طرح رکھا تھا۔۔۔انتیاز
 علی خان بھی زراخان سے بہت محبت کرتے تھے۔۔۔اسی لیے زرا
 خان دونوں کو ہی بابا بولتی تھی۔۔۔۔۔

زراخان ولد ہاشم خان آپ کا نکاح کبیر خان والد گلزار خان کے ساتھ " باعواز 10 عرب حق مہر سکہ رائج الوقت ہونا قرار پایا ہے۔۔۔ کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔

کبیر خان کا نام سنتے زراخان حیران ہوئی تھی۔۔۔ اس نے اپنی چادر سے ہی سراٹھا کر ریشمہ خانم کی طرف دیکھا۔۔۔ "میری جان بولو۔۔۔" ریشمہ خانم نے زراخان کے پاس بیٹھے ہوئے کہا۔۔۔ "ق۔۔۔ قبول ہے۔۔۔" زراخان کی آواز لڑکھرائی تھی۔۔۔

زراخان ولد ہاشم خان آپ کا نکاح کبیر خان والد گلزار خان کے ساتھ " باعواز 10 عرب حق مہر سکہ رائج الوقت ہونا قرار پایا ہے۔۔۔ کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔

ق۔۔۔ قبول ہے۔۔۔ "زراخان بے یقینی کی کیفیت میں"

بولی۔۔۔ اس نے ہمیشہ کبیر خان کو بھائی کی طرح سوچا تھا۔۔۔ اور اب
اچانک سے نکاح۔۔۔ وہ حیران تھی۔۔۔

زراخان ولد ہاشم خان آپ کا نکاح کبیر خان والد گلزار خان کے ساتھ "
باعواز 10 عرب حق مہر سکہ رائج الوقت ہونا قرار پایا ہے۔۔۔ کیا آپ
"کو قبول ہے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔ "زراخان کی آنکھوں سے آنسو بہنے شروع ہوئے"
تھے۔۔۔ اسے اپنی قسمت پہ رونا آیا تھا۔۔۔ اج اس سے اس کی محبت
چھین چکی تھی۔۔۔ ریشمہ خانم نے پیپر ز اور پین اس کی طرف
بڑھائے۔۔۔ زراخان نے کانپتے ہاتھوں سے سائن کیے تھے۔۔۔ اس
کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر برسے تھے۔۔۔

کبیر خان ولد گلزار خان خان آپ کا نکاح زرا خان بنت ہاشم خان کے " ساتھ باعواز 10 عرب حق مہر سکھ رائج الوقت ہونا قرار ہے۔۔۔ کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔ "کبیر خان سنجیدگی سے بولا۔۔۔

کبیر خان ولد گلزار خان خان آپ کا نکاح زرا خان بنت ہاشم خان کے ساتھ " باعواز 10 عرب حق مہر سکھ رائج الوقت ہونا قرار پایا ہے۔۔۔ کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔ "کبیر خان آنکھیں بند کرتے پھر سے بول چکا تھا۔۔۔ اس نے سوچا نہیں تھا۔۔۔ وہ کبھی ایسا کرے گا۔۔۔ لیکن ایسا ہو چکا تھا۔۔۔

کبیر خان تیسری دفعہ نکاح خواں کے بولنے سے پہلے ہی سنے بنا قبول ہے۔۔۔ بول چکا تھا۔۔۔ اور جا چکا تھا۔۔۔

(حال)

کیا۔۔ "کبیر خان گردن پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔" میرا بس چلے تو
 آپ کو سارا ہی توڑ دو۔۔۔ "زرا خان کبیر خان کو غصے سے دیکھتے ہوئے
 بولی۔۔۔ "توڑ دو۔۔۔ تمہارے سامنے ہی ہوں۔۔۔" کبیر خان نے
 اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراہٹ دبائے کہا۔۔۔ زرا خان کبیر خان
 جو گھورتے ہوئے پیر پیٹتے کمرے سے نکل گئی۔۔۔



راضون خان کمرے میں آیا۔۔۔ کمرے میں غزل نہیں
 تھی۔۔۔ راضون خان آکر بیڈ پہ لیٹ گیا۔۔۔ اور آنکھوں پہ بازو رکھے
 لیٹ گیا۔۔۔ غزل مسکراتے ہوئے کمرے میں آئی تھی۔۔۔ راضون
 خان کو دیکھ کر اس کی ہنسی تھمی تھی۔۔۔ راضون خان اس کی ہنسی کی
 آواز سن چکا تھا۔۔۔ لیکن ابھی بھی اسی پوزیشن میں تھا۔۔۔ غزل نے

ایک نظر اپنا فون پہ ڈالی۔۔۔ جو بالکل ہی راضون خان کے پاس پڑا ہوا تھا۔۔۔

غزل دے دے پاؤں راضون خان کی طرف بڑھی۔۔۔ غزل نے بیڈ کے قریب آتے ہوئے ایک نظر راضون خان پہ ڈالی۔۔۔ اور پھر اس پر سے جھکتے ہوئے موبائل پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔۔۔ غزل ایک ہاتھ سے موبائل پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اور دوسرا ہاتھ اس کا اس کی دھڑکنوں پر تھا۔۔۔ جو زور و شور سے بج رہی تھی۔۔۔ راضون خان کی سانسوں کی تپش اسے اپنی دھڑکنوں پہ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ اور اس کی حالت خراب ہو رہی تھی۔۔۔ غزل نے گہرا سانس لیتے ہوئے موبائل کی طرف دیکھا۔۔۔

غزل کا ہاتھ موبائل تک جا نہیں رہا تھا۔۔۔ غزل نے ہاتھ تھوڑا سا راضون خان کے تکیے کے نیچے لے جاتے ہوئے موبائل پکڑا۔۔۔ اور

گہرا سانس لیتے اوپر ہی ہونے لگی تھی۔۔۔ کہ راضون خان اسے خود پہ گرا گیا۔۔۔

غزل کی آنکھیں پوری طرح سے کھولیں تھی۔۔۔ راضون خان نے آنکھوں سے سے بازو ہٹاتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ "تمہاری جان کو سکون نہیں ہے۔۔۔" راضون خان غزل کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "و۔۔۔ وہ میں اپنا موبائل لینے آئی تھی۔۔۔" غزل راضون خان کی طرف دیکھتے ڈرتے ہوئے بولی۔۔۔ راضون خان غزل کی کمر پہ حصار بنائے ہوئے تھا۔۔۔ غزل کی سبز آنکھیں حیرت سے بھی زیادہ کھولیں ہوئی تھی۔۔۔ راضون خان اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنی کالی آنکھیں گاڑھ گیا۔۔۔ راضون خان غزل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کی کمر پہ ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔۔

غزل اپنی آنکھیں سختی سے میچ گئی۔۔۔ راضون خان اسے بیڈ پہ کرتے ہوئے اس پہ سایہ فگن ہوا۔۔۔ غزل کی آنکھیں لرز رہی تھیں۔۔۔ راضون خان نے اس کی آنکھوں پہ ہونٹ رکھے۔۔۔ غزل اس کے حصار میں پوری طرح کانپی تھی۔۔۔ "اتنے دن کیسے گزرے۔۔۔ تم خوش ہو گی نا۔۔۔ کہ میں یہاں نہیں ہوں۔۔۔" راضون خان مسکراتے ہوئے اس کے ہونٹوں کو اپنی فوکس میں رکھتے ہوئے بولا۔۔۔ غزل کی آنکھیں بند تھیں۔۔۔ "نہیں تو۔۔۔" غزل آنکھیں بند کیے کانپتے ہوئے "بولی۔۔۔ راضون اس کے کانپتے وجود کو محسوس کرتے اس کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لے گیا۔۔۔ غزل کی آنکھیں پوری کھولیں تھیں۔۔۔ راضون خان غزل نے ہونٹوں پہ جھکا اس کی سانسیں انہیل کر گیا۔۔۔ غزل راضون خان کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑ

گئی۔۔۔ راضون خان اس کے بالائی لب کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے
 اس کے ہونٹوں کو آزادی بخش گیا۔۔۔

غزل راضون خان کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑے گہرے سانس لے
 رہی تھی۔۔۔ راضون خان غزل کے ہونٹوں سے نکلنے والی بوندوں کو
 اپنی پوروں سے صاف کر گیا۔۔۔ غزل کانپتے ہوئے اپنی سبز آنکھیں
 کھول گئی۔۔۔ راضون خان اس کی سبز آنکھوں کو نم دیکھتے اس پر سے
 ہٹتے بیڈ پہ ہوا تھا۔۔۔ غزل تیزی سے بیڈ سے اٹھتے باہر کی طرف
 بڑھی۔۔۔

راضون خان کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

شہد کی مٹھاس اپنی جگہ "

میرے صنم کے ہونٹوں کی بات ہی الگ ہے

راضون خان اپنے ہونٹوں پہ انگوٹھا پھیرتے ہوئے مسکرایا۔۔۔

My love, my greenish love

راضون خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔ اور لیٹ گیا۔۔۔۔

غزل بڑبڑاتے ہوئے کمرے سے نکلی تھی۔۔۔ کہ رایان خان سے
ٹکرائی۔۔۔ "کیا ہو گیا۔۔۔ کوئی جن دیکھ لیا ہے۔۔۔" رایان خان اس
کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "ن۔۔۔ نہیں۔۔۔" غزل خود کو کمپوز
کرتے ہوئے بولی۔۔۔ "یار غزل۔۔۔ تم یہی کھڑی ہوئی ہوں۔۔۔ یار
چلو کپڑے دیکھے کون سے پہنے گے۔۔۔" زویا غزل کی بازو پکڑتے
ہوئے بولی۔۔۔ "کپڑے کیوں۔۔۔" غزل نے اس کی طرف سوالیہ
نظروں سے دیکھا۔۔۔

یار رایان لالا کا نکاح۔۔۔ منت کے ساتھ۔۔۔ "زویا چلتے ہوئے"
بولی۔۔۔ غزل وہی روکی تھی۔۔۔ "یار شام میں ہے۔۔۔ جلدی

چلو۔۔۔" زویا نے اس کے ساتھ تیزی سے چلتے ہوئے اپنے کمرے میں آئی۔۔۔ اذان بھی اندر کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اس کا موبائل پھر سے رینگ ہو رہا تھا۔۔۔ اس نے موبائل کی طرف دیکھا۔۔۔ وہی انجان نمبر تھا۔۔۔ اذان نے سائیڈ پہ ہوتے کال ریسیو کی۔۔۔ "ہیلو۔۔۔" اذان سنجیدگی سے بولا۔۔۔ "شکر ہے جناب نے کال تو اٹھائی۔۔۔" دوسری طرف سے مسکراہٹ کے ساتھ آواز آئی تھی۔۔۔ اذان کوئی جواب دیے بنا کال کٹ کر چکا تھا۔۔۔

منت اپنے کمرے میں بیٹھی اپنی چھوٹی سے گڑیا کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔۔ زرا خان، ماہ نور خان کے ساتھ منت کا لہنگا لیے کمرے میں آئی۔۔۔ منت نے ایک نظر ماہ نور خان پہ ڈالی۔۔۔ اور پھر سے نظریں جھکا گئی۔۔۔ ماہ نور خان منت کی پیشانی پہ ہونٹ رکھتے ہوئے کمرے

سے نکل گئی۔۔۔ زرا خان بھی لہنگا بیڈ پہ رکھتے اس کی طرف
 بڑھی۔۔۔ "منت گڑیا مجھے دے دو۔۔۔ تم ریڈی ہو جاؤ۔۔۔ تم
 کپڑے چینج کرو گی۔۔۔ تو بیوٹیشن تمہیں تیار کرے گی۔۔۔" زرا
 خان نے گڑیا کو منت سے لیتے ہوئے کہا۔۔۔ منت کی آنکھیں نم
 تھیں۔۔۔

زرا خان منت کے پاس بیٹھی۔۔۔ "منت۔۔۔ اللہ تعالیٰ جو بھی کرتے
 ہیں۔۔۔ ہمارے لیے بہتر ہوتا ہے۔۔۔" زرا خان پیار سے منت کے
 عارض پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔۔ اور کمرے سے باہر کی طرف
 بڑھی۔۔۔ منت کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے شروع ہوئے
 تھے۔۔۔ حسد کی تصویر سائید ٹیبل سے پکڑتے ہوئے منت خود سے
 لگائے رونے لگی۔۔۔ "کیلے سب کچھ بدل گیا۔۔۔ حسد۔۔۔ اپ مجھ
 سے کتنی محبت کرتے تھے۔۔۔ ہم کتنے خوش تھے۔۔۔ پھر آپ ہی مجھ

سے دور چلے گئے۔۔۔ ہمیشہ کے لیے۔۔۔ مجھے یوں اکیلا تنہا چھوڑ

دیا۔۔۔ ایک دفعہ نہیں سوچا۔۔۔ اپ کی منت کیا کرے گی۔۔۔ اپ

کے بنا۔۔۔ "منت روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔"

دروازہ نوکڑ ہونے پر منت نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے دروازے

کی طرف دیکھا۔۔۔ "آجائے۔۔۔" منت دروازے کی طرف دیکھتے

ہوئے بولی۔۔۔۔ "منت بھابی آپ کو مہندی لگانا کا واسطے لڑکیاں آئی

ہے۔۔۔۔۔ اپ تیار ہو کر ہم کو آواز دے۔۔۔۔" ملازمہ بول کر کمرے

سے باہر نکلی۔۔۔ منت خم آنکھوں سے لہنگے کو دیکھتے اسے پکڑ کر

واشروم کی طرف بڑھی۔۔۔۔

منت لہنگا پہنتے ہوئے اپنی چولی کی ڈوریاں باندھتے ہوئے کمرے میں

آئی۔۔۔ اور دوپٹہ خود پہ لیا۔۔۔ ملازمہ کمرے میں تھی۔۔۔۔ منت کو

چمیر پہ بیٹھاتے۔۔۔ ملازمہ نے ان لڑکیوں اندر بلایا۔۔۔ دو لڑکیاں

اسے مہندی لگانے لگی۔۔۔" نام کیا لکھنا ہے۔۔۔" لڑکی نے مہندی لگاتے ہوئے منت کی طرف دیکھا۔۔۔" ا۔۔۔" رایان۔۔۔" منت احسد کے نام لینے ہی والی تھی۔۔۔ کہ ملازمہ بولتے ہوئے مسکرائی۔۔۔ آدھ گھنٹے میں وہ منت کو مہندی لگا چکی تھی۔۔۔ مہندی لگنے کے بعد بیو ٹیشن منت کو ہلکا سا میک اپ کرنے لگی۔۔۔ اس کے بال بناتے دوپٹہ پینز سے سیٹ کرتے ہوئے اسے دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔۔۔ منت نے ہلکا سا میک اپ کروایا تھا۔۔۔ لیکن ہلکے سے میک اپ نے ہی اسے روپ کو نخرہ تھا۔۔۔

آپ تو بہت خوبصورت ہے۔۔۔" بیو ٹیشن منت کو دیکھتے ہوئے " بولی۔۔۔ منت خود کی طرف دیکھتے ہوئے استنزیہ مسکرائی۔۔۔ اور بیو ٹیشن باہر چلے گئی۔۔۔ بیو ٹیشن کے باہر جاتے ہی منت خود کو دیکھتے ہوئے استنزیہ مسکرائی۔۔۔" یا اللہ مجھ سے وہ چھین لیا۔۔۔ جو مجھے بہت

عزیز تھا۔۔۔ احسد آج آپ کی محبت کو آپ کے ہی بھائی کے نکاح میں
 دیا جا رہا ہے۔۔۔ انج مجھ سے یہ بھی حق چھین لیا جائے گا۔۔۔ "منت خود
 کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔"

زرا خان کمرے میں آئی۔۔۔ کبیر خان بالکل ریڈی کھڑا ہوا پر فیوم لگا رہا
 تھا۔۔۔ زرا خان نے کبیر خان کی طرف دیکھا۔۔۔ جو بلیک کلر کی شلوار
 قمیض میں ملبوس سفید چادر لیے ہوئے تھا۔۔۔ "ہینڈ سم لگ رہا ہوں
 نا۔۔۔" کبیر خان نے سوالیہ نظروں سے زرا خان کی طرف
 دیکھا۔۔۔ زرا خان نے کبیر خان کی طرف دیکھتے ہوئے کندھے
 آچکائے۔۔۔ اور واشروم کی طرف بڑھی۔۔۔ "پر یزدہ بھی بلیک کلر
 پہن رہی ہے۔۔۔ پتہ نہیں کیسی لگ رہی ہوں گی۔۔۔" کبیر خان زرا

چھونے کے بے قرار تھا۔۔۔ کبیر خان کی انگلیوں نے زرا خان کی گہرا یوں کو چھوا تھا۔۔۔ زرا خان بری طرح سے اس کا ہاتھ جھٹکتے بیڈ سے اٹھتے گہرا سانس لینے لگی۔۔۔ "کبیر خان نے مسکراتے ہوئے زرا خان کے پیٹ کے گرد حصار بنایا۔۔۔

بہت خوب صورت لگ رہی ہوں۔۔۔ "کبیر خان نے زرا خان کی "کانوں کی لوں کو دانتوں سے چھوتے ہوئے سرگوشی کی۔۔۔ زرا خان سرخ ہوئی تھی۔۔۔ لیکن پھر اگلے ہی پل اس کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھ گئی۔۔۔ "میرے نزدیک آنے کی کوشش مت کرے۔۔۔" زرا خان کبیر خان کو غصے سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ "کچھ دن برداشت کر لوں۔۔۔ پھر دوسری شادی کر لوں گا۔۔۔ پھر تمہارے قریب نہیں آؤ گا۔۔۔" کبیر خان نے زرا خان کے بالوں پہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ "جس سے دوسری شادی کرو

گے۔۔۔ ابھی بھی اسی کے پاس جاؤ۔۔۔ "زرا خان غصے سے بولتے
کمرے سے نکلی۔۔۔۔۔

زرا خان منت کے کمرے میں آئی۔۔۔ منت بالکل تیار بیٹھی ہوئی
تھی۔۔۔ زرا خان منت کی طرف بڑھی۔۔۔ اور اس کے پاس
بیٹھی۔۔۔ "منت ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہوں۔۔۔" زرا خان
نے منت کی نظر اتارتے ہوئے کہا۔۔۔ منت کی آنکھیں نم
تھی۔۔۔ "بھابی کاش میں مرجاتی۔۔۔" منت نم آواز میں
بولی۔۔۔ "کیوں میری جان۔۔۔ ایسی باتیں کیوں کر رہی
ہوں۔۔۔" زرا خان تڑپتے ہوئے بولی۔۔۔ "بھابی کیا ایک لڑکی کو اپنی

مرضی سے زندگی گزارنے کا حق نہیں ہے۔۔۔"منت نے نم آنکھوں سے زراخان کی طرف دیکھا۔۔۔

ایک لڑکی کی زندگی ہی نہیں ہوتی منت۔۔۔ تم نے کبھی ایسا سنا کسی

لڑکے نے اپنے مورے، بابا کی عزت بچانے کے لیے اپنی محبت کو

قربان کر دیا۔۔۔ نہیں نا۔۔۔ کیونکہ ایک لڑکی ہی ایسا کر سکتی

ہے۔۔۔۔ ایک لڑکی ان حیوانوں کی دنیا میں اکیلی نہیں رہ

سکتی۔۔۔۔ یہاں ہر جگہ صرف حواس پر است ہی ہوتے ہیں۔۔۔ شاید

بابا کے بعد ایک شوہر ہی ہوتا ہے۔۔۔ جو ایک عورت کی حفاظت کرتا

ہے۔۔۔۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ ہماری منت ہم سے دور نہیں

جائے۔۔۔۔ ہمارے پاس رہے۔۔۔ اسی لیے رایان کے ساتھ تمہارا

نکاح کر رہے ہیں۔۔۔ کبیر تم سب سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔ کوئی

غلط فیصلہ نہیں کرے گا۔۔۔" زراخان نے منت کے عارض پہ پیار سے ہاتھ رکھا۔۔۔

بھابی جان۔۔۔ نکاح خواں آگیا ہے۔۔۔" اذان دروازے پہ دستک " دیتے ہوئے بولا۔۔۔ کبیر خان اسی کے پیچھے کھڑا ہوا تھا۔۔۔" صرف بھابی بھی کہا جاسکتا ہے۔۔۔ بھابی جان کہنا ضروری نہیں۔۔۔ ائی سمجھ۔۔۔" کبیر خان اذان کو گھورتے ہوئے مدھم آواز میں بولا۔۔۔" لالا میں تو بھابی کی عزت کرتا ہوں نا۔۔۔ اسی لیے بولا۔۔۔" اذان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔ زراخان نے ریڈ کلر کی چادر منت کے سر پہ اوڑھی۔۔۔

زراخان منت کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

منت خان ولد طاہر فاروق خان آپ کا نکاح رایان خان ولد احمد خان " کے ساتھ باعوازا ایک کروڑ چالیس لاکھ حق مہر سکھ رائج الوقت ہونا قرار

پایا ہے۔۔۔ کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔ "منت کانپ رہی تھی۔۔۔" منت بیٹی کیا آپ کو نکاح قبول ہے۔۔۔ "منت کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے شروع ہوئے تھے۔۔۔" ق۔۔۔ ق۔۔۔ قبول ہے۔۔۔ "منت بہتے ہوئے آنسو کے درمیان تین دفعہ قبول ہے بول چکی تھی۔۔۔"

رایان خان سے نکاح کی رضامندی پوچھتے منت کو رایان خان کے کمرے میں بیٹھایا۔۔۔ منت دلہن بنی کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ اس کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ منت کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے شروع ہوئے تھے۔۔۔ اج اس سے حسد کا نام بھی چھین لیا گیا تھا۔۔۔ منت کی آنکھوں سے آنسوؤں ٹوٹ کر برسے تھے۔۔۔ منت نے اپنے ہاتھوں کی مہندی کی طرف دیکھا۔۔۔ جہاں رایان کی دلہن لکھا ہوا تھا۔۔۔

منت کو اور بھی رونا ہوا تھا۔۔۔۔۔ منت اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے
 رونے لگی۔۔۔۔۔ جب دروازہ کھولنے کی آواز پر منت نے اپنے آنسو
 ہاتھوں سے صاف کیے۔۔۔۔۔ رایان خان دروازہ بند کرتے ہوئے بیڈ کی
 طرف بڑھتے منت کے پاس بیڈ پہ آکر بیٹھا۔۔۔۔۔ منت تھوڑا سا پیچھے
 کھسکی تھی۔۔۔۔۔ "منت۔۔۔۔۔ میں آپ کو فورس نہیں کروں گا۔۔۔۔۔ اور نہ ہی
 آپ کی مرضی کے بنا آپ کے قریب آؤں گا۔۔۔۔۔" رایان منت کی جھکی
 ہوئی آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔ "تم کبھی میرے قریب
 آ بھی نہیں سکتے۔۔۔۔۔" منت رایان کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے
 بولی۔۔۔۔۔

اس کا آنسو سے تر چہرہ دیکھتے رایان کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔۔۔ اسے اپنا
 دل ڈوبتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔ "آپ رور ہی ہے۔۔۔۔۔" رایان نے منت
 کی طرف دیکھتے پیار سے بولا۔۔۔۔۔ "ہاں رور ہی ہوں۔۔۔۔۔ اور میری

رونے کی وجہ تم ہوں۔۔۔"منت روتے ہوئے بولی۔۔۔"میں نے
آپ کو کب رولا یا۔۔۔"رایان نے اس کی طرف حیرانگی سے
دیکھا۔۔۔

تم نے ہی لالا سے کہا۔۔۔ تم نے ہی۔۔۔ تم نے ہی لالا سے میرے "
نکاح کا بولا۔۔۔"منت ہچکیاں لیتے ہوئے بولی۔۔۔ رایان نے منت
کی طرف دیکھا۔۔۔ اسے اب سمجھ آئی تھی۔۔۔ کہ وہ اس نکاح کی وجہ
سے رو رہی ہے۔۔۔ مطلب ابھی اسے کچھ بھی بولنا فضول
تھا۔۔۔ رایان منت کے پاس سے اٹھتے اپنا کوٹ کے بٹن کھولنے
لگا۔۔۔ منت نے حیرانگی اور خوفزدہ نظروں سے اس کی طرف
دیکھا۔۔۔

رایان اپنا کوٹ اتارتے صوفے پہ پھینکتے بیڈ کی دوسری طرف آکر لیٹ
گیا۔۔۔ منت نے ہچکی لیتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ منت بیڈ سے

اترنے ہی لگی تھی۔۔۔ کہ دروازے پہ دستک ہوئی۔۔۔ رایان نے گہرا سانس لیا۔۔۔ اور اٹھ کر دروازہ کھولا۔۔۔ زویا گڑیا کو پکڑے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ "لالا یہ کب سے رو رہی ہے۔۔۔ اسے منت کو پکڑا دے۔۔۔" زویا گڑیا کو رایان کو پکڑاتے جا چکی تھی۔۔۔ اور وہ واقعی ہی رو رہی تھی۔۔۔ رایان نے دروازہ بند کرتے ہوئے گڑیا کی طرف دیکھا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ کیوں رو رہی ہے۔۔۔ میری شہزادی۔۔۔ "رایان نے" پیار سے گڑیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ روتے ہوئے خاموش ہوئی تھی۔۔۔ لیکن اگلے ہی پل پھر سے رونا شروع ہو چکی تھی۔۔۔ رایان نے اسے کندھے سے لگاتے اسے چپ کروانے کی کوشش کی۔۔۔ منت سامنے بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ آخر وہ کر کیا

رہا ہے۔۔۔ گڑیا نے رایان کے عارض کو گایلا کر چکی تھی۔۔۔ رایان کو اب سمجھ آئی تھی۔۔۔ کہ اسے بھوک لگی ہے۔۔۔

رایان نے گڑیا لے جا کر منت کو پکڑائی۔۔۔ "اسے بھوک لگی ہوئی ہے۔۔۔" رایان منت کو پکڑاتے واپس بیڈ پہ آکر بیٹھا۔۔۔ وہ پھر سے رونا شروع ہو چکی تھی۔۔۔ رایان نے منت کی طرف دیکھا۔۔۔ جو اسے یوہی چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ رایان نفی میں سر ہلاتے ہوئے بیڈ سے اٹھتے باہر کی طرف بڑھا۔۔۔ وہ جان چکا تھا۔۔۔ کہ منت اس کے سامنے اسے فیڈ نہیں کروائے گی۔۔۔ رایان کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

منت رایان کو باہر نکلتے دیکھ کر گڑیا کو فیڈ کروانے لگی۔۔۔ گڑیا سوچ چکی تھی۔۔۔ منت اسے آرام سے بیڈ پہ لیٹاتے ہوئے اپنی ڈوریاں باندھتے بیڈ سے اٹھی۔۔۔ رایان اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کمرے

میں آیا۔۔۔ منت کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ رایان نے ایک نظر اس پہ
 ڈالی۔۔۔ منت ریڈ کلر کی بلاؤز جس کی بیک لیس ڈوریاں پہ
 تھی۔۔۔ اور لہنگا پہنے دوپٹہ سے بے نیاز کھڑی ہوئی تھی۔۔۔
 رایان کے گلے میں گلٹی بن کر معدم ہوئی تھی۔۔۔ رایان کو دیکھتے منت
 اپنا دوپٹہ پکڑتے ڈریسنگ روم میں چلے گئی۔۔۔ اس کے کپڑے
 ڈریسنگ روم میں ملازمہ شفٹ کر چکی تھی۔۔۔ منت اپنے کپڑے چینج
 کرتے کمرے میں آئی۔۔۔ رایان آنکھیں موندے لیٹا ہوا
 تھا۔۔۔۔۔ منت اپنے بالوں کا رف سا جو را بناتے ہوئے بیڈ کی دوسری
 طرف آکر بیٹھی۔۔۔۔۔ رایان کا چہرہ دوسری طرف تھا۔۔۔۔۔ منت گڑیا
 کی پیشانی پہ ہونٹ رکھتے ہوئے اس کے گرد حصار بنا کر لیٹ گئی۔۔۔

زراخان کمرے میں نہیں تھی۔۔۔۔ اور کبیر خان کب سے اسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ کبیر خان بیڈ سے اٹھتے ہوئے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔ زرا خان نیچے لاونج میں صوفے پہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان سڑھیاں اترتے اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔ "یہاں کیوں بیٹھی ہوئی ہوں۔۔۔" کبیر خان نے زراخان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔ "میں آپ کو بتانا پسند نہیں کرتی۔۔۔۔" زراخان نے کندھے اچکائے۔۔۔ کبیر خان نے اس کی کلائی پکڑتے ہوئے اسے اپنے مقابل کیا۔۔۔۔

میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔ "کبیر خان نے زراخان" کے ہونٹوں پہ نظریں جمائے کہا۔۔۔۔ "میں نے کہا میرا انتظار کرے۔۔۔" زراخان نے کبیر خان سے اپنی بازو چھرواتے ہوئے کہا۔۔۔۔ "صحیح کہا۔۔۔ تم نے تو نہیں کہا تھا۔۔۔" کبیر خان بولتے زرا

خان کو اٹھاتے ہوئے اوپر کی طرف بڑھا۔۔۔ "چھوڑے
مجھے۔۔۔" زرا خان کبیر خان کی قمیض مٹھیوں میں جکڑتے ہوئے
بولی۔۔۔ کبیر خان نے سر نیچے کرتے زرا خان کے ہونٹوں پہ ہونٹ
رکھے۔۔۔ "اب نہ بولنا۔۔۔ ورنہ یہی کھڑا کر کہ تمہارے ہونٹوں کو
رات بھر گرفت میں لوں گا۔۔۔" کبیر خان نے زرا خان کی آنکھوں
میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔
زرا خان اس کے سینے میں چہرہ چھپائے ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان نے
پاؤں کی ٹھوک سے دروازہ کھولتے اندر آتے بند کیا۔۔۔ زرا خان کو بیڈ
کی وسط پہ لیٹاتے ہوئے کبیر خان اس پہ جھکا۔۔۔ "نیچے کیوں بیٹھی ہوئی
تھی۔۔۔" کبیر خان نے اس کی طرف دیکھتے ایبر واچکائی۔۔۔ "آپ
کی وجہ سے۔۔۔" زرا خان اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

بولی۔۔۔ "نیچے بیٹھنے کی سزا تو بنتی ہے۔۔۔" کبیر خان نے بولتے ہی زرا خان کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیا۔۔۔

زرا خان نے اس کی قمیض مٹھیوں میں جکڑے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی۔۔۔ لیکن کبیر خان اس کی ہاتھوں کو اپنی ہاتھ میں جکڑتے بیڈ کراؤن سے لگا گیا۔۔۔ کبیر خان ایک ہاتھ نیچے لے جاتے اس کی میسکی اوپر کرتے اس کی گہرائیوں کو چھو رہا تھا۔۔۔۔۔ زرا اس کی گرفت میں بن آب مچھلی کی طرح کانپ رہی تھی۔۔۔

کبیر خان اس کے سائیس انہیل کرتے بے باکی سے اس کی گہرائیوں کو چھو رہا تھا۔۔۔ اور زرا خان اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ کبیر خان اپنے اور اس کے درمیان ہر پردہ الگ کرتے اسے اپنے وجود کا حصہ بنائے اس کی گردن پہ اپنا لمس بکھرنے لگا۔۔۔ زرا خان کی سسکیاں کمرے میں گونج رہی تھی۔۔۔۔۔

غزل تو کمرے میں آتے ہی جلدی سے اپنی جیولری اتار رہی تھی۔۔۔ راضون خان نے دروازہ لو کڈ کیا۔۔۔ غزل کے ہاتھ اس کے کان تک جاتے روکے تھے۔۔۔ غزل کا دل زور سے دھڑکنا شروع ہوا تھا۔۔۔

راضون خان نے غزل کی طرف دیکھا۔۔۔ غزل لائٹ بلیو کلر کی ویلوٹ کی فراک پہنے ہوئی تھی۔۔۔ کانوں میں سیم کلر کے اوزاں گلے میں چوکر پہنے ہوئی تھی۔۔۔

راضون خان کو دیکھتے غزل نے تھوک نگلاتھا۔۔۔ اس کی پیشانی پہ پسینے آیا تھا۔۔۔ راضون خان اسے یوں کنفیوز دیکھتے بیڈ کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ راضون خان کو لیٹے دیکھ کر جلدی سے اپنی جیولری اتارتے بال

باندھ کر بیڈ کی دوسری طرف بالکل سائیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔ غزل بالکل بیڈ کی سائیڈ پہ تھی۔۔۔ غزل تھکی ہوئی تھی۔۔۔ اور لیٹتے ہی سو گئی۔۔۔ اس کی آنکھ کب لگی۔۔۔ اسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔ راضون خان نے غزل کی طرف دیکھا۔۔۔ جو اپنے چہرہ پر بلا کی معصومیت لیے سو رہی تھی۔۔۔ غزل کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرایا۔۔۔ "بہت پیاری لگتی ہوں۔۔۔" راضون خان نے غزل کی پیشانی پہ ہونٹ رکھے۔۔۔ اور اس کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھیں موند گیا۔۔۔

زرا خان اپنے حال سے بیگانہ ہوئی کبیر خان کے سینے پہ سر رکھے سو رہی تھی۔۔۔ کبیر خان نے ساری رات اس پہ اپنی شدتوں کی برسات کی تھی۔۔۔ اور اب وہ بے حال اسی کے سینے پہ سر رکھے سو رہی تھی۔۔۔ کبیر خان کو اپنا سینہ بھگیتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔ کبیر خان نے

جایا کرو۔۔۔" زراخان کبیر خان کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے ہوئے بولی۔۔۔

اوکے۔۔۔" کبیر خان زراخان کو حصار کمزور کرتے ہوئے " بولا۔۔۔ زراخان نے حیرت سے کبیر خان کی طرف دیکھا۔۔۔ اور پھر اسے گھورتے ہوئے بیڈ سے اٹھی۔۔۔ زراخان کبیر خان کی شرٹ میں تھی۔۔۔ جو کہ گھٹنوں سے اونچی تھی۔۔۔ "ایسے بہت خوبصورت لگتی ہوں۔۔۔" کبیر خان زراخان کو خمار نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "بہت زیادہ ٹھہر کی ہے۔۔۔" زراخان کبیر خان کو غصے سے دیکھتے بول کر واشروم میں چلے گئی۔۔۔ کبیر خان بھی مسکراتے ہوئے بیڈ سے اٹھا۔۔۔

مائی ڈیئر وائف۔۔۔ میں بھی آرہا ہوں۔۔۔" کبیر خان نے بالوں میں " ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔ زراخان واشروم کا دروازہ اندر سے لوکڑ کر

گئی۔۔۔ کبیر خان مسکراتے ہوئے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا۔۔۔ اور
 ڈپلیکٹ کیز لیتے ہوئے واش روم کا دروازہ ان لو کڈ کرتے اندر کی طرف
 بڑھا۔۔۔ زرا خان شاور کے نیچے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان کو
 دیکھتے ہوئے زرا خان نے اپنے گرد ٹاول لپیٹا تھا۔۔۔ "ابھی میرے
 پاس نہیں آنا۔۔۔ پلیر۔۔۔" زرا خان کبیر خان کو خود کی طرف بڑھتے
 دیکھ کر بولی۔۔۔

کبیر خان زرا خان کی طرف بڑھتے اس کے ہاتھوں سے ٹاول کھینچتے
 ہوئے زمین بوس کیا تھا۔۔۔ زرا خان سرخ ہوتے کبیر خان کے سینے
 میں چہرہ چھپا گئی۔۔۔ کبیر خان اس کے کمر پہ سختی سے اپنا حصار بنا
 گیا۔۔۔ "اب میں قریب نہیں آیا۔۔۔" کبیر خان نے زرا خان کے
 کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔ زرا خان ہر بڑاتے ہوئے کبیر خان سے
 دور ہوئی تھی۔۔۔ اپنی حالت دیکھتے زرا خان زمین پہ بیٹھی تھی۔۔۔

یار تم۔۔۔" کبیر خان نے زرا خان کی طرف غصے سے دیکھا۔۔۔ اور "

پھر باتھ گاؤن نکالتے زرا خان کی طرف پھینکا۔۔۔ زرا خان باتھ گاؤن

پہنتے جلدی سے اٹھی۔۔۔ کبیر خان نے زرا خان کی طرف دیکھا۔۔۔ جو

دروازہ کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔ کبیر خان زرا خان کو اپنی گود میں

اٹھاتے واشروم سے نکلا۔۔۔ کبیر خان زرا خان کو بیڈ کی وسط میں لیٹاتے

ہوئے اس پہ جھکا۔۔۔ زرا خان کی آنکھوں میں خوف لہرایا تھا۔۔۔ کبیر

خان زرا خان کے ہونٹوں پہ جھکتے ہوئے اس کی باتھ گاؤن میں انگلیاں

الجھا گیا۔۔۔ زرا خان نے کبیر خان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں پکڑتے

اس کی ڈوریاں کھول گیا۔۔۔ کبیر خان کا ہاتھ اس کے وجود پہ رینگ رہا

تھا۔۔۔ دروازہ پہ دستک ہونے پر کبیر خان زرا خان کے ہونٹوں پہ

دانت گاڑتے ہوئے اس سے دور ہوا۔۔۔

بہت نرم و نازک ہے۔۔۔ پھولوں کی پنکھڑیوں کی طرح۔۔۔ "کبیر"

خان زرا خان کے ہونٹوں پہ انگوٹھا پھیرتے ہوئے بولا۔۔۔ زرا خان کی گہرائوں کو بے باکی سے چھوتے کبیر خان واشروم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ زرا خان نے اٹھتے گہرا سانس لیا۔۔۔ "پتہ نہیں کہاں سے اتنی انرجی لاتا ہے۔۔۔" زرا خان بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی۔۔۔ زرا خان جلدی سے کپڑے چینج کرتے ہوئے کمرے میں آئی۔۔۔ دروازہ پہ اب بری طرح دستک ہوئی تھی۔۔۔ زرا خان اپنی چادر لیتے دروازے تک گئی۔۔۔ دروازہ کھولتے ہی سامنے پر یزدہ تھی۔۔۔ "تمہیں تمیز نہیں ہے۔۔۔ کسی کے روم میں اس طرح جا کر نوک نہیں کرتے۔۔۔ انسان بڑی بھی ہو سکتا ہے۔۔۔" زرا خان اسے گھورتے ہوئے بڑی لفظ پہ زور دیتے ہوئے بولی۔۔۔ "میں یہاں تمہیں نہیں

کبیر کو لینے آئی ہوں۔۔۔" پر یزدہ زرا خان کو بازو سے پیچھے کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔

اوہیلو میڈیم۔۔۔ یہ میرا روم ہے۔۔۔ اس کمرے میں رہنے والا " بھی میرا ہے۔۔۔ اور میں اس وقت اسے کسی سے ملنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔۔۔ تو تم جاسکتی ہوں۔۔۔ " زرا خان پر یزدہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ اور ساتھ ہی دروازہ بند کر گئی۔۔۔ "کبیر کو لینے آئی ہوں۔۔۔" زرا خان پر یزدہ کی نکل اتارتے ہوئے بولی۔۔۔ اس کے پیچھے کھڑا کبیر خان مسکرا رہا تھا۔۔۔

کون تھا۔۔۔ "کبیر خان نے شرٹ پہنتے ہوئے پوچھا۔۔۔" ملازمہ " تھی۔۔۔ "زرا خان بے زاری سے بولی۔۔۔ کبیر خان اس کے ایکٹ پہ مسکرا رہا تھا۔۔۔ "ویسے پر یزدہ اچھی لگ رہی تھی نا۔۔۔" کبیر خان نے شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔ "اچھا۔۔۔" زرا خان نے

مسکراتی نظروں سے کبیر خان کی طرف دیکھا۔۔۔"میرے ہاتھوں کی لکیروں میں قتل کرنا ہے۔۔۔ اور مجھے لگ رہا ہے۔۔۔ شاید وہ تم ہوں۔۔۔" زرا خان کبیر خان کو گھورتے ہوئے بولی۔۔۔"ہم تو سب کچھ ہار چکے ہیں جناب۔۔۔ جان بھی لے لوں۔۔۔" کبیر خان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

زرا خان اسے مسکراتے ہوئے دیکھ کر باہر نکل گئی۔۔۔ کبیر خان بھی اسی کے پیچھے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

منت سوئی ہوئی تھی۔۔۔ رایان گڑیا کو چپ کر وار ہاتھا۔۔۔ جو رو رہی تھی۔۔۔"کیا ہوا میرے بچے کو۔۔۔" رایان نے اس کی پیشانی چومتے ہوئے کہا۔۔۔ منت ابھی بھی گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔ رایان نے منت کی طرف دیکھا۔۔۔ وہ سوئی ہوئی کتنی پیاری لگتی تھی۔۔۔ اس

کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا۔۔۔ رایان نے منت کے پاس آتے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔ "منت۔۔۔" رایان مدھم سی آواز میں بولا۔۔۔

منت کسماتے ہوئے چہرہ دوسری طرف کر گئی۔۔۔ رایان نے دوبارہ سے منت کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔ منت نے آنکھیں کھولتے ہوئے رایان کی طرف دیکھا۔۔۔ اسے اتنا قریب دیکھ کر منت ہڑبڑا کر اٹھی۔۔۔ "ایشم کب سے رو رہی ہے۔۔۔" رایان نے منت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ "ایشم کون ہے۔۔۔" منت نے ہلکی سی آواز میں پوچھا۔۔۔ "تمہیں نہیں لگتا کہ ہماری گڑیا پر ایشم نام بہت سوٹ کرے گا۔۔۔" رایان منت کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔ "یہ میری اور احسد کی بیٹی ہے۔۔۔ اور اس کا نام کیا رکھنا ہے۔۔۔ یہ میں

سوچو گی۔۔۔ یہ بات تم اپنے دماغ میں ڈال لوں۔۔۔ "منت رایان سے
ایشم کو لیتے ہوئے بولی۔۔۔

رایان منت کے پاس سے اٹھتے ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔۔۔ رایان چیخ
کر کے کمرے میں آیا۔۔۔ منت ایشم کو فیڈ کروا رہی تھی۔۔۔ رایان
نے مرار میں سے ایک نظر اس پہ ڈالی۔۔۔ اور اپنے بال ٹھیک کرتے
دوبارہ سے ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔۔۔ منت ایشم کو فیڈ کروانے کے
بعد اسے بیڈ پہ لیٹاتے ہوئے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی۔۔۔ اندر
رایان تھا۔۔۔ اسی لیے منت اندر نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔ منت
ڈریسنگ روم کا دروازہ کھولتے اندر گئی۔۔۔ رایان صوفے پہ بیٹھالیپ
ٹاپ پہ ٹائپنگ کر رہا تھا۔۔۔ منت اپنے کپڑے لیتے واشر روم میں چلے
گئی۔۔۔

منت واشروم سے فریش ہو کر نکلی۔۔۔ منت ڈریسنگ مرار کے سامنے کھڑی اپنی زپ بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ لیکن اس سے بند نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ رایان کال پہ بات کرتے ہوئے ڈریسنگ روم سے نکلا تھا۔۔۔۔۔ رایان نے منت کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔ جو زپ بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔ رایان منت کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔ اور اس کی زپ بند کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔۔ رایان کا ہاتھ منت کی کمر پہ ٹیچ ہی ہوا تھا۔۔۔۔۔ کہ منت اسی لمحے مڑتے رایان کے چہرہ پہ تھپڑ جڑ گئی۔۔۔۔۔ "تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔۔۔ میرے قریب آنے کی۔۔۔۔۔" منت رایان کی طرف دیکھتے ہوئے چلائی تھی۔۔۔۔۔ رایان نے اپنے گال پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔۔ جہاں ابھی منت نے تھپڑ مارا تھا۔۔۔۔۔ رایان نے حیرانگی سے منت کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔ منت ڈریسنگ مرار کے ساتھ کھڑی گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔۔۔ رایان نفی میں سر

تھی۔۔۔" آہہ۔۔۔" زویا چلائی تھی۔۔۔ اور بیچارہ اذان اس کی وجہ سے مفت میں گرچکا تھا۔۔۔" پیچھے ہٹو۔۔۔" اذان نے زویا کو گھورتے ہوئے اسے خود پر سے اٹھایا۔۔۔

ہائے اللہ لڑکی مار دیا۔۔۔" اذان زویا کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی کمر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔" تمھاری وجہ سے میں گری۔۔۔" زویا اذان کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے بولی۔۔۔" جاؤ یا۔۔۔ صبح صبح موڈ خراب کر دیا۔۔۔" اذان بولتے ہوئے سر ہٹا کر اتر گیا۔۔۔ زویا وہی کھڑی اذان کو نیچے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ سچ میں ہینڈ سم تھا۔۔۔ زویا نے مسکراتے ہوئے اذان کی طرف دیکھا۔۔۔" یار زویا جلدی چل۔۔۔" نجستہ زویا کی بازو پکڑے ڈائٹنگ روم میں چلے گئی۔۔۔ زویا، نجستہ ڈائٹنگ روم میں آئی۔۔۔ رایان چئیر پہ کبیر خان کے

ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ منت کو اندر آتے دیکھ کر رایان خان کچھ بولے بنا اٹھتے باہر نکل گیا۔۔۔۔

نجستہ، زویادونوں نے منت کی طرف دیکھا۔۔۔ منت کے آتے ہی رایان کا جانا کبیر خان نے بھی نوٹ کیا تھا۔۔۔ لیکن وہ خاموش تھا۔۔۔ "منت کچھ ہوا ہے۔۔۔" نجستہ نے منت کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔ "نن۔۔۔ نہیں۔۔۔" منت ایشم کی طرف دیکھتے ہوئے لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے بولی۔۔۔ "منت آپنی تھوڑی دیر ایشم مجھے دو۔۔۔" اذان نے مسکراتے ہوئے منت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔ منت نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

آپی یہ نام اچھا ہے۔۔۔ ایشم۔۔ ہماری گڑیا پہ سوٹ بھی کرے"

گا۔۔ "اذان نے ایشم کو پکڑتے ہوئے کہا۔۔ تو منت ہلکا سا مسکرا

دی۔۔ "لالا آگاہ جان آپ کو بلارہے ہیں۔۔" اذان کبیر خان کی

طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔ کبیر خان ڈائنگ روم سے نکلتے ہوئے

لاونج میں آیا۔۔ زرا خان لاونج میں چائے لے کر گئی تھی۔۔ "ہمارا

شہزادہ۔۔" آگاہ جان نے کبیر خان کو دیکھتے مسکراتے ہوئے

کہا۔۔ کبیر خان بھی مسکراتے ہوئے آگاہ جان کے پاس

بیٹھا۔۔ "جی آگاہ جان۔۔" کبیر خان آگاہ جان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے

بولا۔۔ "ہم نے تم کو اسی لیے بلایا ہے۔۔ پریردہ سے تم شادی کر

لے۔۔ اب اس کا ماں ہم کو بول رہا ہے۔۔ تو تم اب اس سے شادی

کر لے۔۔" آگاہ جان نے سنجیدگی سے کہا۔۔

کبیر خان نے زرا خان کی طرف دیکھا۔۔۔ زرا خان چائے رکھتے اس کی طرف دیکھے بنا جا چکی تھی۔۔۔ کبیر خان خاموش تھا۔۔۔ "جی آگاہ جان۔۔۔" کبیر خان سر جھکائے بولا۔۔۔ "پر یزدہ جب ہمارا بہو بن کر حویلی آئے گا۔۔۔ ہم اس کو حویلی میں رہنے نہیں دے گا۔۔۔" آگاہ جان سر دلہجے میں بولے۔۔۔ "آگاہ جان وہ میری بیوی ہے۔۔۔ کہاں جائے گی۔۔۔" کبیر خان سنجیدگی سے بولا۔۔۔ "تم کہنا کیا چاہتا ہے۔۔۔ کیا تم اس کو اس حویلی میں رکھے گا۔۔۔" آگاہ جان نے کبیر خان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

آگاہ جان میرا کہنے کا یہ مطلب ہے کہ وہ ونی میں آئی ہے۔۔۔ تو کیسے "اسے حویلی سے نکال سکتے ہے۔۔۔" کبیر خان سنجیدگی سے بولا۔۔۔ "ہم نے کب بولا وہ ونی میں آیا ہے۔۔۔ اس حویلی میں رہے گا۔۔۔ ملازمہ کی طرح۔۔۔" آگاہ جان نے کبیر خان کی طرف دیکھتے

ہوئے کہا۔۔۔ "ہم کل تمہارا نکاح کروائے گا۔۔۔ پر یزدہ کے ساتھ۔۔۔" آگاہ جان نے کبیر خان کے سر پہ بمب پھوڑا تھا۔۔۔ "آگاہ جان۔۔۔" کبیر خان نے حیرانگی سے آگاہ جان کی طرف دیکھا۔۔۔ "یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے۔۔۔ ہم تمہارا ہر فیصلہ میں تمہارا ساتھ دیتا ہے۔۔۔ اب تم کو ہمارا فیصلہ ماننے پڑے گا۔۔۔ یہ ہمارا حکم ہے۔۔۔" آگاہ جان حکیمہ لہجے میں بولتے چلے گئے۔۔۔ کبیر خان نے پریشانی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔ اور لاؤنج سے باہر نکل گیا۔۔۔

غزل تیار ہو کر یونیورسٹی کے لیے لاؤنج میں آئی۔۔۔ راضون خان بھی سڑھیاں اترتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا۔۔۔ راضون خان نے ایک بھی نظر غزل پہ نہیں ڈالی تھی۔۔۔ غزل بھی اپنا بیگ اٹھائے باہر

آئی۔۔۔ راضون گاڑی میں ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ غزل پیسنجر سیٹ پہ
 بیٹھی۔۔۔ راضون خان نے ڈرائیونگ سٹارٹ کی۔۔۔ غزل اپنی
 انگلیاں موڑتے ہوئے انگلیوں پہ نظریں جمائے ہوئی
 تھی۔۔۔۔۔ راضون خان سنجیدگی سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔ "تم
 نے ناشتہ کیا۔۔۔" راضون خان سامنے نظریں جمائے
 بولا۔۔۔ "نن۔۔۔ نہیں۔۔۔" غزل ہر بڑاتے ہوئے بولی۔۔۔
 راضون خان نے گاڑی روکتے ہوئے غزل کی طرف
 دیکھا۔۔۔ "مم۔۔۔ میں جاؤ۔۔۔" غزل اسے خود کی طرف دیکھتے پا کر
 بولی۔۔۔ "ہمم جاؤ۔۔۔" راضون خان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے
 کہا۔۔۔ غزل جلدی سے گاڑی سے نکلتے اندر کی طرف
 بڑھی۔۔۔ راضون خان بھی گاڑی پارکینگ آٹریا میں پارک کرتے
 ہوئے اندر کی طرف بڑھا۔۔۔

راضون خان سٹاف روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ "کیسے راضون
 سر۔۔۔" سعدیہ راضون خان کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ "اللہ کا
 کرم۔۔۔" راضون خان چلتے ہوئے بولا۔۔۔ "ویسے سر آپ کی کلاس
 آج کل میں لے رہی ہوں۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ اس
 سے پہلے کہ راضون خان کچھ بولتا اس کی سامنے کھڑی غزل پہ نظر
 پڑی۔۔۔ جسے سر ڈانٹ رہا تھا۔۔۔ راضون خان سیدھا کلاس میں داخل
 ہوا۔۔۔

وہ باہر کی طرف ہی آرہا تھا۔۔۔ راضون خان نے اس کا راستہ
 روکا۔۔۔ کہاں گوارہ تھا کوئی اس سے اونچی آواز میں بھی بات
 راضون خان رحمان ملک کو "Excuse me" کرے۔۔۔
 مخاطب کیا۔۔۔ "یس۔۔۔" رحمان ملک نے اسے جواب میں

دیکھا۔۔۔"آپ ان کی انسلٹ نہیں کر سکتے۔۔۔"راضون خان
پوکٹس میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔
وہ چھٹیوں پر تھی۔۔۔اور کام نہیں کرے گی۔۔۔تو میں ان پر پھول تو"
پھینکنے سے رہا۔۔۔"رحمان ملک نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔"جو بھی
ہے۔۔۔اپ ان کی اس طرح انسلٹ نہیں کر سکتے۔۔۔اور نیکسٹ ٹائم
ان سے اونچی آواز میں بھی بات کرنے سے پرہیز کیجئے گا۔۔۔"راضون
خان نے پر سکون انداز میں کہا۔۔۔"رحمان ملک اسے حیران نظروں
سے دیکھ رہا تھا۔۔۔یہ بول کیا رہا ہے۔۔۔رحمان ملک بھی اسے
گھورتے ہوئے چلا گیا۔۔۔راضون خان بھی سٹاف روم کی طرف بڑھ
گیا۔۔۔

تقریباً دو گھنٹے بعد جب سب فری ہوئے تو کلاس سے چلے گئے۔۔۔ راضون خان کلاس میں آتے غزل کا راستہ روک چکا تھا۔۔۔ غزل نے راضون خان کی طرف دیکھا۔۔۔ "تم نے کوئی کام نہیں کیا۔۔۔ یونی نہیں آئی۔۔۔ تو تم نے نوٹس بھی نہیں بنائے۔۔۔ اگر پڑھنے کا دل نہیں کرتا۔۔۔ تو تم نہ آیا کرو۔۔۔ اتنا احسان نہ کرو۔۔۔ میرے کوئی فالتو کے پیسے نہیں ہے۔۔۔ جو میں فضول میں ضائع کرو۔۔۔" راضون خان اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بول کر باہر نکل گیا۔۔۔

غزل کلاس میں بیٹھی ہوئی اکیلی اپنے نوٹس بنا رہی تھی۔۔۔ اس کا چہرہ آنسو سے تر تھا۔۔۔ راضون خان نے اسے ڈانٹا تھا۔۔۔ اسے رونا آ رہا تھا۔۔۔ راضون خان اسے حویلی میں تو ڈانٹتا تو تھا۔۔۔ ہی لیکن یونی میں ڈانٹا اسے بالکل اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔ غزل نے اپنے آنسو صاف

کرتے ہوئے کبیر خان کو کال کی۔۔۔ "لا لا مجھے لینے
اجائے۔۔۔" غزل نے روتے ہوئے کہا۔۔۔ "کیا ہوا میری
جان۔۔۔ کیوں رو رہی ہوں۔۔۔" کبیر خان اس کی رونے کی آواز پر
پریشان ہوا تھا۔۔۔

لا لا پلیز مجھے لینے اجائے۔۔۔ "غزل بری طرح سے رو رہی"
تھی۔۔۔ "ٹھیک ہے۔۔۔ میں آرہا ہوں۔۔۔ رونا بند کرو۔۔۔" کبیر
خان بولتے کال بند کر چکا تھا۔۔۔ غزل بیگ بند کرتے جلدی سے کلاس
سے نکلی۔۔۔ اور تیز تیز قدموں سے باہر کی طرف بڑھ رہی
تھی۔۔۔ راضون خان جو کلاس لے کر ابھی آیا تھا۔۔۔ غزل کو باہر کی
طرف جاتے دیکھ کر اس کے پیچھے نکلا۔۔۔ کبیر خان باہر گاڑی میں بیٹھا
ہوا تھا۔۔۔

طرف بڑھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420

<https://www.zubinovelszone.com/>

جان۔۔۔ کیوں رو رہی ہوں۔۔۔" کبیر خان غزل کو روتے دیکھ کر
 بولا۔۔۔

لا۔۔۔ لا۔۔۔" غزل نے روتے ہوئے ہچکی لی۔۔۔" کیا ہوا میرا"
 بچہ۔۔۔" کبیر خان نے غزل کے آنسو صاف کیے۔۔۔" لالا انہوں
 نے میری کلاس میں میری انسلٹ کی ہے۔۔۔" غزل روتے ہوئے
 بولی۔۔۔" راضون نے ڈانٹا ہے۔۔۔" کبیر خان نے غزل کی طرف
 پیار سے دیکھا۔۔۔" جج۔۔۔ جی لالا۔۔۔" غزل ہچکیاں لیتے بچوں کی
 طرح رو رہی تھی۔۔۔ راضون خان بھی لاونج میں داخل ہوا۔۔۔
 راضون خان نے غزل کی طرف دیکھا۔۔۔ جو کبیر خان کے گلے لگی رو
 رہی تھی۔۔۔ راضون خان سنجیدگی سے کبیر خان کے سامنے آکر
 بیٹھا۔۔۔" تمہیں بیٹھنے کا بولا۔۔۔" کبیر خان نے راضون خان کی
 طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔" نہیں لالا۔۔۔" راضون خان

کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔۔۔ "تم نے میری گڑیا کو کیوں
ڈانٹا۔۔۔" کبیر خان نے راضون خان کی طرف سوالیہ نظروں سے
دیکھا۔۔۔

لالا اس کے نوٹس۔۔۔ "راضون خان کی بات بھی پوری نہیں ہوئی"
تھی کہ کبیر خان بولا۔۔۔ "تم دوبارہ میری بہن سے اونچی آواز میں بھی
بات نہیں کرو گے۔۔۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔" کبیر خان
سرد لہجے میں بولا۔۔۔ "جی لالا۔۔۔" راضون خان نظریں جھکائے
بولا۔۔۔ "جاؤ جا کر کھانا کھاؤ۔۔۔" کبیر خان نے غزل کی طرف پیار
سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ غزل اٹھ کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔
دیکھو راضون میں نے غزل کا نکاح تم سے کروایا تھا۔۔۔ تم میرے "
بھائی ہوں۔۔۔ لیکن اگر میری بہن کی آنکھوں میں آنسو آئے گا۔۔۔ تو
مجھے میرے فیصلہ پر سوچنے ضرور پڑے گا۔۔۔ اور میں نہیں چاہتا ایسا

کچھ ہوں۔۔۔۔ میری بہن کی آنکھوں میں آنسو برداشت نہیں
مجھے۔۔۔ دوبارہ خیال رکھنا۔۔۔ "کبیر خان راضون خان کے کندھے پہ
ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "جی لالا۔۔۔" راضون خان مدھم سی آواز
میں بولا۔۔۔

کبیر خان مسکراتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ راضون خان کو
غزل پر غصے آیا تھا۔۔۔ ایسا تو کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔ جتنا اس نے بول
دیا۔۔۔ اسے کبیر خان کی بات بری لگی تھی۔۔۔ وہ غزل کو اس سے دور
کرنا چاہتا تھا۔۔۔ راضون خان غصے سے کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔

کبیر خان کمرے میں آیا۔۔۔ زرا خان کمرے میں نہیں تھی۔۔۔ کبیر
خان کمرے میں پریشانی سے چکر لگاتے ہوئے چہرہ پہ ہاتھ پھیر رہا

تھا۔۔۔ اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔ کہ آگاہ جان اتنی جلدی کرے گے۔۔۔ وہ تو بس بات کو ٹال مٹول کر رہا تھا۔۔۔ لیکن آگاہ جان نے تو اسے حیران ہی کر دیا تھا۔۔۔ وہ جو سب کے فیصلے کرتا تھا۔۔۔ اب اس کی دوسری شادی کا فیصلہ اس کے آگاہ جان نے کر دیا تھا۔۔۔ وہ بھی اسے بتائے بغیر۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔ کہ اب کیا کرے۔۔۔

زرا خان کو تو پہلے ہی موقع چاہیے ہوتا جھگڑا کرنے کا۔۔۔ وہ تو پہلے ہی اس سے دور جانا چاہتی تھی۔۔۔ لیکن اب کبیر خان اسے خود سے دور نہیں بھیج سکتا تھا۔۔۔ کسی بھی صورت کبیر خان زرا خان سے دور نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ اور آگاہ جان نے اس کے سامنے ہی تو بولا تھا۔۔۔ اس کے دوسرے نکاح کا۔۔۔ کبیر خان نے پریشانی سے چہرہ پہ ہاتھ پھیرا۔۔۔

زراخان دروازہ کھولتے اندر آئی تھی۔۔۔ کبیر خان کمرے میں چکر لگا رہا تھا۔۔۔ زراخان کو دیکھتے کبیر خان بیڈ کے پاس ہی روکا تھا۔۔۔ زراخان کبیر خان پر کوئی نظر ڈالے بنا بیڈ کی طرف بڑھی۔۔۔ زراخان بیڈ پہ جا کر بلینکٹ لے کر لیٹ گئی۔۔۔ "زرا۔۔۔" کبیر خان نے سنجیدگی سے اسے مخاطب کیا۔۔۔ لیکن زراخان نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ کبیر خان نے زرا کی طرف بغور دیکھا۔۔۔ اور پھر بیڈ کی طرف بڑھتے زراخان کے ساتھ ہی بلینکٹ میں آتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال گیا۔۔۔

کبیر خان نے زراخان کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے قریب کیا۔۔۔ زراخان کی پشت کبیر خان سینے سے ٹیچ ہو رہی تھی۔۔۔ کبیر خان زراخان کے پیٹ پہ مضبوطی سے حصار بنائے ہوئے تھا۔۔۔ زراخان ابھی بھی خاموش تھی۔۔۔ کبیر خان کی سانسوں کی تپش اسے اپنی

کمر پہ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ کبیر خان ایک ہاتھ سے زرا خان کی چادر کے نیچے سے ہی اس کے بالوں سے کیچر الگ کرتے اس کے بالوں میں چہرہ چھپا گیا۔۔۔ کبیر خان نے زرا کی پیچھلی گردن پر لب رکھے تھے۔۔۔

زرا خان نے کبیر خان کے ہونٹوں کے لمس پر اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی۔۔۔ کبیر خان سختی سے اس کے پیٹ پہ ایک ہاتھ جمائے دوسرا اس کی چادر کے نیچے سے ہی اس کی دھڑکنوں کو بے باکی سے چھونے لگا۔۔۔ زرا خان نے خود کو چھروانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ لیکن کبیر خان اس کی چادر اس کے تن سے الگ کرتے ہوئے اس پہ سایہ فلن ہوتے اس کی گردن پر جھکا۔۔۔ "بیچھے ہٹو۔۔۔" زرا خان کبیر خان کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور کرتے ہوئے چلائی۔۔۔

کبیر خان نے اسے سرخ نظروں سے دیکھا۔۔۔ کبیر خان کو اس کا یوں خود سے دور جھٹکنا بالکل پسند نہیں آیا تھا۔۔۔ کبیر خان زرا خان کو اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ "دور ہٹو مجھ پر سے۔۔۔" زرا خان کبیر خان کی طرف دیکھتے ہوئے پھر سے چلائی۔۔۔ "آواز کم رکھو۔۔۔ تمہاری آواز اس کمرے سے باہر نہیں جانی چاہیے۔۔۔" کبیر خان زرا خان کی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "میری آواز اس کمرے سے باہر نہ جائے۔۔۔ لیکن تم جو شادی کرو گے۔۔۔ وہ سب کو پتہ چلا گا۔۔۔ تب توہر کوئی تم پر یوں ہی سوال کرے گا۔۔۔" زرا خان کبیر خان کی طرف استنزیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

مجھ سے کوئی سوال نہیں کر سکتا۔۔۔ "کبیر خان زرا خان کی آنکھوں" میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "کیوں نہیں کر سکتا۔۔۔ بولو۔۔۔" زرا خان کبیر خان کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑے ہوئے بولی۔۔۔ "کیونکہ

میری مرضی کے بغیر کچھ ہو نہیں سکتا۔۔۔ اور میں کبیر خان
 ہوں۔۔۔ مجھ سے کوئی سوال کرے۔۔۔ اتنی کسی کی جرات
 نہیں۔۔۔ "کبیر خان زرا خان کی طرف دیکھتے ہوئے غرایا۔۔۔" مجھ
 میں ہے۔۔۔ بہت ہے۔۔۔ میں آپ سے سوال کروں گی۔۔۔ آپ کا
 گریبان پکڑوں گی۔۔۔ اور تمہیں میرے سوالوں کا جواب دینا ضروری
 ہوگا۔۔۔ "زرا خان کبیر خان کی شرٹ مٹھیوں میں منبوطی سے
 جکڑے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے چلائی۔۔۔
 کبیر خان زرا خان کے چہرہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ کس طرح چلا
 رہی تھی۔۔۔ اس میں اتنی ہمت تھی۔۔۔ اسے یقین نہیں
 تھا۔۔۔ تھوڑی بہت زبان چلاتی تھی۔۔۔ لیکن کبھی اس طرح سے
 نہیں بولی تھی۔۔۔ کبیر خان نے زرا خان کی طرف دیکھا۔۔۔ جو اس کی
 شرٹ پکڑے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔ کبیر خان اس سے اپنی

شرٹ چھرواتے ہوئے اس پر سے اٹھا تھا۔۔۔ لیکن زراخان اس کی شرٹ پھر سے مٹھیوں میں جکڑے اسے خود پہ گرا گئی۔۔۔

کبیر خان نے اس پر اپنا وزن نہیں ڈالا ہوا تھا۔۔۔ "بولو۔۔۔ کیا اہمیت ہے۔۔۔ میری تمہارے نزدیک۔۔۔" زراخان نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ کبیر خان نے اس کی کانچ سے گہری آنکھوں میں دیکھا۔۔۔ جہاں صرف نمی ہی نمی تھی۔۔۔ کبیر خان کچھ بولے بنا اس پر سے اٹھا۔۔۔ زراخان نے اس کی شرٹ چھوڑتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ کبیر خان اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا۔۔۔

زراخان بیڈ سے اٹھتے اس کی بازو پکڑتے اس کے سامنے آئی۔۔۔ کبیر خان نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ "ت۔۔۔ ت۔۔۔ تم سچ میں دوسری شادی کر لوں

گے۔۔۔"زراخان نے نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے
 پوچھا۔۔۔زراخان کی نم آنکھیں دیکھتے اس کا دل زور سے دھڑکا
 تھا۔۔۔اس کے گلے میں گلی بن کر معدم ہوئی تھی۔۔۔کبیر خان
 خاموش تھا۔۔۔وہ سچ میں تو پھنسا ہوا تھا۔۔۔
 اس نے کب سے آگاہ جان کو بہانے بنا کر روکا ہوا تھا۔۔۔لیکن اب وہ
 فیصلہ کر چکے تھے۔۔۔تو اب اسے اس فیصلے کو ماننا ہی تھا۔۔۔اور زرا
 خان سے تو کبیر خان کسی صورت میں بھی الگ نہیں ہونا چاہتا
 تھا۔۔۔کبیر خان نے زراخان کی نم آنکھوں میں دیکھا۔۔۔زراخان
 کبیر خان کے سینے پر سر رکھے رونے لگی۔۔۔کبیر خان کو اپنا دل ڈوبتا
 محسوس ہوا تھا۔۔۔کبیر خان نے زرا کی کمر کے گرد حصار بنایا۔۔۔زرا
 خان کبیر خان کے سینے پہ سر رکھے رو رہی تھی۔۔۔

کبیر خان زراخان کو گود میں اٹھاتے بیڈ کی طرف بڑھا۔۔۔ زراخان کو بیڈ کی وسط میں لیٹاتے ہوئے اس پہ جھکا اور اس کے آنسو اپنے ہونٹوں سے چوننے لگا۔۔۔ "ت۔۔۔ ت۔۔۔ تم دوسری شادی تو نہیں کرو گے۔۔۔" زراخان ہچکی لیتے ہوئے بولی۔۔۔ کبیر خان اس کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لے گیا۔۔۔ کبیر خان اس کے ہونٹوں پہ جھکا اس کی سانس اُنہیل کر گیا۔۔۔ زراخان کی سانسیں روکتی محسوس کر کے کبیر خان نے زراخان کے ہونٹوں کو آزادی بخشے اس کی گردن پہ جھکا جگہ جگہ اپنے ہونٹ رکھنے لگا۔۔۔ کبیر خان اس کی گردن پہ جھکا ہونٹ رکھتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے بے باکی سے چھو رہا تھا۔۔۔ کبیر خان اس کی فراق اس کے بدن سے جدا کرتے اس کی دھڑکنوں پہ جھکا اپنی شدتیں ڈھانے لگا۔۔۔ کبیر خان اپنے اور اس کے درمیان ہر پردے کو

جدا کرتے اس میں سماتے اس کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لے
گیا۔۔۔۔۔

کبیر خان زراخان کے بالوں کو سہلاتے ہوئے سگریٹ سلگا رہا
تھا۔۔۔ کبیر خان ابھی فریش ہو کر آیا تھا۔۔۔ لیکن زراخان نیند میں پھر
سے اس کی کمر پہ حصار بنا گئی۔۔۔ کبیر خان بھی اس کے بالوں میں
انگلیاں پھسائے سہلانے لگا۔۔۔ کبیر خان کو سمجھ نہیں آرہی
تھی۔۔۔ زراخان کے وجود پر کبیر خان کی صرف ایک ٹی شرٹ
تھی۔۔۔ جس کے بٹن کھولے ہوئے تھے۔۔۔ کبیر خان نے ایک نظر
زراخان پہ ڈالی۔۔۔

زراخان پر سکون سی سورہی تھی۔۔۔ کبیر خان نے اس کی گہرا یوں کو
ہاتھ سے چھوا۔۔۔ زراخان اسی لمحے آنکھیں کھول چکی تھی۔۔۔ کبیر

خان اس کی طرف دیکھتے ہوئے شرارتی انداز میں اسے دیکھتے انکھ مار گیا۔۔۔ زرا خان اس کی طرف دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔ "خود آئی تھی نا قریب۔۔۔ اب برداشت بھی تو کرو۔۔۔" کبیر خان نے سگریٹ زمین پر پھینکتے ہوئے پاؤں سے مسلتے ہوئے زرا خان کی کان کی لوں کو ہونٹوں سے چھو گیا۔۔۔

جاؤ فریش ہو جاؤ۔۔۔ "کبیر خان بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے ہوئے" بولا۔۔۔ زرا خان جلدی سے بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔ وہ شاید بھول ہی چکی تھی۔۔۔ اس نگ تھوڑی دیر پہلے کیا کیا۔۔۔ زرا بیڈ سے اٹھتے جلدی سے بٹن بند کرتے ہوئے واش روم کی طرف بڑھی۔۔۔ "ہوٹ لگ رہی ہوں۔۔۔" کبیر خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ جبکہ زرا خان اسے گھورتے ہوئے واش روم میں چلے گئی۔۔۔۔۔

ذراخان فریش ہو کر کمرے میں آئی۔۔۔ ذراخان بلیو کلر کی ولوٹ کی
 فرائک میں ملبوس تھی۔۔۔ ذراخان ڈریسنگ مرار کے سامنے کھڑے
 اپنے بال برش کر رہی تھی۔۔۔ ذراخان نے اپنے بال آگے کرتے
 ہوئے اپنی ڈوریاں بند کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔۔۔ ذراخان اپنی
 ڈوریاں بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ جو کہ اس سے بند نہیں
 ہو رہی تھی۔۔۔ کبیر خان بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اس کی طرف دیکھ
 رہا تھا۔۔۔ "میری ہیلپ چاہیے۔۔۔" کبیر خان نے ذراخان کی
 طرف دیکھتے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔
 نہیں۔۔۔ "ذراخان پلٹتے ہوئے جلدی سے بولی۔۔۔ کبیر خان بیڈ"
 سے اٹھتے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔۔۔ "مم۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے آپ کہ
 ہیلپ نہیں چاہیے۔۔۔" ذراخان اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر

بولی۔۔۔"سچی۔۔۔لیکن میں تو کروں گا۔۔۔"کبیر خان اس کا جائزہ لیتے
 ہوئے بولا۔۔۔زرا خان اسے اپنے قریب آتے دیکھ کر جلدی سے
 ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی تھی۔۔۔کہ کبیر خان اس کی بازو پکڑتے
 اسے اپنے قریب کر گیا۔۔۔"کہاں جا رہی ہوں۔۔۔کس بات کی
 I admire your beauty. I have
 reviewed it very well...now what is
 (میں تمہاری خوبصورتی کا
 جائزہ بہت اچھے سے لے چکا ہوں۔۔۔اب مجھ سے کیا چھپانا۔۔۔)کبیر
 خان اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔
 زرا خان کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔کبیر خان اسے خود سے لگاتے
 اس کی ڈوریاں بند کرنے لگا۔۔۔کبیر خان نے ڈوریاں بند کرتے
 ہوئے اس کی کمر پہ انگلی ٹریس کی تھی۔۔۔زرا خان اسی لمحے اسے

دونوں ہاتھوں سے درد ہکھیل گئی۔۔۔" بہت ہی احسان فراموش ہوں۔۔۔ چلو میں نے تمہاری مدد کی ہے۔۔۔ مجھے بھی اب اس کے بدلے کچھ چاہیے۔۔۔" کبیر خان نے اس کی طرف ثرات سے دیکھتے ہوئے اپنا چہرہ آگے کیا۔۔۔" تمہاری خواہش کبھی پوری نہیں ہو گی۔۔۔" زرا خان ایک ادا سے اپنے بال جھٹکتے ہوئے بولی۔۔۔ مجھے میرا حق لینا آتا ہے۔۔۔" کبیر خان نے بولتے ہی زرا خان کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اس کی گردن پہ شدت سے دانت گاڑھے۔۔۔" آہہ۔۔۔" زرا خان اس کی اتنی شدت پہ سسکی تھی۔۔۔ کبیر خان اس کی گردن سے چہرہ اٹھاتا ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔" کتنے جنگلی ہوں۔۔۔" زرا خان نے اپنی گردن پہ ہاتھ رکھا۔۔۔ کبیر خان اپنے ہونٹوں پہ انگوٹھے پھیرتے ہوئے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔" پہلے نہیں تھا۔۔۔ ایک دن ایک جنگلی بلی سے

سامنا ہو گیا۔۔۔ پھر میں بھی جنگلی بن گیا۔۔۔ "کبیر خان اسے آنکھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔"

زرا خان اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔ "ایک بات پوچھو۔۔۔" زرا خان کبیر خان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ "سو پوچھو۔۔۔" کبیر خان اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "تم پر یزدہ سے شادی کر لوں گے۔۔۔" زرا خان نے سوالیہ نظروں سے کبیر خان کی طرف دیکھا۔۔۔ کبیر خان کی گرفت زرا خان کی کمر پہ ڈھیلی پڑی تھی۔۔۔ زرا خان کبیر خان کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔ کبیر خان زرا خان کو چھوڑتے باہر کی طرف بڑھا۔۔۔ "کبیر۔۔۔" زرا خان اس کی پشت کو دیکھتے نم آواز میں بولی۔۔۔ کبیر خان کا ہاتھ دروازے کے لوک پر روکا تھا۔۔۔ زرا خان نے پہلے دفعہ اسے اس کے نام سے مخاطب کیا تھا۔۔۔ لیکن ابھی اس کے پاس اس کے کسی سوال کا جواب نہیں

تھا۔۔۔ اسی لیے کبیر خان زراخان کی طرف دیکھے بنا باہر نکل گیا۔۔۔ زراخان وہی زمین پہ بیٹھتے اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے رونے لگی۔۔۔

غزل کمرے میں بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ راضون خان دھاڑ سے دروازہ کھولتے ہوئے اندر آیا۔۔۔ غزل نے راضون خان کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔ راضون خان کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ اس کی آنکھیں خون چھلک رہی تھی۔۔۔ غزل کی آنکھوں میں خوف لہرایا تھا۔۔۔ غزل بیڈ سے اٹھتے دوسری طرف سے باہر کی طرف بڑھی تھی۔۔۔ کہ راضون خان اس کی کلائی پکڑتے اسے اپنے قریب کر گیا۔۔۔۔۔

غزل کی جان ہوا ہوئی تھی۔۔۔ راضون خان نے اس کی طرف سرخ ہوتی آنکھوں سے دیکھا۔۔۔ غزل اپنی آنکھیں اسی لمحے بند کر

گئی۔۔۔ راضون خان نے اس کی کمر کو منظبوطی سے دونوں ہاتھوں سے
 جکڑا۔۔۔ "آنکھیں کھولو۔۔۔" راضون خان اس کی طرف دیکھتے
 ہوئے غرایا۔۔۔ غزل نے اسی لمحے آنکھیں کھولیں۔۔۔ وہ سچ میں ڈرتی
 تھی۔۔۔ "بہت شوق ہے۔۔۔ تمہیں رو کر لالا کی ہمدردیاں حاصل
 کرنے کا۔۔۔" راضون خان اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ غزل
 نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔ "لالا کو تم نے کال کی تھی۔۔۔" راضون خان
 غزل کی کمر پہ ہاتھ بے باکی سے پھیرتے ہوئے بولا۔۔۔
 غزل کا سارا خون چہرہ پہ آیا تھا۔۔۔ راضون خان کی بے باکی پر وہ سرخ
 ہو رہی تھی۔۔۔ غزل نے پھر سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ "منہ سے
 بولو۔۔۔" راضون خان اس کی طرف دیکھتے ہوئے
 دھاڑا۔۔۔ "جج۔۔۔ جی۔۔۔" غزل لڑکھڑاتی زبان سے بولی۔۔۔ اگر
 راضون خان نے اسے کمر سے نہ تھاما ہوتا تو غزل کب سے زمین بوس ہو

جاتی۔۔۔"مجھے بھی میرا حق چاہیے۔۔۔ اور پھر چاہے۔۔۔ تم اپنے
آنسو جس مرضی کو دیکھانا۔۔۔"راضون خان غزل کی طرف دیکھتے
ہوئے اس کی چادر دور اچھال گیا۔۔۔

غزل کی آنکھوں میں نمی تیزی سے اتری تھی۔۔۔ راضون خان اس کی
زپ نیچے کھسکاتے ہوئے اس کے کندھے پہ ہونٹ رکھ گیا۔۔۔ غزل
نے سختی سے آنکھیں بند کی تھی۔۔۔ اس میں تو اتنی بھی ہمت نہیں
تھی۔۔۔ کہ وہ اسے خود سے دور جھٹک سکے۔۔۔ راضون خان اس کے
کندھے پہ ہونٹ رکھتے اس کی گردن پہ ہونٹ رکھنے لگا۔۔۔ غزل کی
فراک زمین بوس ہوئی تھی۔۔۔ غزل سرخ ہوئی تھی۔۔۔

راضون خان اس کی گردن پہ ہونٹ رکھ رہا تھا۔۔۔ غزل اپنی حالت پہ
شرمندگی سے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔ راضون خان اس کی کمر میں ہاتھ
ڈالتے اسے اوپر اٹھائے بیڈ کی طرف بڑھا۔۔۔ غزل کو بیڈ پہ لیٹاتے

راضون خان اس پہ

جھکا۔۔۔۔۔"ا۔۔ایم۔۔س۔۔سوری۔۔م۔۔میں۔۔ن۔۔نہی
 ں۔۔ب۔۔بولو۔۔گ۔۔گی۔۔"غزل اس کی سرخ آنکھوں کو
 دیکھتے ہوئے بولی۔۔لیکن راضون خان اس کی سنی ان سنی کرتے
 ہوئے اس کے ہونٹوں پہ جھک گیا۔۔راضون خان اس کے ہونٹوں
 پہ جھکا۔۔اس کی سانسیں مدھم ہوئی تھی۔۔راضون خان اس کے
 ہونٹوں پہ جھکا اپنے ہاتھ کی بے باکی سے اس کی آنکھیں مزید حیرت
 سے کھول چکا تھا۔۔غزل اس کی اتنی بے باکی پہ مرنے والی ہو رہی
 تھی۔۔۔

راضون خان اس کی گردن پہ جھکا۔۔اس کا ہوک کھولتے اس پردے کو
 بھی اس سے جدا کر گیا۔۔غزل کی آنکھوں سے آنسو گرنے شروع
 ہوئے تھے۔۔راضون خان اس کی دھڑکنوں پہ جھکا اپنی شدت

دیکھانے لگا۔۔۔ راضون خان اس کے اور اپنے درمیان ہر پردے کو کو گراتے اس میں سما یا۔۔۔ غزل کی چینخوں سے کمرے کی دیواریں تک کا پی تھی۔۔۔

راضون خان اس کے ہونٹوں پہ جھکا۔۔۔ اس کی چینچے روک گیا۔۔۔ غزل کی آنکھوں سے آنسوؤں تیزی سے بہہ رہے تھے۔۔۔

منت کمرے میں بیٹھی ہوئی ایشم کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔۔ "ماما کی جان۔۔۔" منت ایشم کی طرف دیکھتے ہوئے پیار سے بولی۔۔۔ ایشم اس کی طرف اپنی بڑی بڑی آنکھیں کھولتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔ رایان خان کمرے میں آیا۔۔۔ منت نے رایان کی طرف دیکھا۔۔۔ جو اس پہ کوئی نظر ڈالے بنا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔ ایشم رایان خان کو دیکھتے ہوئے کھلکھلا کر مسکرائی تھی۔۔۔

اس کے مسکرا نے پر رایان خان نے ایشم کی طرف دیکھا۔۔۔ جو ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔ رایان خان ایشم کو دیکھ کر مسکرایا۔۔۔ ایشم اور بھی اونچی آواز میں مسکرائی تھی۔۔۔ منت تو ایشم کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو کہ رایان کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔۔

رایان بیڈ کی طرف بڑھا۔۔۔ اور منت پر کوئی نظر ڈالے بنا اس نے ایشم کو اٹھایا۔۔۔ "کیا ہوا میری گڑیا کو۔۔۔" رایان مسکراتے ہوئے ایشم کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ ایشم اپنے منہ میں انگوٹھا لیے مسکرا رہی تھی۔۔۔ "لالا۔۔۔" نجستہ دروازہ کھولتے ہوئے اندر آئی۔۔۔ رایان نے نجستہ کی طرف دیکھا۔۔۔ "لالا وہ نیچے نمرہ نام کی کوئی لڑکی آئی ہے۔۔۔ اسے ڈرائنگ روم میں بٹھایا ہے۔۔۔ اپ کا پوچھ رہی

تھی۔۔۔"نجستہ ایک ہی سانس میں بولی تھی۔۔۔"نمرہ۔۔۔"رایان
 حیرانگی سے بولا۔۔۔"جی لالا۔۔۔"نجستہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔
 اسے سنبھالوں۔۔۔میں جاتا ہوں۔۔۔"رایان ایشم نجستہ کو پکڑاتے "ہوئے کمرے سے نکلا۔۔۔رایان کی تیزی پر نجستہ نے اسے داد دی
 تھی۔۔۔"لگتا ہے لالا کی گرل فرینڈ ہے۔۔۔"نجستہ مسکراتے ہوئے
 بولی۔۔۔منت بیڈ پہ بیٹھی اسی کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔"منت
 آجاؤ۔۔۔یار نیچے چلے دیکھے تو سہی ہے۔۔۔کون۔۔۔"نجستہ منت کی
 طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔"نہیں میں یہی ٹھیک ہوں۔۔۔"منت
 اس کی طرف دیکھے بنا بولی۔۔۔"یار آجاؤ۔۔۔اتنی پیاری لڑکی
 ہے۔۔۔اگر لالا کا اس سے چکر چل رہا ہوا۔۔۔تو میں اسے حویلی سے تو
 نکال سکوں گی۔۔۔"نجستہ ہستے ہوئے منت کی بازو پکڑتے

بولی۔۔۔ منت خجستہ کے ساتھ کمرے سے نکلتے ڈرائنگ روم کی طرف
 بڑھی۔۔۔۔۔

منت خجستہ ڈرائنگ روم کے دروازے میں کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ نمرہ
 رایان سے مسکراتے ہوئے باتیں کر رہی تھی۔۔۔ رایان بھی مسکرا رہا
 تھا۔۔۔ نمرہ گھٹنوں سے اوپر تک ٹوپ اور ساتھ بلیک جینز اپنے سنہرے
 بالوں کو شانوں پہ رکھے مسکرا رہی تھی۔۔۔ نمرہ خوبصورت
 تھی۔۔۔ بلا کی خوبصورت تھی۔۔۔ کوئی بھی اسے دیکھتا تو شاید کہیں
 اور دیکھ ہی نہ سکتا۔۔۔۔۔ نمرہ کی براؤن آنکھیں گہری خمدار پلکیں گلابی
 عنابی ہونٹ سفید رنگت۔۔۔ منت نے اسے آنکھیں چھوٹی کرتے

ہوئے دیکھا تھا۔۔۔ کبیر خان سڑھیاں اترتے باہر کی طرف بڑھا
تھا۔۔۔

ڈرائنگ روم سے آتی آوازیں سنتے ڈرائنگ روم کی طرف
بڑھا۔۔۔ منت خجستہ کبیر خان کو دیکھتے اسے راستہ دے چکی
تھی۔۔۔ کبیر خان نے مسکراتے ہوئے دونوں کی طرف دیکھا۔۔۔ اور
خجستہ منت کو اپنے حصار میں لیا۔۔۔ "میری گڑیا خوش ہے۔۔۔" کبیر
خان نے مسکراتے ہوئے منت سے پوچھا۔۔۔ "جی لالا۔۔۔" منت
مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ کبیر خان سب سے محبت کرتا تھا۔۔۔ کبیر
خان ان سب کو اپنی بیٹوں کی طرح پیار کرتا تھا۔۔۔ "لالا جی میں بھی
یہی ہوں۔۔۔" خجستہ نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے
کہا۔۔۔ "جی۔۔۔ جی میرا بچہ۔۔۔ میں کیسے بھول سکتا ہوں۔۔۔ اپنی

چھوٹی سی گڑیا کو۔۔۔" کبیر خان نے مسکراتے ہوئے نجستہ کی طرف دیکھا۔۔۔

نجستہ مسکرائی۔۔۔"نمرہ یہ میرے لالا ہے۔۔۔" رایان نے کبیر خان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"ہائے۔۔۔"نمرہ نے مسکراتے ہوئے ہاتھ آگے کیا۔۔۔"آپ سے مل کر اچھا لگا۔۔۔ بیٹا مہمان نوازی اچھی سی ہونی چاہیے۔۔۔" کبیر خان اس کے ہاتھ کی طرف دیکھے بنا بولا تھا۔۔۔نمرہ نے ہاتھ پیچھے کیا تھا۔۔۔وہ شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔کبیر خان رایان پہ نظر ڈالتے باہر نکلا۔۔۔"لالا۔۔۔" رایان خان بھی اٹھتے ہوئے کبیر خان کے پیچھے نکلا تھا۔۔۔کبیر خان نے مڑتے ہوئے پیچھے دیکھا۔۔۔کبیر خان نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔"لالا۔۔۔وہ نمرہ کچھ دن یہاں رہنا چاہتی ہے۔۔۔وہ باہر سے آئی ہے۔۔۔یہاں اس کا کوئی رشتہ دار نہیں ہے۔۔۔" رایان نے سنجیدگی سے

کہا۔۔۔"اگر کوئی یہاں نہیں تھا۔۔۔تو یہاں کیوں
 آئی۔۔۔خیر۔۔۔نجستہ سے بولو وہ گیسٹ روم میں اس کا سامان رکھوا
 دے۔۔۔اور ایک بات یاد رکھنا۔۔۔وہ صرف یہاں گیسٹ
 ہے۔۔۔"کبیر خان اسے تنبیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔
 جی لالا۔۔۔"رایان خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔کبیر خان جاچکا"
 تھا۔۔۔رایان خان واپس ڈرائنگ روم میں آیا۔۔۔"نجستہ نمرہ کا سامان
 گیسٹ روم میں لگوا دو۔۔۔"رایان مسکراتے ہوئے بول کر چلا
 گیا۔۔۔نجستہ بس سرہمی میں ہلاتے منت کے ساتھ چلے گئی۔۔۔منت
 پہ رایان نے ایک نظر بھی نہیں ڈالی تھی۔۔۔جو منت نے بہت نوٹ
 کیا تھا۔۔۔منت نجستہ کے ساتھ گیسٹ روم میں سب سیٹ کروا رہی
 تھی۔۔۔

تم کراؤ۔۔۔ میں اپنے روم میں جا رہی ہوں۔۔۔ "منت بول کر اپنے"
 کمرے میں چلے گئی۔۔۔ ایشم ابھی بھی خجستہ کے پاس تھی۔۔۔ منت منہ
 بناتے ہوئے اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔ اسے برا لگا تھا۔۔۔ رایان کا
 انکسور کرنا۔۔۔ "لالا نے اس سے ہاتھ نہیں ملایا۔۔۔ اور رایان گلے لگ
 رہا تھا۔۔۔ "منت جلتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ "میں کیوں اتنا سوچ رہی
 ہوں۔۔۔ مجھے کیا۔۔۔ "منت نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔ اور
 فریش ہونے چلے گئی۔۔۔

کمرے میں غزل کی سسکیاں گونج رہی تھیں۔۔۔ راضون خان نے
 غزل کے وجود پر اپنی شدتوں سے زخم دے چکا تھا۔۔۔ غزل کی
 راضون خان کی طرف پشت تھی۔۔۔ وہ اس وقت بے لباس کروٹ
 لیے رو رہی تھی۔۔۔ راضون خان اپنی نظریں اس کی پشت پر جمائے

ہوئے تھا۔۔۔ اس کی کمر پر اس کی شدتوں کا نشانات آب و تاب سے
چمک رہے تھے۔۔۔ "کس بات کا ماتم منار ہی ہوں۔۔۔" راضون
خان اسے کندھے سے پکڑتے سیدھا کرتے اس پر سایہ فلگن ہوتے
ہوئے غرایا۔۔۔

غزل کی سسکیاں مدھم ہوئی تھی۔۔۔ غزل کے ہونٹوں پر غزل کے
کندھے پر اس کی گردن پر راضون خان کی شدت سے گاڑھے ہوئے
دانتوں کے نشانات تھے۔۔۔ اس کے ہونٹوں سے خون رس رہا
تھا۔۔۔ راضون خان نے اپنے انگوٹھے سے اس کے ہونٹوں سے خون
کی بوندے صاف کی تھی۔۔۔ غزل آنکھیں بند کرتے ہوئے سسکی
تھی۔۔۔

راضون خان کو خود پر غصے آیا تھا۔۔۔ اس نے کتنی بے رحمی سے اپنی ہی
محبت کو زخم دیا تھا۔۔۔ راضون خان نرمی سے غزل کی گردن پر اس

کے کندھوں پر دے گئے نشانات پر ہونٹ رکھتے ہوئے اس کی طرف
 دیکھ رہا تھا۔۔۔ غزل کانپ رہی تھی۔۔۔ راضون خان نے اس کی
 طرف دیکھا۔۔۔ "آنکھیں کھولوں۔۔۔" راضون خان بہت نرمی سے
 اس کی آنکھوں کو چومتے ہوئے بولا۔۔۔ غزل نے سسکتے ہوئے
 آنکھیں کھولیں۔۔۔ اس کی آنکھیں نم تھی۔۔۔
 جاؤ۔۔۔ جا کر فریش ہو جاؤ۔۔۔" راضون خان بیڈ پر کروٹ لیتے
 ہوئے بولا۔۔۔ غزل راضون خان کی شرٹ زمین سے پکڑتے ہوئے
 واشروم میں چلے گئی۔۔۔ غزل واشروم میں شاور آؤن کرتے زمین پر
 گرمی پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔۔ اسے اپنی قسمت پر رونا آ رہا
 تھا۔۔۔ اس نے سوچا نہیں تھا۔۔۔ کہ کبھی اس کے ساتھ ایسا ہو
 گا۔۔۔

غزل کی آنکھوں سے آنسوؤں ٹوٹ کر برسے

تھے۔۔۔" غزل۔۔۔ جلدی باہر او۔۔۔ ورنہ میں اندر

آ جاؤ۔۔۔" راضون خان بیڈ پر لیٹے ہی بولا تھا۔۔۔ غزل جلدی سے زمین

سے اٹھتے شاوہر لیتے کمرے میں آئی۔۔۔ غزل ریڈ کلر کی پٹھانی فراک

پہنے بال کمر پہ چھوڑے کمرے میں آئی۔۔۔ اس کے بالوں سے پانی

گرتا اس کی کمر پر گر رہا تھا۔۔۔ جس سے اس کی فراک گیلا ہوتے اس

کی کمر سے چپیکا ہوا تھا۔۔۔ راضون خان نے غزل کی طرف

دیکھا۔۔۔ وہ بگ حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

اس کے ہونٹوں پہ زخم تھا۔۔۔ جو راضون خان نے دیا تھا۔۔۔ غزل

اپنے ہونٹوں پر ہلکی سی لیپ سٹک لگاتے ہوئے بالوں میں برش کرتے

ہوئے اپنی چادر پکڑتے دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔ غزل تیزی سے

کمرے سے نکلی تھی۔۔۔ راضون خان اٹھتے فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔۔

غزل کی آنکھوں کے نیچے ہلکے ہلکے رونے کے نشانات تھے۔۔۔ اور فریش کی وجہ سے اس کا چہرہ اور بھی نکھرا تھا۔۔۔ نجستہ غزل کو دیکھتے اس کی طرف بڑھی۔۔۔ "ہائے کتنی پیاری لگ رہی ہوں۔۔۔" نجستہ منت کے کمرے میں جا رہی تھی۔۔۔ غزل کی بازو پکڑتے اسے اپنے ساتھ لیے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔ ایشم بری طرح رورہی تھی۔۔۔

ایشم کی رونے کی آواز سنتے رایان جولاونج میں تھا۔۔۔ جلدی سے اوپر کی طرف بھاگا تھا۔۔۔ ایشم رورہی تھی۔۔۔ جسے نجستہ نے اٹھایا ہوا تھا۔۔۔ "ایشم مجھے دو۔۔۔" رایان نجستہ کی طرف دیکھتے ہوئے

بولا۔۔۔ رایان نے ایشم کو اٹھاتے ہوئے اس کی پیشانی پر ہونٹ رکھے۔۔۔ اور اسے خود سے لگایا۔۔۔ ایشم اسی لمحے رونا بند کر چکی تھی۔۔۔

واہ لالا۔۔۔ اپ کو تو بہت ٹریننگ ہے۔۔۔ "نجستہ رایان کی طرف" دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ رایان مسکراتے ہوئے ایشم کو اٹھائے نیچے چلا گیا۔۔۔ "اوائے غزل تو اس وقت فریش ہوئی ہے۔۔۔" "نجستہ نے غزل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ غزل ایک پل کے لیے شرمندہ ہوتے سرخ ہوئی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ کبھی اس وقت دوپہر میں فریش نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔" "ب۔۔۔ بخار لگ رہا تھا۔۔۔ اسی لیے۔۔۔ چلو چل کر کچن کا دیکھتے ہے۔۔۔" "اج لالا بھی آرہے ہیں۔۔۔" "غزل یاد آنے پر بولی۔۔۔۔۔ نجستہ نے کندھے اچکائے۔۔۔ اور اس کے ساتھ نیچے چلے

گئی۔۔۔۔"یار زرا بھابی نہیں نظر آرہی۔۔۔"زو یا جو کہ ابھی ہی یونی
 سے آئی تھی۔۔۔زرا کو ناپاتے ہوئے بولی۔۔۔
 بھابی کمرے میں فریش ہو رہی ہوں گی۔۔۔"نجستہ ہستے ہوئے"
 بولی۔۔۔زو یا اس کی بات کا مطلب سمجھتے اس سے بھی اونچی ہنسی
 تھی۔۔۔۔"میں ان کے کمرے سے ہو کر آتی ہوں۔۔۔"زو یا باہر کی
 طرف بڑھتے ہوئے بولی۔۔۔"لالا ابھی گئے ہے۔۔۔اب کیوں جاؤ
 گی۔۔۔اور ویسے بھی اگر لالا کو پتہ چل گیا۔۔۔بھابی فریش ہو کر آئی
 تھی۔۔۔اور تم نے انہیں دیکھا ہے۔۔۔صرف ان کے گیلے بالوں اور
 بنادوپٹہ کہ تو تمہیں پکا اوپر پہنچائے گے۔۔۔"نجستہ نے اسے اتنا لمبا
 لیکچر دیا تھا۔۔۔۔۔

ویسے یار لالا کتنے پیوز سیو ہے۔۔۔نا۔۔۔جبکہ زرا بھابی ونی میں آئی"
 ہے۔۔۔کتنی لیکی ہے۔۔۔"زو یا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔"یہ تو

ہے۔۔۔ لالا اس سے بہت محبت کرتے ہے۔۔۔ پہلے بھی کرتے تھے۔۔۔ اور اب تو ان کا رشتہ چیلنج ہو گیا ہے۔۔۔ اسی لیے زیادہ محبت کرتے ہے۔۔۔ یا شاید لالا اس سے کچھ زیادہ ہی اور پہلے سے ہی محبت کرتے ہے۔۔۔ ایسے ہی تو لالا ان کا حق مہر دس عرب لکھوا یا۔۔۔ یاد ہے لالا کہتے ہے آگاہ جان کو میں زرا خان کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔ اور وجہ حق مہر۔۔۔ جبکہ یہ بات ہم سب اچھے سے جانتے ہے۔۔۔ کہ لالا کے لیے اتنی رقم ادا کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔۔۔ لالا محبت ہی تو کرتے ہے۔۔۔ نابھابی سے۔۔۔ بس آگاہ جان دل ان سے صاف ہو جائے۔۔۔ "نجستہ زرا کا خیال آتے ہی بولی۔۔۔" آگاہ جان لالا کا کل نکاح کر رہے ہے۔۔۔ "غزل جو کہ کب سے خاموش تھی۔۔۔"

اب بولی تھی۔۔۔ زویا، نجستہ اور دروازے میں کھڑی منت تینوں ہی حیران ہوئی تھی۔۔۔ "لالا ایسے کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔" منت حیران ہوتے ہوئے بولی۔۔۔ "آگاہ جان کے سامنے لالا کچھ بول سکتے ہے۔۔۔" غزل استنزیہ مسکرائی۔۔۔ "جیسے یہاں کی ہر عورت کی زندگی اس کے شوہر کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ ناویسے ہی کبیر لالا کی زندگی آگاہ جان کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ وہ جب چاہے کچھ بھی بولے۔۔۔ لالا کرے گے۔۔۔" غزل چائے کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ "یار لالا کو نہیں کرنا چاہیے۔۔۔" منت ادا سی سے بولی۔۔۔ چاروں ہی ادا سی تھی۔۔۔

کیونکہ زرا خان نجستہ کی تو کزن تھی۔۔۔ لیکن ان تینوں کے ساتھ بھی زرا خان بہت اچھے سے جوڑ چکی تھی۔۔۔ سب کو ہی زرا خان بہت اچھے سے سمجھاتی تھی۔۔۔

نچستہ جا کر رایان لالا سے ایشم لے کر آؤ۔۔۔ "زویا نے نچستہ کی طرف"
 دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ "تمہارے پاؤں پر مہندی لگی ہوئی
 ہے۔۔۔" نچستہ نے اسے منہ چراہاتے ہوئے کہا۔۔۔ "جاؤ
 یار۔۔۔" "زویا نے معصومیت سے کہا۔۔۔" "اچھا جاتی ہوں۔۔۔" نچستہ
 چو کلیٹ منہ میں ڈالتے ہوئے باہر نکلی۔۔۔ نچستہ ہاتھ صاف کرتے کچن
 سے نکلی تھی۔۔۔ نچستہ اپنے دھیان ہی سامنے جا رہی تھی۔۔۔ جب
 نچستہ ٹکراتے ہوئے گرنے ہی والی تھی۔۔۔ کہ اسے کسی نے
 سنبھالا۔۔۔ نچستہ نے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔۔۔ خود گرتا نہ محسوس کر
 کے نچستہ نے آنکھیں کھولیں۔۔۔

نجستہ نے آنکھیں کھولتے ہوئے دیکھا۔۔۔ اس کی براؤن کلر کی آنکھیں
دیکھتے اسے پل نہیں لگا تھا۔۔۔ پہچان چکی تھی۔۔۔ "لالا۔۔۔" غزل
بلال خان کو دیکھتے ہوئے تقریباً چلائی تھی۔۔۔

بلال خان نجستہ کو چھوڑتے غزل کی طرف بڑھا۔۔۔ نجستہ بامشکل
گرنے سے بچی تھی۔۔۔ "لالا کیسے ہے آپ۔۔۔" غزل بلال خان کے
گلے لگتے ہوئے بولی۔۔۔ "میں ٹھیک ہوں۔۔۔ میرا بچہ کیسا
ہے۔۔۔" بلال خان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔ "ٹھیک ہوں
لالا۔۔۔" غزل مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ بلال خان کو دیکھتے اقصیٰ
خان جو کہ اپنے کمرے سے نکل رہی تھی۔۔۔ ان کے گلے لگ
گئی۔۔۔ "موم کیسی ہے آپ۔۔۔" بلال خان نے پیار سے محبت سے
اقصیٰ خان کے ہاتھ چومتے ہوئے کہا۔۔۔ اقصیٰ خان کی آنکھیں نم ہوئی
تھی۔۔۔

ہم ٹھیک ہے۔۔۔ ہمارا بچہ کیسا ہے۔۔۔ اپنا ماں کو ہی بھول " گیا۔۔۔ "اقصیٰ خان نے بلال خان سے شکوہ کیا تھا۔۔۔ "نہیں موم۔۔۔ میں آپ کو کیسے بھول سکتا ہوں۔۔۔" بلال خان نے پیار سے اقصیٰ خان کی پیشانی پہ ہونٹ رکھے۔۔۔ "ہائے لالا۔۔۔" اذان خان مسکراتے ہوئے بلال خان کے کندھے پہ مکہ مارتے ہوئے بولا۔۔۔ "میرا شیر۔۔۔" بلال خان نے اذان خان کو گلے لگایا۔۔۔ "ویسے مجھے تو لگا تھا۔۔۔ کہ لالانے وہاں شادی کر لی ہو گی۔۔۔ اسی لیے واپس نہیں آئے۔۔۔" اذان خان نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔ "اچھا بیٹا۔۔۔" بلال خان نے اذان کا کان موڑتے ہوئے کہا۔۔۔ "سوری یار۔۔۔ چھوڑ دے کان۔۔۔" اذان کان چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بولا۔۔۔ "بلال۔۔۔" راضون خان کی آواز پر بلال اذان کا کان چھوڑتے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔۔۔

یار کیسے ہوں۔۔۔" بلال خان اسے سختی سے گلے لگاتے ہوئے "بولے۔۔۔" تجھے یہاں کا راستہ کس نے بتا دیا۔۔۔" راضون خان نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔" بس یار چل گیا۔۔۔ پتہ میں تو کب سے واپس آنا چاہ رہا تھا۔۔۔ جب احسد کا پتہ چلا۔۔۔ لیکن یار مجھے آنے نہیں دیا۔۔۔" بلال خان ادا سی سے بولے۔۔۔ اذان خان کی احسد کے نام پر آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔

اذان اپنی نم آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے اوپر کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔ زویا نے اذان کو اوپر جاتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔ زویا اذان کے پیچھے اوپر بھاگی۔۔۔ کسی نے بھی انہیں نہیں دیکھا تھا۔۔۔ اذان اپنے کمرے میں آتے احسد کی تصویر پکڑتے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔۔۔ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔ کہ اتنا خوش نظر آنے والا انسان کبھی رو بھی سکتا ہے۔۔۔

زویا نے اذان دیکھتے اپنی نم آنکھیں صاف کی۔۔۔ "لالا کیوں چلے
 گئے۔۔۔" اذان روتے ہوئے چینخا تھا۔۔۔ اذان کو یوں روتا دیکھ کر
 زویا کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ زویا نہ چاہتے ہوئے بھی کمرے میں چلے
 گئی۔۔۔ "اذان۔۔۔" زویا نے اذان کے کندھے پر ہاتھ رکھا
 تھا۔۔۔ اذان نے زویا کی طرف دیکھا۔۔۔ زویا کی بھی آنکھیں نم
 تھیں۔۔۔ زویا اذان کے پاس بیڈ پر بیٹھی۔۔۔ اذان زویا کے گلے لگتے
 پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔۔۔ "یار لالا اتنی جلدی چھوڑ کر چلے
 گئے۔۔۔" اذان روتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ زویا کے دل کو کچھ ہو رہا
 تھا۔۔۔ اذان کی آنکھوں سے آنسو بہتے زویا کے کندھے پر گر رہے
 تھے۔۔۔ زویا کو اذان کی تپش زدہ سانسیں اپنی گردن پہ محسوس ہو رہی
 تھیں۔۔۔

کچھ پل یوں ہی گزرے تھے۔۔۔ اذان زویا کے چہرہ کو دونوں ہاتھوں
 میں لیتے اس کے ہونٹوں پہ جھکا اس کی سانسیں انہیل کر گیا۔۔۔ زویا
 اذان کے سینے پہ دونوں ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور کر گئی۔۔۔ اذان
 ہوش میں آیا تھا۔۔۔ زویا کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ زویا اذان
 پہ ایک نظر ڈالتے کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔ اذان نے اپنے بالوں
 میں ہاتھ پھیرتے اپنے چہرہ پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آئی
 تھی۔۔۔ ہوا کیا ہے۔۔۔ اذان بیڈ سے اٹھتا واشروم میں چلا
 گیا۔۔۔۔۔ اذان ٹھنڈے پانی کے نیچے کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اذان کی آنکھوں
 کے سامنے ہی وہی منظر لہرا رہا تھا۔۔۔ زویا اگر اسے خود سے دور نہ
 کرتی۔۔۔ تو پتہ نہیں وہ کیا کر جاتا۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہی
 تھی۔۔۔ بیس منٹ تک اذان اس کے نیچے کھڑا رہا تھا۔۔۔

لیکن اسے سکوں محسوس نہیں ہوا تھا۔۔۔ اذان کپڑے پہنتے باہر نکلا۔۔۔ اور بال ٹھیک کرتے نیچے لاونج کی طرف بڑھا۔۔۔ لاونج میں راضون خان، بلال خان، رایان، منت، غزل، نجستہ سب تھے۔۔۔ سوائے زویا اور کبیر خان کے۔۔۔ اذان کی نظریں اس وقت زویا کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔ وہ اپنے کیے پر شرمندہ تھا۔۔۔ اذان نے اپنے چہرہ پہ ہاتھ پھیرا۔۔۔ اور جا کر رایان کے ساتھ بیٹھا۔۔۔ "کیا ہوا۔۔۔" رایان نے اذان کے چہرہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ "کچھ نہیں لالا۔۔۔" اذان ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ "لالا پلیز مجھے جانا ہے۔۔۔" زویا کبیر خان کو منانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ کبیر خان زویا کے ساتھ لاونج میں آیا تھا۔۔۔ "پلیز لالا۔۔۔" زویا معصوم سا چہرہ بنائے بولی۔۔۔ "نہیں جانا بیٹا۔۔۔ میں کسی دن اپنی گڑیا کو خود لے جاؤں گا۔۔۔ ورنہ اذان کے ساتھ

چلے جانا۔۔۔" کبیر خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ "نہیں لالا۔۔۔ پلیز
 مان جائے۔۔۔" زویا بھی بضد ہوئی تھی۔۔۔
 زویا ہمارے ساتھ چلی جانا۔۔۔ ہم بھی نیکسٹ ویک اپنی ٹریپ لے "
 جارہے ہیں۔۔۔" راضون خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ "لالا جو مزا
 اپنی فرینڈز کے ساتھ ہے۔۔۔ وہ آپ سب کے ساتھ نہیں
 ہے۔۔۔" زویا معصومیت سے بولی۔۔۔ "اسلام و علیکم لالا۔۔۔" بلال
 خان کبیر خان کی طرف بڑھا۔۔۔ "و علیکم السلام۔۔۔" کبیر خان بھی
 مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ زویا منہ بنائے پیچھے ہی کھڑی ہوئی
 تھی۔۔۔ "ناراض نہیں ہوں۔۔۔ چلے جانا۔۔۔" کبیر خان زویا کا
 اداس سا چہرہ دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

تو زویا مسکراتے ہوئے کبیر خان کے گلے لگی۔۔۔ کبیر خان نے بھی
 مسکراتے ہوئے اسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔ "لالا اپ پر یزدہ سے نکاح

کر رہے ہیں۔۔۔" رایان نے کبیر خان کی طرف دیکھتے ہوئے
 پوچھا۔۔۔ کبیر خان نے گہرا سانس لیتے ہوئے اس کی طرف
 دیکھا۔۔۔ "ہمم۔۔۔" کبیر خان اتنا ہی بولتے اوپر کی طرف
 بڑھا۔۔۔ زرا خان نفی میں سر ہلاتے ہوئے اندر بھاگی۔۔۔ کبیر خان
 کمرے میں آیا۔۔۔ زرا خان بیڈ پر اوندھ منہ گری رو رہی تھی۔۔۔ کبیر
 خان زرا خان کی طرف بڑھا۔۔۔
 خبردار! اگر میرے قریب آئے۔۔۔" زرا خان کبیر خان کی طرف
 دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ کبیر خان کچھ قدم پیچھے ہوا تھا۔۔۔ کبیر خان نے
 زرا خان کی طرف دیکھا۔۔۔ اس کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ ہو
 رہی تھی۔۔۔ اس کے بال بکھرے ہوئے اس کی گردن پر چپکے ہوئے
 تھے۔۔۔ "زرا میری بات سنو۔۔۔" کبیر خان زرا کی طرف

بڑھا۔۔۔ "میرے قریب مت آنا۔۔۔ ورنہ میں اپنی جان لے لوں
 گی۔۔۔" زراخان اسے دیکھتے دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔۔۔
 تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔ تم کچھ بھی کرو گے۔۔۔ میں بس دیکھتی "
 رہوں گی۔۔۔ تمہیں شادی کرنی ہے۔۔۔ ناتو کرو۔۔۔ لیکن پہلے مجھے
 طلاق دو۔۔۔" طلاق دو مجھے۔۔۔" زراخان اپنی کلائی پی چھڑی رکھتے
 ہزدیتی ہوتے ہوئے چینی تھی۔۔۔۔۔ زراخان کی آوازیں باہر تک جا
 رہی تھی۔۔۔ جسے سنتے سب اوپر کی طرف بھاگے تھے۔۔۔ "لالا
 کیا۔۔۔" زویا جو سب سے آگے تھی۔۔۔ ابھی اتنا ہی بولی تھی۔۔۔ کہ
 زراخان کے ہاتھ میں چھڑی دیکھتے اس کی آنکھیں بھی مزید حیرانگی سے
 کھولیں تھی۔۔۔
 بھابی۔۔۔ "غزل بھی حیرانگی سے بولی تھی۔۔۔ کبیر خان نے ایک نظر "
 پیچھے کی طرف دیکھا۔۔۔ جہاں اب

خان نے زرا خان کو اپنے حصار میں لیا۔۔۔ زرا خان رو رہی تھی۔۔۔ اذان خان ہاتھ بڑھاتے زرا خان کا دوپٹہ پکڑتے اس کے گرد لپیٹ گیا۔۔۔ زرا خان ہچکیاں لیتے ہوئے رو رہی تھی۔۔۔ اذان کے علاوہ کسی کی ہمت نہیں تھی۔۔۔ کہ کبیر خان کی بات کو اگنور کرے۔۔۔ اب صرف کمرے میں اذان، کبیر اور زرا تھی۔۔۔ "اٹھو تم بھی باہر جاؤ۔۔۔" کبیر خان اذان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ اذان خان کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔ اور ابھی بھی اسی پوزیشن میں تھا۔۔۔ "زرا۔۔۔ اٹھو۔۔۔" کبیر خان دھاڑا تھا۔۔۔

زرا خان کانپتے ہوئے جلدی سے اذان سے دور ہوتے زمین پر سے اٹھی تھی۔۔۔ وہ آج سچ میں اس سے خوف محسوس کر رہی تھی۔۔۔ کبیر خان کا تھپڑ کافی جاندار تھا۔۔۔ جس کی تپش اسے ابھی بھی اپنے چہرہ پر

محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ اذان کبیر خان پر ایک نظر ڈالتے کمرے سے نکل گیا۔۔۔

زرا خان اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے کبیر خان کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔ کبیر خان نے زرا خان کی طرف بڑھتے ہوئے بے دردی سے اسے بالوں سے پکڑتے اس کا چہرہ اپنے مقابل کیا۔۔۔ "طلاق چاہیے تمہیں۔۔۔" کبیر خان اس کے بالوں کو جھٹکا دیتے ہوئے بولا۔۔۔ درد کی لہر زرا خان کے پورے وجود میں دوڑی تھی۔۔۔ "بولو۔۔۔" کبیر خان اس کے بالوں پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے قریب کر گیا۔۔۔ زرا خان کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے شروع ہوئے

تھے۔۔۔ کبیر خان بہت بے رحمی سے اس کے بالوں کو جکڑے ہوئے تھا۔۔۔

چھوڑے مجھے۔۔۔۔۔ "زرا خان کبیر خان کو خود سے دور کرنے کی" کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔ کبیر خان اس کے چہرہ پر اپنی سرخ ہوتی آنکھیں گاڑھیں ہوئے تھا۔۔۔ زرا خان کے منہ سے طلاق کا لفظ سنتے اسے انگارے برستے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔ کبیر خان اس کے بالوں کو بے دردی سے جکڑتے اس کے ہونٹوں کو گرفت میں لے گیا۔۔۔ کبیر خان اس کے ہونٹوں پہ جھکا اس کی سانسیں انہیل کر رہا تھا۔۔۔ کبیر خان اس کے ہونٹوں کو شدت اور بے رحمی سے کاٹ کر رہا تھا۔۔۔ زرا خان کو اپنی سانسیں روکتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان اس کے ہونٹوں پر گہرا زخم دیتے اس کے ہونٹوں پہ انگوٹھا سہلاتے ہوئے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ "درد ہوا۔۔۔" کبیر خان

بے حد نرمی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔ زرا خان
 سسکیاں لے رہی تھی۔۔۔ "میں نے پوچھا درد ہوا۔۔۔" اب کی بار
 کبیر خان دھاڑا تھا۔۔۔ زرا خان نے کانپتے ہوئے ہمیں سر
 ہلایا۔۔۔ "مجھے بھی ہوا تھا۔۔۔ جب تم نے طلاق کا لفظ اپنی اس زبان
 سے نکلا تھا۔۔۔" کبیر خان اس کے ہونٹوں کے زخم پر سختی سے انگوٹھا
 رکھتے ہوئے بولا۔۔۔ زرا خان کبیر خان کی طرف نم آنکھوں سے دیکھ
 رہی تھی۔۔۔

دوبارہ اگر تم نے اپنی اس زبان سے یہ گھٹیا الفاظ نکالے۔۔۔ تو
 تمہیں اسی کمرے میں دفن کرو گا۔۔۔" کبیر خان اس کی طرف دیکھتے
 ہوئے غرایا۔۔۔ زرا خان جلدی سے ہمیں سر ہلا گئی۔۔۔ "ایک
 بات یاد رکھنا۔۔۔ میں دوسری شادی کرو یا تیسری تم ہمیشہ میرے نکاح
 میں رہوں گی۔۔۔" کبیر خان اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

کبیر خان نے بولتے ہوئے ایک ہاتھ سے زرا خان کی گردن پر اپنے " دیے ہوئے نشان پر انگلی ٹریس کی۔۔۔ " اچھی بیویوں کی طرح اپنا حقوق پورے کرو۔۔۔ تو تمہارے لیے بہتر ہے۔۔۔ " کبیر خان نرمی سے انگلی ٹریس کرتے اس کی دھڑکنوں تک انگلی کے جاتے ہوئے بولا۔۔۔ " جب چاہے اپنا حق لے لیتے ہوں۔۔۔ اور کیا کرو۔۔۔ میں تمہارے لیے۔۔۔ " زرا خان کبیر خان کی طرف نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ " تم خوبصورت بہت ہوں۔۔۔ میں تمہیں ہمیشہ اپنی باہوں میں رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ " کبیر خان زرا خان کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔

کیا یہی میری زندگی ہے۔۔۔ میں اپنی مرضی سے زندگی نہیں گزار سکتی۔۔۔ " زرا خان نم آواز میں بولی۔۔۔ " کس نے منع کیا۔۔۔ " کبیر خان اس کی کمر پر بے باکی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔۔۔ " تمہارا

جب دل کرتا ہے۔۔ میرے۔۔ "ابھی زرا خان اتنا ہی بولی تھی کہ کبیر خان نے اس کے ہونٹوں کو گرفت میں لیا۔۔ زرا خان کی سانسیں روک رہی تھی۔۔ زرا کبیر خان کی گردن پر ناخن مار چکی تھی۔۔ کبیر خان اس کے ہونٹوں پر دانت گاڑتے دور ہوا۔۔ "دوبارہ بکواس بند رکھنا۔۔" کبیر خان اسے بیڈ پر دھکے دیتے ہوئے بولا۔۔ زرا خان بیڈ پر اوندھ منہ گری تھی۔۔ کبیر خان دروازے کی طرف بڑھا تھا۔۔

زرا خان اسی لمحے کبیر خان کی طرف بڑھی۔۔ اور اس کے سامنے کھڑی ہوئی۔۔ "سب کچھ برداشت کر سکتی ہوں۔۔ اگر تم نے دوسری شادی کی۔۔ تو باخدا اس حویلی میں تمہاری قبر میں اسی کمرے میں بناؤ گی۔۔" زرا خان کبیر خان کا گریبان پکڑتے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بولی۔۔ کبیر خان حیرانگی سے اس کی طرف دیکھ رہا

منت نے سر بیڈ کراؤن سے ٹکایا تھا۔۔۔ رایان کمرے میں
آیا۔۔۔ منت ایشم کو فیڈ کروا رہی تھی۔۔۔ رایان نے آگے بڑھتے
سائیڈ ٹیبل سے کیز پکڑی۔۔۔ رایان اس سے پہلے پیچھے ہوتا۔۔۔ منت
کاسر رایان کے ساتھ ٹکرایا تھا۔۔۔ رایان نے منت کی طرف
دیکھا۔۔۔ جس کی آنکھیں بند تھیں۔۔۔ اور اس کا سر اب رایان کے
کندھے پر تھا۔۔۔ ایشم بھی گلے پھاڑتے رونا شروع ہو چکی تھی۔۔۔
رایان خان نے ایشم کو ہلکا سا ہاتھ رکھتے منت کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔ جس
سے وہ پھر سے فیڈ کرتے چپ ہوئی تھی۔۔۔ منت کی آنکھیں ہلکی ہلکی
کھولیں ہوئی تھیں۔۔۔ رایان نے منت کا سر اپنے کندھے پر
رکھا۔۔۔ اور اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔ ایشم کو مسکراتے دیکھ کر رایان
نے ایشم کو گود میں لیتے ہوئے منت کی طرف دیکھا۔۔۔

منت کو اس حالت میں دیکھ کر رایان کی آنکھوں میں خمار چھایا تھا۔۔۔ لیکن رایان نظریں چراتے ہوئے اس کی فراک ٹھیک کرتے اسے بیڈ پر لیٹاتے اس پر بلینکٹ دیا۔۔۔ رایان نے منت کی پیشانی پہ ہونٹ رکھتے ایشم کی طرف دیکھا۔۔۔ جو کہ اب رایان خان کی طرف دیکھتے مسکرا رہی تھی۔۔۔ رایان خان ایشم کو لیے بیڈ پر بیٹھاتے اس کے ساتھ کھیلنے لگا۔۔۔



زویا بھی فریش ہو کر نکلی تھی۔۔۔ زویا نے اپنے بالوں کو ٹاول سے خشک کرتے بالوں میں برش کیا۔۔۔ زویا بالوں کو برش کر رہی تھی۔۔۔ جب آنکھوں کے سامنے پھر سے اذان کے کس کرنے والا منظر لہرایا تھا۔۔۔ زویا کے ہاتھوں سے برش نیچے گرا تھا۔۔۔ زویا اس

وقت باتھ گاؤن پہننے ہوئی تھی۔۔۔ جس کی ڈوریاں آگے سے باندھی ہوئی تھی۔۔۔

لیکن اس کی سفید رنگت واضح تھی۔۔۔ زویا برش نیچے سے پکڑتے اپنے بال سکھانے لگی۔۔۔ زویا اپنے ہی دھیان اپنے بال برش کر رہی تھی۔۔۔ جب اذان دروازہ کھولتے ہوئے اندر آیا۔۔۔ اذان باہر کی جانب دیکھتے ہی اندر آیا تھا۔۔۔ اذان نے دروازہ بند کرتے ہوئے پیچھے دیکھا۔۔۔ دروازہ بند ہونے کی آواز پر زویا نے پیچھے دیکھا۔۔۔ تو اس کے پاؤں تلے زمین نکلی تھی۔۔۔ "تت۔۔۔ تم۔۔۔" زویا حیرانگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

اذان پلکیں جھپکتے ہوئے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ اذان کے گلے میں گلٹی بن کر معدم ہوئی تھی۔۔۔ اذان اپنا چہرہ دوسری طرف کرتے ہوئے گہرے سانس لینے لگا۔۔۔ "ا۔۔۔ اذان۔۔۔ میرے

کمرے سے جاؤ۔۔۔ و۔۔۔ ورنہ۔۔۔ مم۔۔۔ میں لالا۔۔۔ کو بتاؤ
 گی۔۔۔ "زویا اپنی چادر پکڑتے اچھے سے خود پر لیتے ہوئے بولی۔۔۔
 بات سن لوں۔۔۔ میری۔۔۔" اذان نے زویا کی طرف دیکھے بنا
 کہا۔۔۔ "مم۔۔۔ میں لالا کو بتاتی ہوں۔۔۔" زویا دروازے کی
 طرف بڑھی تھی۔۔۔ اذان زویا کی بازو پکڑتے اسے اپنے بالکل قریب
 کر گیا۔۔۔



زویا کی سانسیں اذان کی گردن سے نیچے اسے محسوس ہو رہی
 تھی۔۔۔ اذان زویا کی کلائی منقبو طی سے پکڑے ہوئے تھا۔۔۔ ایک
 ہاتھ زویا کی کمر میں تھا۔۔۔ زویا اذان دونوں ایک دوسرے کی طرف
 دیکھ رہے تھے۔۔۔ "میری بات سنو۔۔۔ زویا۔۔۔ میں ایسا کچھ کرنا

نہیں چاہتا تھا۔۔۔" اذان شر مندہ ہوتے بولا۔۔۔ وہ سچ میں شر مندہ تھا۔۔۔" مم۔۔۔ مم۔۔۔ میں تمہارا لالا کو بتاؤ گی۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔" زویا سے خود سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔" ٹھیک ہے۔۔۔ میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔ یار پلیز۔۔۔ کچھ باتیں تمہیں نہیں لگتا ہمارے درمیان رہنی چاہیے۔۔۔" اذان اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔۔۔" کیا ہمارے درمیان رہنا چاہیے۔۔۔ تم پاگل ہوں۔۔۔" زویا پیچھے ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

بہت کچھ ہمارے درمیان رہنا چاہیے۔۔۔ یہ بات اپنے دماغ میں ڈال لوں۔۔۔" اذان زویا کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔" میں تمہارا منہ توڑ دو گی۔۔۔" زویا نے اذان کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔" اچھا یار سوری۔۔۔ پلیز۔۔۔" اذان نے معصوم سا چہرہ

بنایا۔۔۔" جاؤ۔۔۔" زویا سے باہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
 بولی۔۔۔ اذان جلدی سے باہر نکل گیا۔۔۔ زویا دروازے کے ساتھ سر
 ٹکائے وہی زمین پر بیٹھی۔۔۔ اذان اس کے بالکل قریب تھا۔۔۔ اسے
 یقین نہیں ہوا تھا۔۔۔ زویا نے اپنے بال پیچھے کرتے گہرا سانس
 لیا۔۔۔ زویا میں سے اٹھتے ہوئے واشروم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

کبیر خان سڑکوں پہ گھوم رہا تھا۔۔۔ وہ پاگلوں کی طرح گاڑی سڑکوں پہ
 گھومتے ہوئے پریشانی سے ونڈ سکرین پر نظریں جمائے ہوئے
 تھا۔۔۔ کبیر خان نے گاڑی روکتے سٹرینگ سے سر ٹکایا۔۔۔ اس نے
 اپنے بالوں میں پھیر رہا تھا۔۔۔ ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔۔۔ کبیر
 خان گاڑی سے نکلتے اب یوں ہی سڑکوں پر چل رہا تھا۔۔۔ بارش اسے
 بیگور ہی تھی۔۔۔" یا میرے خدا میری مشکلات آسان کر

دے۔۔۔ میں نہیں چاہتا میں آگاہ جان کی بات نہ مان کر ان کا دل
دکھاؤ۔۔۔ لیکن میں اپنی ذرا کے ساتھ غلط نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ میں اس
سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔ میں اس کی آنکھوں
میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ "کبیر خان آخر میں
چلاتے ہوئے زمین پر بیٹھا تھا۔۔۔ کبیر خان کا موبائل رنگ ہو رہا
تھا۔۔۔ کبیر خان نے موبائل نکالتے ریسو کی۔۔۔ "صاحب
جی۔۔۔ ذرا بی بی حویلی سے نکل گئی۔۔۔ "دوسری طرف سے آواز
تھا۔۔۔ سنتے جیسے وہ ساکت ہوا

کبیر خان زمین سے اٹھتا گاڑی کی طرف بھاگا۔۔۔ اور ریش ڈرائیو
کرتے ہوئے حویلی والی سڑکوں پر گھوم رہا تھا۔۔۔ وہ یہی ہو
گی۔۔۔ ابھی اور وہ جا بھی کہا سکتی تھی۔۔۔ کبیر خان ریش ڈرائیو نگ
کرتے ہوئے اپنے چہرہ پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔۔ کبیر خان تین چکر لگا چکا

تھا۔۔۔ چالیس منٹ سے کبیر خان سڑکوں پر گھوم رہا تھا۔۔۔ لیکن ذرا
 خان اسے کہیں نظر نہیں آئی تھی۔۔۔ کبیر خان کی گاڑی بھی اب چلنے
 سے قاصر ہو رہی تھی۔۔۔ لیکن کبیر خان اپنے چہرہ پر ہاتھ پھیرتے
 گاڑی سے نکلا۔۔۔ "کہاں ہوں تم۔۔۔ تم مجھے چھوڑ کر نہیں جا
 سکتی۔۔۔ کبیر خان اب بارش میں جگہ جگہ بھاگتے اسے تلاش کر رہا
 تھا۔۔۔

اگر تم مجھ سے دور ہوئی۔۔۔ میں اس دنیا کو آگ لگا دوں گا۔۔۔ میں "تمہیں
 خود سے دور نہیں کر سکتا۔۔۔ کسی بھی صورت میں تم مجھ سے
 دور نہیں ہو سکتی۔۔۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ بہت محبت کرتا
 ہوں۔۔۔ میں تمہارے بغیر سانس تک نہیں لے سکتا۔۔۔" کبیر خان
 چہرہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔۔۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا
 چھایا تھا۔۔۔ کبیر خان مڑا ہی تھا۔۔۔ کہ اس کی نظر درخت کے پچھے

کھڑی لڑکی پر پڑی۔۔۔ کبیر خان اس کی طرف بھاگا۔۔۔ اور اسے خود
میں بھیچا۔۔۔ "دور ہٹے مجھ سے۔۔۔" زرا خان اسے خود سے دور
کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔

کبیر خان اسے اور بھی سختی سے خود میں بھیج گیا۔۔۔ "نہیں ہو جاسکتا تم
سے دور۔۔۔" کبیر خان زرا خان کے عارض پہ ہاتھ رکھتے ہوئے
بولا۔۔۔ "میں جانا چاہتی ہوں۔۔۔" زرا خان کبیر خان کو خود سے دور
کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔ "کیوں جانا چاہتی
ہوں۔۔۔" کبیر خان نے زرا کے گرد حصار بنایا۔۔۔ "کک۔۔۔ کیونکہ
تم دوسری شادی کرنا چاہتے ہوں۔۔۔" زرا خان ہچکیاں لیتے ہوئے
بولی۔۔۔ "نہیں کرو گا۔۔۔" کبیر خان اس کے گرد حصار تنگ کرتے
ہوئے بولا۔۔۔ "تت۔۔۔ تم جھوٹے ہوں۔۔۔ اپنے آگاہ جان کی بات

مان لوں گے۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ مجھے تمہاری زندگی سے نکال دے
 گے۔۔۔ "زرا خان روتے ہوئے بولی۔۔۔
 نہیں نکال سکتے۔۔۔ تم میری بیوی ہوں۔۔۔ کبیر خان کی بیوی"
 ہوں۔۔۔ اور ہمیشہ رہوں گی۔۔۔ میں آگاہ جان کو منع کر دو
 گا۔۔۔ "کبیر خان زرا خان کے بالوں پہ ہونٹ رکھتے ہوئے
 بولا۔۔۔ کبیر خان زرا کو حصار میں لیے گاڑی کی طرف بڑھا۔۔۔ کچھ
 ہی دیر بعد گاڑی حویلی کے کارپیوچ میں روکی۔۔۔ "وعدہ کرو۔۔۔ تم
 صرف میرے رہوں گے۔۔۔" زرا خان گاڑی سے نکلتے ہوئے
 بولی۔۔۔ "میں وعدہ کرتا ہوں تاحیات میں صرف اپنی زرا خان کا
 رہوں گا۔۔۔" کبیر خان زرا خان کے ہاتھ پہ ہونٹ رکھتے ہوئے
 بولا۔۔۔ "اتنے بھی فری نہ ہوں۔۔۔" زرا خان اس سے ہاتھ
 چھرواتے ہوئے ایک ادا سے بولی۔۔۔

کبیر خان نفی میں سر ہلاتے ہوئے مسکرایا۔۔۔ "لالا آپ کو کیا
 ہوا۔۔۔ بھابی نے کیا۔۔۔" اذان خان نے آنکھ مارتے ہوئے
 کہا۔۔۔ "بکو اس بند کر۔۔۔ تو کہاں ٹھہل رہا ہے۔۔۔" کبیر خان اذان
 کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "لالا میں باہر جا رہا ہوں۔۔۔" اذان
 مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ "کہاں۔۔۔ اس وقت۔۔۔" کبیر خان نے
 اسے گھورا۔۔۔ "جی لالا آپ کو کوئی کام ہے۔۔۔" اذان نے سوالیہ
 نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔
 ہاں یار۔۔۔ کل آگاہ جان کو ہینڈل کرنا ہے۔۔۔ میں پر یزدہ سے نکاح"
 نہیں کر سکتا یار۔۔۔" کبیر خان پریشانی سے بولا۔۔۔ "وہ تو مجھے بھابی کو
 دیکھ کر پتہ چل ہی گیا۔۔۔" اذان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ زرا خان جو
 کبیر خان سے کچھ کہنے واپس آئی تھی۔۔۔ اذان کی بات سنتے وہی روکی
 تھی۔۔۔ کبیر خان نے زرا خان کو اشارہ کرتے اندر جانے کا کہا۔۔۔ زرا

خان اندر چلے گئی۔۔۔"ٹھیک ہے۔۔۔ لا لا پر یزدہ خود ہی منع کر دے گی۔۔۔"اذان نے اپنے شیطانی دماغ کو لڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

راضون لا لا ایک کام ہے۔۔۔"اذان راضون کو آتے دیکھ کر"

بولا۔۔۔"بولو۔۔۔"راضون نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔"لا لا کان میں بتاؤ گا۔۔۔"اذان نے راضون خان کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔۔۔ اور اس کے کان میں کچھ بولتے مسکرایا۔۔۔ راضون خان بھی اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ کبیر خان، راضون خان اور اذان خان اوپر کی طرف بڑھا۔۔۔ اذان خان نے راضون خان کو اشارہ کیا۔۔۔ راضون خان کبیر خان کا گریبان پکڑتے ہوئے نیچے کی طرف بڑھا۔۔۔

ہاں تمھاری بہن ہے۔۔۔ تو کیا کرو۔۔۔"راضون خان نے کبیر خان" کا گریبان پکڑتے ہوئے چلایا۔۔۔ اس کی آواز سنتے سب باہر نکلے

تھے۔۔۔۔"سوری لالا۔۔۔"راضون خان سوری بولتے ہوئے کبیر خان کے پیٹ کے نیچے ٹانگ ماری تھی۔۔۔سب کی آنکھیں حیرت سے کھولیں تھی۔۔۔اور کبیر خان تو حیران ہوتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔کہ اذان کبیر خان کی طرف بڑھتے اسے آنکھ مارتے اور سوری بولتے ہوئے اس کی آنکھیں بند کر چکا تھا۔۔۔"لالا یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔"رایان لالا ڈاکٹر کو کال کرے۔۔۔"اذان کبیر خان کے چہرہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

رایان اذان کے ساتھ کبیر خان کو سہارا دیتے ہوئے اوپر کمرے تک آیا۔۔۔"لالا ایسے ایکٹ کرنا۔۔۔جیسے آپ کو بہت بری لگی ہے۔۔۔"اذان اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔کبیر خان آنکھیں موندے لیٹ گیا۔۔۔زرا خان کمرے میں نہیں تھی۔۔۔کچھ دیر بعد ڈاکٹر آیا تھا۔۔۔اور اس کی بات سنتے تو جیسے سب کو سات ویلٹ کا جھٹکا

لگا تھا۔۔۔ پر یزدہ جو پیچھے ہی کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اس کی آنکھیں تو
حیرت سے پھٹنے کو تھی۔۔۔ پر یزدہ بھاگتے ہوئے آگاہ جان کے
کمرے میں آئی۔۔۔

پر یزدہ اندر آئی آگاہ جان بیڈ پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ "آگاہ جان میں کبیر
سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔" پر یزدہ سنجیدگی سے بولی۔۔۔ "کیوں
بچہ۔۔۔" آگاہ جان نے حیرانگی سے کہا۔۔۔ "پلیز آگاہ
جان۔۔۔ مورے کو میں سمجھا لوں گی۔۔۔" پر یزدہ اداسی سے
بولی۔۔۔ آگاہ جان نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ پر یزدہ باہر نکل
گئی۔۔۔ آگاہ جان بھی مان گئے۔۔۔ آخر اپنی نواسی کے پیار میں ہی تو وہ کبیر
خان کی دوسری شادی کروا رہے تھے۔۔۔ اذان جو کہ باہر ہی کھڑا ہوا
تھا۔۔۔ پر یزدہ کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرایا۔۔۔ پر یزدہ اسے منہ

بناتے دیکھ کر چلے گئی۔۔۔ لیکن اذان کے قہقہے اب حویلی میں گونج رہے تھے۔۔۔

لالا گوڈ نیوز۔۔۔ "اذان بھاگتے ہوئے اوپر کمرے میں آیا۔۔۔" "لالا" پر یزدہ نے خود ہی آگاہ جان کو منع کر دیا۔۔۔ "اذان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔" "کیوں ایسا کیا کہا ڈاکٹر نے۔۔۔" "کبیر خان نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔" "نہیں لالا رہنے دے۔۔۔ اپ ڈانٹے گے۔۔۔" "اذان معصوم سا چہرہ بناتے ہوئے بولا۔۔۔" "نہیں تو بتا۔۔۔" "کبیر خان نے پیار سے کہا۔۔۔

وہ جب آپ کو راضون لالانے ٹانگ ماری اس لحاظ سے ڈاکٹر نے "کہا۔۔۔" "ماچس میں آگ نہیں رہی۔۔۔" "اذان ہستے ہوئے بولا۔۔۔" "کبیر خان کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کو تھی۔۔۔" "کبیر خان نے

اذان کی گردن پکڑتے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا۔۔۔ "تجھے شرم نہیں آئی۔۔۔" کبیر خان نے اسے گھورا۔۔۔ "لالا قسم سے شرم آئی تھی۔۔۔ لیکن آپ کا نکاح نہیں کروانا چاہتا تھا۔۔۔ اور ویسے بھی ڈاکٹر کے بولنے سے کیا فرق پڑتا۔۔۔" اذان کبیر خان کا ہاتھ پیار سے پیچھے کرتے اس کے عارض پر ہونٹ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

زرا خان اندر آتے ہوئے کبیر خان اور اذان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ اذان مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔۔۔

زرا خان کمرے میں آئی۔۔۔ کبیر خان کا دل تو چاہا تھا۔۔۔ کہ اذان کا جبرہ توڑ دے۔۔۔ لیکن پھر زرا خان کو دیکھتے ہوئے خاموش ہو چکا تھا۔۔۔ زرا خان آگے بڑھی تھی۔۔۔ کبیر خان اس کی کلائی پکڑتے

دروازہ بند کرتے اسے دروازے سے لگا گیا۔۔۔ اور اس کے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھتے اس پر جھکا تھا۔۔۔ "پچھے ہٹو۔۔۔" زراخان نے کبیر خان کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور کرنا چاہا۔۔۔ "اب نہیں ہٹوگا۔۔۔ تمہاری وجہ سے کیا خطاب مل گیا۔۔۔ اب بھی خوش نہیں ہوں۔۔۔" کبیر خان نے زراخان کی ٹھوڑی پہ ہاتھ رکھتے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا۔۔۔ زراخان اس کی نظروں کی تپش پہ سرخ ہوئی تھی۔۔۔

مم۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔۔" زراخان کبیر خان کی آنکھوں کی تپش سے "سرخ ہوتے ہوئے بولی۔۔۔" آج کی رات صرف میری ہے۔۔۔" کبیر خان اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔ "ہلیو مسٹر کبیر خان۔۔۔ میں آپ کی یادداشت میں تھوڑا سا اضافہ کر دو۔۔۔ ماچس میں آگ نہیں رہی۔۔۔" زراخان اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے

مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ "آگ تو بہت ہے۔۔۔ تمہیں پتہ چل جائے گا۔۔۔ جل جاؤ گی۔۔۔" کبیر خان اسے آنکھ مارتے اس کے ہونٹوں پہ جھک گیا۔۔۔ زرا خان اس کی گردن پہ اپنے ناخن مارتے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش تھی۔۔۔ لیکن کبیر خان اس کے ہونٹوں پہ شدت سے چومتے ہوئے اس کی سائیس انہیل کر رہا تھا۔۔۔ کبیر خان اس کی گردن کے گرد سے بازو نکالتے اسے اپنے اور بھی قریب کر گیا۔۔۔

کبیر خان کی شدت پر اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔۔۔ زرا خان اپنے ناخن اس کے سینے پہ گاڑھ گئی۔۔۔ کبیر خان اس کے اتنی شدت سے ناخن مارنے پر اس سے دور ہوا۔۔۔ "پاگل ہو کیا۔۔۔" کبیر خان اسے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔ "ہاں پاگل ہوں۔۔۔ اب میرے قریب آئے۔۔۔ تو سچ میں تمہاری آگ ختم کر دو گی۔۔۔" زرا خان اسے انگلی

سے ورن کرتے ہوئے بولی۔۔۔"ابھی کر دو۔۔"کبیر خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔"تمہیں شرم آتی ہے۔۔۔"زرا خان نے اسے غصے سے گھورا۔۔۔"ہاں آتی ہے۔۔۔لیکن تم سے نہیں آتی۔۔۔تم تو گھر والی ہوں۔۔۔"کبیر خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔زرا خان اسے گھورتے بیڈ پر جا کر لیٹ گئی۔۔۔اور چہرہ تک کنبل لے لیا۔۔۔

یار اب یہ کیا ہے۔۔۔تمہارے لیے اپنے سے چھوٹے سے ٹانگ "کھائی۔۔۔تمہیں چاہیے دیکھو۔۔۔تمہارے شوہر کو کہیں لگی تو نہیں۔۔۔اور تم مجھے اٹیٹیوڈ دیکھا رہی ہوں۔۔۔"کبیر خان اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

نہیں لگی ہوں گی۔۔۔اسی لیے تو تم میرے قریب آرہے "ہوں۔۔۔"زرا خان بلینکٹ کے اندر سے ہی بولی

تھی۔۔۔"یار۔۔۔"کبیر خان اس کی طرف بڑھا۔۔۔اور اس کے ساتھ

ہی کسبل میں غروب ہوا تھا۔۔۔ کبیر خان نے زرا خان کے پیٹ پر
دو نوں ہاتھ جمائے تھے۔۔۔ اور اسے اپنے قریب کر گیا۔۔۔ "نہ تو کسی
اور کے پاس جانے دیتی ہوں۔۔۔ نہ خود کے قریب آنے دیتی
ہوں۔۔۔" کبیر خان اس کی کان کی لوں کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے
بولا۔۔۔ "ایک بات بولو۔۔۔" زرا خان نے کبیر خان کے ہاتھ پیچھے
کرتے ہوئے اس کی طرف رخ کیا۔۔۔
کبیر خان اسے پھر سے اپنے قریب کر گیا۔۔۔ اب کبیر خان کو اس کی
ناز کی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ "پوچھو۔۔۔" کبیر خان اس کے بال کان
پیچھے ارستے ہوئے بولا۔۔۔ "مجھے میکال سے ملوانے لے جاؤ
گے۔۔۔" زرا خان نے کبیر خان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ کچھ
پل کمرے میں خاموشی چھائی تھی۔۔۔ "جواب دو۔۔۔" زرا خان نے
اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ "سو جاؤ۔۔۔" کبیر خان

انکھیں بند کرتے اسے اپنے مزید قریب کر گیا۔۔۔ زرا خان کو اس کی سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

زرا خان اس کی بند آنکھیں کو دیکھتے اس کے چہرہ پر نظریں جمائے ماضی میں کھو گئی۔۔۔۔۔

(ماضی)

سدرہ خان کا نکاح راحیل خان سے دونوں خاندانوں کو جوڑنے کے لیے کیا گیا تھا۔۔۔ لیکن راحیل خان سدرہ خان سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ پھر بھی وہ اپنے بابا کی بات مانتے اس سے نکاح کر چکا تھا۔۔۔ شادی کے ڈیرھ سال بعد راحیل خان کو حویلی سے شہر جانا تھا۔۔۔ اسی لیے وہ اپنی پیکنگ کر رہا تھا۔۔۔ "میں بھی ساتھ چلو۔۔۔" سدرہ نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔ بظاہر تو وہ سدرہ خان کو پسند نہیں کرتا تھا۔۔۔ لیکن اس نے اپنے شوہر ہونے کا

ہر فرض نبھایا تھا۔۔۔ را حیل خان نے سدرہ خان کی طرف
دیکھا۔۔۔ اور منع نہیں کر سکا۔۔۔ "چلو۔۔۔" را حیل خان ہلکا سا
مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

سدرہ خان بھی دس منٹ میں کارپیوچ میں را حیل خان کے ساتھ
کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ سدرہ خان، را حیل خان سب سے مل کر شہر کے
لیے روانہ ہو گئے۔۔۔ "میں ڈرائیونگ کرو۔۔۔" سدرہ خان نے
مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ "نہیں۔۔۔ تمہیں چوٹ آسکتی ہے۔۔۔ اسی
لیے یہ سیو نہیں۔۔۔" را حیل خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ کچھ ہی
دیر میں دونوں فالٹ میں تھے۔۔۔ سدرہ خان صوفے پر بیٹھی ہوئی
تھی۔۔۔ را حیل خان نے جوس لاتے سدرہ کو دیا۔۔۔ "آپ بہت
اچھے ہے۔۔۔" سدرہ خان مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ "تم اچھی
ہوں۔۔۔ اسی لیے تمہیں لگتا۔۔۔" را حیل خان مسکراتے ہوئے

بولا۔۔۔"سدرہ خان اٹھ کر راحیل خان کے پاس بیٹھی۔۔۔ اور اس کے کندھے پر سر رکھ گئی۔۔۔

راحیل خان نے بھی پیار سے اس کے گرد حصار بنایا۔۔۔ اور اس کی پیشانی پہ ہونٹ رکھا۔۔۔"مجھے بیٹی چاہیے۔۔۔ سدرہ۔۔۔" راحیل خان نے سدرہ خان کے بالوں پہ ہونٹ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔"لیکن مجھے آپ جیسا بیٹا چاہیے۔۔۔ جو بالکل آپ جیسا ہوں۔۔۔" سدرہ سرخ ہوتے راحیل خان کے سینے پہ نظریں جمائے ہوئے بولی۔۔۔ راحیل خان سدرہ خان کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرایا۔۔۔"میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔۔۔ اپنا خیال رکھنا۔۔۔ میں جلدی آ جاؤ گا۔۔۔" راحیل خان سدرہ خان کے عارض پہ ہونٹ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔

سدرہ خان مسکراتے ہوئے کمرے میں چلے گئی۔۔۔ سدرہ خان بیڈ پر لیٹی ہوئی راحیل خان کی تصویر پکڑے دیکھ رہی تھی۔۔۔"اپنے بابا

جیسے بنانا ہے۔۔۔" سدرہ خود سے ہی باتیں کر رہی تھی۔۔۔ جب اچانک سے ہی اس کے پیٹ میں شدید درد تھا۔۔۔ جس سے اس کی چینخ نکلی تھی۔۔۔ راحیل خان کی تصویر اس کے ہاتھ سے گری تھی۔۔۔" آہہ۔۔۔" سدرہ خان اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھتے چینخی تھی۔۔۔ لیکن اس وقت کوئی نہیں تھا۔۔۔ جو اس کی مدد کر سکتا۔۔۔ سدرہ خان پیٹ پر ہاتھ رکھتے چینخ رہی تھی۔۔۔ اس سے اٹھا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔ سدرہ خان کوشش کرتے ہوئے بامشکل اٹھی تھی۔۔۔ اور بیڈ سے نیچے اتری۔۔۔ پاؤں سلیپ ہونے سے سدرہ خان پیٹ کے بل زمین پر گری تھی۔۔۔ جس سے اس کی تکلیف سے جان نکلی تھی۔۔۔ اسے محسوس ہوا تھا۔۔۔ جیسے اس کا بچہ ابھی مر جائے گا۔۔۔ سدرہ خان نے اٹھنے کی کوشش کی۔۔۔ لیکن اسے

اٹھا نہیں گیا۔۔۔ سدرہ خان زمین پر گری رو رہی تھی۔۔۔ اس کے
 آنسو آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔۔ اور زمین پر گر رہے تھے۔۔۔
 سدرہ خان ایسے ہی بیڈ کو دونوں ہاتھوں سے جکڑتے اٹھنے کی کوشش
 کرتے ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔ سدرہ خان نے ایک ہاتھ روتے ہوئے
 پیٹ پر رکھا۔۔۔ اور دوسرے ہاتھ سے بیڈ کو پکڑتے زمین سے
 اٹھی۔۔۔ اپنی چادر لیتے گہرے گہرے سانس لیتے سدرہ خان باہر
 نکلی۔۔۔ اس کی درد سے جان نکل رہی تھی۔۔۔ سدرہ خان روتے
 ہوئے باہر آئی تھی۔۔۔ گاڑی کو دیکھتے سدرہ خان روتے ہوئے گاڑی
 کی طرف بڑھی۔۔۔ گاڑی کو کیز اس کے اندر ہی تھی۔۔۔ سدرہ خان
 اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھتے گاڑی میں بیٹھی۔۔۔
 اور بامشکل اس نے ڈرائیونگ سٹارٹ کی تھی۔۔۔ سدرہ خان
 ڈرائیونگ کی سپیڈ تیز کرتے ہوئے رو رہی تھی۔۔۔ اسے خود سے زیادہ

اس بچے کی فکر تھی۔۔۔ چاہے راحیل خان اس سے ابھی بھی محبت کا دیودار نہیں تھا۔۔۔ لیکن پھر بھی وہ اس سے محبت کرتی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ ہر لحاظ سے بہتر تھا۔۔۔ سدرہ خان نے روتے ہوئے چہرہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔ آنکھیں اس کی بند ہوئی تھی۔۔۔ جس سے اس کی سٹرینگ ہر گرفت ڈھیلی ہوئی تھی۔۔۔ اور گاڑی اس کے کنٹرول سے باہر ہوئی تھی۔۔۔

گاڑی کو کنٹرول کرتے کرتے سدرہ خان کی گاڑی سامنے ہی درخت میں لگ چکی تھی۔۔۔ اتنے زور سے جھٹکا لگا تھا۔۔۔ کہ سدرہ خان پیچھے کو جاتی واپس آگے ہوئی تھی۔۔۔ اور اس کا سر سٹرینگ ہر لگا تھا۔۔۔ لوگ جمع ہو رہے تھے۔۔۔ اور اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔ اس کی آنکھیں بند تھی۔۔۔ لیکن اپنے بچے کی زندگی کی اس نے آخری دفعہ دعا کی تھی۔۔۔ راحیل خان جو کہ واپس جا رہا تھا۔۔۔ اتنے لوگوں کو دیکھتے

گاڑی سے نکلتے اس طرف آیا۔۔۔ سدرہ خان کی حالت دیکھتے اس کی
چینے نکلی تھی۔۔۔ راہیل خان اسے گاڑی سے نکالتے پاگلوں کی طرح
رورہا تھا۔۔۔۔۔

لیکن سدرہ خان اس کی آنکھیں بند ہو چکی تھی۔۔۔ راہیل خان جلدی
سے سدرہ کو اٹھاتے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔۔۔ سدرہ کو گاڑی میں
لیٹاتے ہوئے راہیل خان نے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔ راہیل خان ایک
ایک سینڈ بعد پیچھے سدرہ خان کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ لیکن وہ اپنے
ہوش و حواس سے بیگانہ ہوئی تھی۔۔۔ راہیل خان نے گاڑی کی سپیڈ
خطرناک حد تک تیز کی تھی۔۔۔ کچھ ہی دیر میں وہ ہسپتال پہنچ چکے
تھے۔۔۔۔۔ راہیل خان سدرہ خان کو اپنی باہوں میں اٹھاتے اندر کی

خان کی بات سنتے کبیر خان تو پاگل ہوا تھا۔۔۔ اس کی لاڈلی بہن
تھی۔۔۔ کبیر خان پندرہ منٹ میں ہسپتال تھا۔۔۔ کبیر خان، راحیل
خان، راضون خان ہسپتال تھے۔۔۔ اقصی خان کی حالت خراب ہو چکی
تھی۔۔۔۔ کبیر خان نے پریشانی سے چہرہ پر ہاتھ پھیرا۔۔۔۔ نرس کو
باہر آتے دیکھ کر کبیر خان، راحیل خان، راضون خان اس کی طرف
بڑھے۔۔۔ "راحیل کون ہے۔۔۔ پیشنٹ اسے بار بار پکار رہی
ہے۔۔۔" نرس ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔
راحیل خان جلدی سے اندر گیا تھا۔۔۔ سدرہ خان نے ایک نظر بیڈ
راحیل خان کو دیکھا۔۔۔ سدرہ خان نے گہرا سانس لیا۔۔۔ سدرہ خان
راحیل خان کو دیکھتے ہوئے مسکرائی۔۔۔ اور ایک لمبا گہرا سانس لیتے
اس کی سانسیں تھمی تھی۔۔۔ راحیل خان نے گہرے سانس لیتے سدرہ
خان کی طرف دیکھا۔۔۔ ڈاکٹر باہر نکل گئے۔۔۔

کبیر خان ڈاکٹر کی طرف بڑھا۔۔۔"سوری۔۔۔" ڈاکٹر بول کر جا چکی تھی۔۔۔ کبیر خان تو وہی گرا تھا۔۔۔ راضون خان جلدی سے کبیر خان کی طرف بڑھا۔۔۔ کبیر خان راضون خان کے ساتھ اندر آیا۔۔۔ سدرہ خان کا وجود بالکل ساکت ہوا تھا۔۔۔ راحیل خان سدرہ خان کا ہاتھ پکڑے رو رہا تھا۔۔۔ نرس نے چھوٹا سا بچہ کبیر خان کی طرف بڑھایا۔۔۔ جسے راحیل خان پکڑتے خود میں بھیج چکا تھا۔۔۔

(حال)

زرا خان کبیر خان کے سینے پر سر رکھے رو رہی تھی۔۔۔ یہ وہی شخص تھا۔۔۔ جو کبھی اس کی آنکھوں میں آنسو آنے نہیں دیتا تھا۔۔۔ لیکن اب کیسے خود ہی اس کی آنکھوں میں آنسو وجہ بنا ہوا تھا۔۔۔ زرا خان کبیر خان کے سینے پر سر رکھے سوچتی تھی۔۔۔ کبیر خان نے آنکھیں کھولتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ زرا خان کی آنکھوں کے نیچے آنسو کے

نشانات دیکھتے کبیر خان نے اس کی آنکھوں پر نرمی سے ہونٹ رکھے۔۔۔ "بہت جلد تمہیں سب سے ملوادوگا۔۔۔" کبیر خان اسے سختی سے خود میں نیچتے ہوئے آنکھیں موند گیا۔۔۔۔۔

منت نے اپنے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔۔۔ اس کی آنکھیں کھول نہیں رہی تھیں۔۔۔ اس کے سر میں شدید درد تھا۔۔۔ اس نے آنکھیں کھولتے اپنے بالکل قریب بیٹھے رایان کی طرف دیکھا۔۔۔ رایان اس کے پاس ہی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے ہوئے تھا۔۔۔ منت نے جلدی سے کمرے میں نظریں دوڑائیں۔۔۔ ایشم جھولے میں تھی۔۔۔ منت نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

منت کے آٹھ کر بیٹھنے سے رایان نے آنکھیں کھولیں۔۔۔ "ٹھیک ہوں۔۔۔" رایان نے پریشانی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ "مم۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔" منت بولتے جلدی سے بیڈ سے اٹھی۔۔۔ رایان نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ اور پھر کندھے اچکاتے ہوئے ایشم کی طرف بڑھا۔۔۔ ایشم سو رہی تھی۔۔۔ رایان نے ایشم کی پیشانی پہ ہونٹ رکھے۔۔۔ اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا۔۔۔ رایان تیار ہو کر کمرے میں آیا۔۔۔ اور ایشم کو اٹھاتے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔

لاونج میں بلال خان، اذان خان بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ رایان کو دیکھتے ہوئے اذان نے رایان سے ایشم کو لیا۔۔۔ "ویسے لالا۔۔۔ آپ کو نہیں لگتا۔۔۔ اب آپ کو کچھ کر لینا چاہیے۔۔۔" اذان نے رایان کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"دیکھتے ہیں۔۔۔لالا سے بات کرو گا۔۔۔"رایان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔نجستہ لاونج میں داخل ہوئی تھی۔۔۔"لالا مجھے چھوڑ کر آئے۔۔۔"نجستہ ٹائم دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔"یار ہم نہیں گئے تو تم کیوں جاؤ گی۔۔۔"اذان نے نجستہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"تم دونوں تو ہوں نالا لُت۔۔۔میں نہیں ہوں۔۔۔اسی لیے مجھے جانا ہے۔۔۔"نجستہ اذان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔نجستہ نے ایک نظر بلال کی طرف دیکھا۔۔۔لیکن بلال کے دیکھنے پر نجستہ اپنی نظریں پھیر چکی تھی۔۔۔جسے رایان نے بھی دیکھا تھا۔۔۔"نجستہ۔۔۔چل اندر۔۔۔یار۔۔۔کل چلے جانا۔۔۔"زویا نجستہ کی بازو پکڑتے ہوئے بولی۔۔۔"نہیں یار۔۔۔اج ضروری نوٹس جمع کروانے ہیں۔۔۔"نجستہ نے پریشانی سے کہا۔۔۔"میں بعد میں کروادو گا۔۔۔"اذان ایشم کے ساتھ کھیلتے ہوئے بولا۔۔۔"یار سو رہی

تھی۔۔۔ تو نے جگا دیا۔۔۔" رایان نے اذان کی طرف دیکھتے ہوئے
 کہا۔۔۔ "لالا میں بھی اس کا چاچو ہوں۔۔۔" اذان مسکراتے ہوئے
 بولا۔۔۔ "خجستہ زویا کے ساتھ پیچھے کھڑی بلال پر نظریں جمائے ہوئے
 تھی۔۔۔" یار کیا ٹھکر پن کر رہی ہے۔۔۔" زویا خجستہ کے کندھے
 پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔۔۔ "خجستہ ایک نظر بلال پر ڈالتے کمرے کی
 طرف بڑھ گئی۔۔۔ خجستہ کمرے میں آکر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔
 کیا اس نے شادی کر لی۔۔۔" خجستہ نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے
 ہوئے سوچا۔۔۔ خجستہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی
 تھی۔۔۔ جب منت دروازہ کھولتے ہوئے اندر آئی۔۔۔ "خجستہ یہ بند کر
 یار۔۔۔" منت اپنی فراک کو چادر سے کور کیے۔۔۔ اس کے کمرے میں
 آئی تھی۔۔۔ منت اپنی فراک کو سے چادر ہٹاتے ہوئے
 بولی۔۔۔ "ایک منٹ روک میں کرتی ہوں۔۔۔" خجستہ بیڈ سے اٹھتے

ہوئے اس کی طرف بڑھی۔۔۔ رایان دروازے میں کھڑا ہوا
تھا۔۔۔ منت کا چہرہ دوسری طرف تھا۔۔۔ رایان نے نجستہ کو اشارہ
کیا۔۔۔ نجستہ رایان کا اشارہ سمجھتے ہوئے باہر کی طرف بڑھی۔۔۔
رایان منت کے پیچھے آکر کھڑا ہوا۔۔۔ اور اس کی زپ بند
کی۔۔۔ "تھینکس یار۔۔۔" منت بولتے ہوئے پلٹی۔۔۔ رایان کو
دیکھتے ہوئے منت حیرانگی سے اس کی طرف دیکھ رہی
تھی۔۔۔ "تت۔۔۔ تم۔۔۔" منت بولتے ہوئے کچھ قدم پیچھے
ہوئی۔۔۔ رایان منت کی طرف بڑھا۔۔۔ "ہاں میں۔۔۔" رایان
منت کے قریب ہوا۔۔۔ "مم۔۔۔ مجھ سے دور رہوں۔۔۔" منت
اسے اپنے قریب دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ "بیوی ہوں۔۔۔ نہیں رہ سکتا
دور۔۔۔" رایان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

رایان منت کی طرف بڑھتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے
 اسے قریب کر گیا۔۔۔ "بچ۔۔۔ چھوڑو۔۔۔" منت اس کے ہاتھ پہ ہاتھ
 رکھتے ہوئے بولی۔۔۔ رایان منت کو اپنے اور بھی قریب کرتے اس کے
 ہونٹوں پہ ہونٹ رکھ گیا۔۔۔ رایان اس کے ہونٹوں کو شدت سے
 چومتے اس سے دور ہوا۔۔۔ رایان مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھ
 رہا تھا۔۔۔ "تمہیں شرم نہیں آتی۔۔۔ میں تمہارے۔۔۔" منت اتنا
 ہی بولی تھی۔۔۔ کہ رایان نے اس کے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا۔۔۔ "ایک
 بات یاد رکھنا۔۔۔ مرد چاہے جتنا مرضی پیار کرے۔۔۔ لیکن اپنی بیوی
 کے منہ سے اس کے سابقہ شوہر کا نام بھی برداشت نہیں کر
 سکتا۔۔۔ دوبارہ خیال رکھنا۔۔۔" رایان بول کر کمرے سے باہر
 نکلا۔۔۔

منت نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے گہرا سانس لیا۔۔۔ کیا تھا یہ شخص۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔ منت گہرے سانس لیتے کمرے سے باہر نکلی۔۔۔ نجستہ باہر ہی کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ منت نجستہ کے پاس آئی۔۔۔ لیکن نجستہ اسے اگنور کرتے ہوئے آگے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔ "یار بات سنو۔۔۔" نجستہ منت کے پیچھے بھاگی۔۔۔ "مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔" منت اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ "یار لالانے بولا تو میں چلے گئی۔۔۔" نجستہ نے منت کی بازو پکڑی۔۔۔ "یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔" رایان نجستہ کا ہاتھ پیچھے کرنے کے لیے دونوں کے درمیان کھڑا ہوا تھا۔۔۔ نمرہ گیسٹ روم سے نکلتے ہوئے ان کی طرف آئی۔۔۔ نمرہ شرٹ اور جینز میں تھی۔۔۔ اس کے بال کل کہ طرح ہی کمر پر لہرا رہے تھے۔۔۔۔

نخستہ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ رایان بھی اب اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے
 رہا تھا۔۔۔۔۔ "ہائے۔۔۔" نمرہ نخستہ اور منت کو دیکھتے ہوئے
 بولی۔۔۔ اور رایان کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔ جسے رایان نے مسکراتے
 ہوئے تھما۔۔۔ نخستہ نے منت کی طرف دیکھا۔۔۔ منت نے ایسے
 ریکٹ کیا۔۔۔ جیسے اس نے دیکھا ہی نہیں۔۔۔ اور نیچے کی طرف
 بڑھی۔۔۔۔۔ "لالا لگتا ہے۔۔۔ منت ناراض ہو گئی۔۔۔" نخستہ رایان
 کے قریب ہوتے اس کے کان میں بولی۔۔۔ "ہم میں ناراضگی نہیں
 ہوتی۔۔۔" رایان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ نخستہ اس کی عقل پر
 اسے دیکھتے ہوئے نیچے کی طرف

بڑھی۔۔۔۔۔ "اذان۔۔۔" اذان۔۔۔۔۔ "پر یزدہ چینختے ہوئے لاونج میں
 داخل ہوئی تھی۔۔۔ رایان اوپر سے نیچے کی طرف دیکھا۔۔۔ پر یزدہ
 دیکھتے ہوئے اسے اندازہ ہوا تھا۔۔۔ کہ اب کوئی نیا ڈرامے ہونے لگا

ہے۔۔۔ اذان سب کھاتے ہوئے اپنے کمرے سے نکلتے اسے دیکھ کر
ایبرو آچکا گیا۔۔۔ "صبح صبح شور کیوں ڈال رہی ہوں۔۔۔" اذان اسے
دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ پر یزدہ نے آگے بڑھتے اذان کے چہرہ پر تھپڑ جڑا
تھا۔۔۔ رایان اسے دیکھتے نیچے کی طرف بھاگا۔۔۔

پر یزدہ کی آواز سنتے کبیر خان جوا بھی فریش ہوا تھا۔۔۔ اس نے ایک نظر
واٹر روم پر ڈالی۔۔۔ اور کمرے سے نکلتے ہوئے باہر بڑھا تھا۔۔۔ اذان
کے چہرے پر تھپڑ مارتے ہوئے کبیر نے بھی پر یزدہ کو دیکھا تھا۔۔۔ کبیر
خان جلدی سے نیچے کی طرف اتر۔۔۔ اور پھلانگتے ہوئے نیچے آیا
تھا۔۔۔ اذان پر یزدہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ "تمہاری ہمت کیسے
ہوئی۔۔۔ اس پر ہاتھ اٹھانے۔۔۔" رایان پر یزدہ کو دیکھتے ہوئے
چلایا۔۔۔ "تمہیں پتہ ہے۔۔۔ تمہارے اس بھائی نے کیا

کیا۔۔۔ جھوٹ بولا کہ۔۔۔ کبیر۔۔۔ "پر یزدہ بولتے ہوئے روکی تھی۔۔۔"

تم نے لالا سے شادی کے لیے منع کر دیا۔۔۔ مجھے یہ پتہ " ہے۔۔۔ "رایان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ کبیر خان پیچھے اذان کے پاس کھڑا ہوا تھا۔۔۔ "نہیں۔۔۔ میرا اور کبیر خان کا نکاح آج ہو گا۔۔۔" پر یزدہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ اذان خان، کبیر خان دونوں نے پر یزدہ کی طرف دیکھا۔۔۔ "اسی لیے تمہیں کچھ نہیں بول رہی۔۔۔ لیکن تمہاری بھابی بننے کے بعد تمہیں بتاؤ گی۔۔۔" پر یزدہ بول کر جا چکی تھی۔۔۔ اذان نے کبیر خان کی طرف دیکھا۔۔۔ اس کے چہرے پر اب پریشانی تھی۔۔۔ کبیر خان نے اپنے کمرے کی طرف دیکھا۔۔۔ جہاں زرا خان کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان نے گہرا سانس لیا۔۔۔ "لالا اب کیا کرے گے۔۔۔" اذان نے

کبیر خان کی طرف دیکھا۔۔۔ کبیر خان کندھے اچکاتے اوپر کی طرف
بڑھا۔۔۔

یونیورسٹی نہیں جاؤ گی۔۔۔ "راضون خان نے غزل کی طرف سوالیہ"
نظروں سے دیکھا۔۔۔ جو بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ غزل نے راضون
خان کی طرف دیکھا۔۔۔ لیکن کچھ بولی نہیں تھی۔۔۔ راضون خان
نے مرار میں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ پھر اس کی طرف
بڑھا۔۔۔ غزل راضون خان کو آتے دیکھ کر بیڈ سے اٹھی
تھی۔۔۔ راضون خان غزل کی کلائی پکڑتے اسے بیڈ پر بٹھایا۔۔۔ "کیا
ہوا۔۔۔" راضون خان نے غزل کا چہرہ اپنی طرف کیا۔۔۔

کک۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ "غزل اس کی طرف دیکھتے ہوئے بامشکل"
بولی تھی۔۔۔ "تو یونی کیوں نہیں جا رہی۔۔۔" راضون خان نے اس

کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔"آپ ڈانٹے گے۔۔۔" غزل
 معصومیت سے بولی۔۔۔ راضون خان نے اس کے چہرہ کی طرف بغور
 دیکھا۔۔۔"نہیں ڈانٹو گا۔۔۔ بتاؤ کیا ہوا۔۔۔" راضون خان نے پیار
 غزل کی طرف دیکھا۔۔۔"آج آپ کا ٹیسٹ ہے۔۔۔" غزل
 نے راضون خان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"تو۔۔۔" راضون
 خان نے ایبر واچکاتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔۔۔
 مم۔۔۔مجھے نہیں آتا۔۔۔" غزل اپنی انگلیاں موڑتے ہوئے
 بولی۔۔۔ راضون خان کچھ پل اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتا
 رہا۔۔۔پھر گہرا سانس لیتے ہوئے بولا۔۔۔"جلدی ریڈی ہو
 جاؤ۔۔۔" راضون خان غزل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے
 بولا۔۔۔"مم۔۔۔مجھے نہیں جانا۔۔۔آپ کلاس میں انسلٹ
 کرتے ہیں۔۔۔" غزل نظریں جھکائے بولی۔۔۔ راضون خان نے

مسکراتے ہوئے غزل کی طرف دیکھا۔۔۔ "نہیں کرو
 گا۔۔۔" راضون خان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔
 نہیں آپ کرتے ہیں۔۔۔ "غزل نے معصومیت سے"
 کہا۔۔۔ "میں ٹیسٹ میں تمہیں پاس کر دوں گا۔۔۔" راضون نے کچھ
 سوچتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ "سر ٹیسلی۔۔۔" غزل نے
 حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ "ہاں۔۔۔ پر ایک شرط
 You will ہے۔۔۔" راضون خان نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔
 راضون نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ غزل کی آنکھیں "kiss me."
 پھٹنے تک کھولیں تھیں۔۔۔ اس کی سبز آنکھوں میں حیرانگی ہی حیرانگی
 تھی۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ مجھے نہیں جانا۔۔۔ "غزل بیڈ سے اٹھی۔۔۔" میں "
 نے بولا ہے۔۔۔ تو جانا ہی ہے۔۔۔" راضون خان نے غزل کی کلائی

پکڑتے اسے گود میں بیٹھایا۔۔۔"بی۔۔بی۔۔" یہ کیا۔۔۔"غزل بول
 ہی رہی تھی۔۔۔ کہ راضون خان نے اس کے ہونٹوں پہ انگلی
 رکھی۔۔۔"شش۔۔۔"پہلے انسلٹ کی کبھی کسی کے
 سامنے۔۔۔ اب تو تم میری بیوی ہوں۔۔۔"راضون خان پیار سے اس
 کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔"میں تم سے بہت محبت کرتا
 ہوں۔۔۔"راضون خان غزل کی طرف دیکھتے ہوئے گمبھیر لہجے میں
 بولا۔۔۔"میں تم سے اپنا حق اس طرح نہیں لینا چاہتا تھا۔۔۔ غصے میں
 تمہیں کرہرٹ کر دیا۔۔۔ لیکن میں دوبارہ تمہیں ہرٹ کرنا نہیں
 چاہتا۔۔۔ میں چاہتا ہوں۔۔۔ تم خود میرے قریب آؤ۔۔۔ میں
 تمہارے قریب آکر تمہیں ہرٹ نہیں کر سکتا۔۔۔"راضون خان
 غزل کی طرف دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔۔۔

غزل تو اس کے اظہار محبت پر ہی حیران تھی۔۔ "فریش ہو جاؤ۔۔" راضون خان پیار سے مسکراتے ہوئے بولا۔۔ غزل جلدی سے اٹھتے واشروم میں بھاگی۔۔ راضون خان مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔۔۔

کبیر خان کمرے میں آیا۔۔ زرا خان بیڈ پر بیٹھی گھٹنوں میں سر دیے رو رہی تھی۔۔۔ کبیر خان گہرا سانس لیتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ اور پھر اس کی طرف بڑھا۔۔۔ "زرا۔۔۔" کبیر خان نے زرا خان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ زرا خان نے روتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ "اب کیا کرو گے۔۔۔" زرا خان روتے ہوئے بولی۔۔۔ "یار۔۔۔ ریلکیس۔۔۔ میں نے کون سا کر لی۔۔۔" کبیر خان اس کی طرف دیکھتے ہوئے پریشانی سے

بولا۔۔۔"ابھی ایسا بول رہے ہوں۔۔۔ بعد میں بولوں گے۔۔۔ میں
کون سا اس کے قریب گیا۔۔۔" زرا خان کبیر خان کو دور کرتے ہوئے
بولی۔۔۔

نہیں یار۔۔۔"کبیر خان نے زرا خان کے ہونٹوں پہ ہاتھ"
vomiting رکھا۔۔۔ زرا خان کا دل گھبرا ایا تھا۔۔۔ زرا خان کو
آئی تھی۔۔۔ زرا خان بیڈ سے اٹھتے ہوئے واش روم کی طرف
بھاگی۔۔۔ کبیر خان بھی پریشانی سے اس کے پیچھے آیا۔۔۔ زرا خان اپنا
چہرہ صاف کرتے ہوئے باہر آئی۔۔۔ کبیر خان اس کی طرف دیکھ رہا
تھا۔۔۔ زرا خان نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ کبیر اس کی طرف
دیکھتے ہوئے مسکرایا۔۔۔"زرا۔۔۔ جو میں سمجھ رہا ہوں۔۔۔ کیا وہ سچ
ہے۔۔۔"کبیر خان اس کی طرف دیکھتے ہوئے سوالیہ نظروں سے

بولا۔۔۔"مم۔۔۔مجھے نہیں پتہ۔۔۔" ذرا خان اس کی نظروں سے

پزل ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

کبیر خان اس کی طرف بڑھتے اسے گود میں اٹھائے بیڈ کی طرف
بڑھا۔۔۔ اور اسے نرمی سے گدے پر لیٹاتے ہوئے اس کی پیشانی پہ
ہونٹ رکھتے اس کے گرد حصار بنا گیا۔۔۔



کبیر خان ذرا خان کے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا۔۔۔ ذرا خان آنکھیں
موندے ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان نے نرمی سے ذرا خان کے ہونٹوں پہ
ہونٹ رکھے۔۔۔ ذرا خان نے اسی لمحے آنکھیں کھولیں تھی۔۔۔ اور
کبیر خان کی قمیض کو مٹھیوں میں جکڑا تھا۔۔۔ کبیر خان اس کے ہونٹوں
کو شدت سے چومتے ہوئے اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشے اس کی

طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔" بہت برے ہوں۔۔۔" زرا خان کبیر خان کے سینے پہ مکہ مارتے ہوئے بولی۔۔۔" بہت ہی زیادہ برا ہوں۔۔۔" کبیر خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔" میں بہت خوش ہوں۔۔۔ تم نے مجھے دنیا کی سب سے بڑی خوشی دی ہے۔۔۔" کبیر خان نے زرا کی پیشانی پر ہونٹ رکھے۔۔۔" لیکن تم نے مجھے اس خوشی کے بدلے میں اپنی دوسری شادی کا تحفہ دیا ہے۔۔۔"

زرا خان نم آواز میں بولی۔۔۔ کبیر خان نے گہرا سانس لیا۔۔۔" نہیں میری جان۔۔۔ میں دوسری شادی نہیں کروں گا۔۔۔" کبیر خان نے زرا خان کا سر اپنے سینے پہ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔" تم کر لوں گے۔۔۔" زرا خان کبیر خان کی قمیض کا کالر مٹھیوں میں جکڑے ہوئے

بولی۔۔۔" یار۔۔۔ تم اس بات کی فکر نہ کرو۔۔۔ تم بس اپنا خیال رکھو۔۔۔" کبیر خان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ دروازے پر نوکڑ

ہونے پر کبیر خان زراخان کا سر تکیہ پہ رکھتے ہوئے اٹھا۔۔۔" میں آتا ہوں۔۔۔" کبیر خان دروازے کی طرف بڑھا۔۔۔

لالا آپ کو نیچے آگاہ جان بلارہے ہیں۔۔۔" خجستہ سنجیدگی سے "بولی۔۔۔" میں آتا ہوں۔۔۔" کبیر خان نے ایک نظر زراخان پر ڈالی۔۔۔ زراخان چہرہ دوسری طرف کر گئی۔۔۔ کبیر خان زراخان کی طرف بڑھا۔۔۔ اور اس کی کلائی پکڑتے ہوئے اسے نرمی سے اپنے مقابل کیا۔۔۔" چلو میرے ساتھ۔۔۔" کبیر خان اسے نرمی سے کلائی پکڑتے ہوئے باہر نکلا۔۔۔

کبیر خان زراخان کو احتیاط سے سڑھیوں سے لیے نیچے آیا تھا۔۔۔ لاونج میں اس وقت سب موجود تھے۔۔۔ پرزیدہ آگاہ جان کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔" آگاہ جان پہلے اسے یہاں سے بھیجے۔۔۔" پرزیدہ زراخان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ کبیر خان

نے زراخان کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا۔۔۔ اور اذان خان کی طرف دیکھا۔۔۔ اذان خان نے صوفے سے اٹھتے ہوئے انہیں بیٹھنے کی جگہ دی تھی۔۔۔ کبیر خان زراخان کے ساتھ صوفے پر بیٹھا۔۔۔ "جی آگاہ جان۔۔۔" کبیر خان سنجیدگی سے بولا۔۔۔ "ہم کو تم سے بات کرنی ہے۔۔۔" آگاہ جان نے کبیر خان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ "جی آگاہ جان بولے۔۔۔" کبیر خان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ "ہم" کو پتہ چل گیا۔۔۔ یہ ہمارا بغیرت پوتا کا کام تھا۔۔۔ جو ڈاکٹر نے کہا۔۔۔ اب جب سب ٹھیک ہے۔۔۔ تو تم پر یزدہ سے نکاح کر لوں۔۔۔" آگاہ جان سنجیدگی سے بولے۔۔۔ "آگاہ جان میں مانتا ہوں۔۔۔ کہ ڈاکٹر نے جو کہا۔۔۔ وہ جھوٹ تھا۔۔۔ لیکن میں پر یزدہ سے نکاح نہیں کر سکتا۔۔۔" کبیر خان سنجیدگی سے بولا۔۔۔ "اب تم اس کا واسطہ ہمارا بات نہیں مانے گا۔۔۔" آگاہ جان تھوڑا غصے سے

بولے۔۔۔"نہیں آگاہ جان۔۔۔ میں آپ کی بات زرا کی وجہ سے
ماننے سے انکار نہیں کر رہا۔۔۔ میں پر یزدہ کیا کسی سے بھی شادی نہیں
کر سکتا۔۔۔"کبیر خان سنجیدگی سے بولا۔۔۔
نجستہ، زویا، غزل مسکرائی تھی۔۔۔ کبیر خان صوفے سے اٹھا۔۔۔ زرا
خان نے کبیر خان کی بازو مضبوطی سے پکڑی۔۔۔ کبیر خان اس کی
طرف دیکھتے ہوئے اپنی بازو چھرواتے ہوئے آگاہ جان کی طرف
بڑھا۔۔۔ اور نیچے بیٹھتے ہوئے اس نے آگاہ کا ہاتھ پکڑا۔۔۔ "آگاہ جان
مجھے بھی آپ سے بات کرنی تھی۔۔۔ آگاہ جان میں زرا کو نہیں چھوڑ
سکتا۔۔۔ مجھے اس نے بہت بڑی خوشی دی ہے۔۔۔ میں بابینا والا
ہوں۔۔۔ میں کیسے چھوڑ دو۔۔۔"کبیر خان نے آگاہ جان کی طرف
دیکھا۔۔۔

آگاہ جان نے ایک نظر زراخان پر ڈالی۔۔۔ جو نظریں جھکائے ہوئے تھی۔۔۔ نجستہ مسکراتے ہوئے اس کے پاس بیٹھی۔۔۔ "یار بتایا ہی نہیں۔۔۔" نجستہ نے مسکراتے ہوئے زراخان کی طرف دیکھا۔۔۔ زراخان شرم سے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔ اقصی خان کبیر خان کی بات سنتے مسکراتے ہوئے اٹھتے زراخان کی طرف بڑھی۔۔۔ اقصی خان زراخان کے پاس بیٹھتے اس کی پیشانی پہ ہونٹ رکھ گئی۔۔۔ زراخان نم آنکھوں سے اقصی خان کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرائی۔۔۔ اقصی خان نے زراخان کو خود سے لگایا۔۔۔ کبیر خان یہ دیکھتے ہوئے مسکرایا۔۔۔ جبکہ پریزدہ یہ دیکھتے ہوئے غصے سے اٹھتے باہر نکل گئی۔۔۔ "ویسے لالاسب سے بڑے ہیں۔۔۔ تو ہمیں ان کے بے بی کے لیے ایک فیکیشن کرنا چاہیے۔۔۔" زویا مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ "ہم کو مسئلہ نہیں۔۔۔ ادھر آؤ بچہ۔۔۔" آگاہ جان زراخان

کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔ زراخان نے نم آنکھوں سے اقصی
 خان کی طرف دیکھتے ہوئے آگاہ جان کی طرف بڑھی۔۔۔ آگاہ جان نے
 پیار سے زراخان کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔
 خوش رہوں ہمیشہ۔۔۔ "آگاہ جان نے پیار سے مسکراتے ہوئے"
 کہا۔۔۔۔۔

کبیر خان شرٹ لیس ڈر سینگ روم سے نکلا تھا۔۔۔ زراخان بیڈ کراؤن
 سے ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ "اب خوش ہوں۔۔۔" کبیر
 خان زراخان کی طرف بڑھا۔۔۔ "آپ نے کیا کیا۔۔۔ یہ تو سب کچھ
 میرے بے بی کی آنے کو خوشی کی وجہ سے ہوا۔۔۔" زراخان مسکراتے
 ہوئے بولی۔۔۔ کبیر خان زراخان کے پاس بیٹھا۔۔۔ "میری جان یہ

میری ہی وجہ سے آیا ہے۔۔۔ تم نے کون سا یہ پلے سٹور سے ڈاؤنلوڈ کیا ہے۔۔۔۔ "کبیر خان زرا خان کے پیٹ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

زرا خان کبیر خان کا ہاتھ اپنے پیٹ سے پیچھے کر گئی۔۔۔ کبیر خان نے جھکتے ہوئے زرا خان کے پیٹ پہ ہونٹ رکھے۔۔۔۔۔ "بہت خوش قسمت ہوں۔۔۔ مجھے تم ملی۔۔۔" کبیر خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔ "میں بھی۔۔۔" زرا خان کبیر خان کے سینے پر سر رکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔ "اتنے قریب نہ آؤ۔۔۔ ورنہ میرا ضبط کھو جائے گا۔۔۔ پھر رات تک تمہیں سرتاپاؤں تک چومتا رہوں گا۔۔۔" کبیر خان نے زرا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ زرا خان سرخ ہوتی کبیر خان سے مزید تعلیم سے لپٹی تھی۔۔۔ کبیر خان اسے تکیے پہ کرتے نرمی سے اس کے ہونٹوں پر جھکا۔۔۔۔۔

رایان کیز گھوماتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔ منت ایشم کو بیڈ پر لیٹائے اس پر جھکی ہوئی اس سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔ منت کے گلے میں دوپٹہ نہیں تھا۔۔۔ اس کی فراک کا گلہ کافی گہرا تھا۔۔۔ جسے اس نے ڈوریاں سے باندھا ہوا ہوتا تھا۔۔۔ لیکن فلحل اس کی ڈوریاں کھولیں ہوئی تھی۔۔۔ جسے دیکھ اسے اندازہ ہو چکا تھا۔۔۔ کہ منت ایشم کو فیڈ کروا رہی تھی۔۔۔ رایان منت کی طرف بڑھا۔۔۔

منت نے ایک نظر اٹھا کر رایان کی طرف دیکھا۔۔۔ اور پھر اپنے دوپٹہ کے لیے نظریں دوڑائیں۔۔۔ جو کہ اسے نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔ "بابا کی جان۔۔۔" رایان نے ایشم کے عارض پر ہونٹ رکھے۔۔۔ ایشم اپنے ہاتھوں سے کھیلنے ہوئے مسکرائی تھی۔۔۔ "اچھی لگ رہی ہوں۔۔۔" رایان منت پر ایک نظر ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔ منت سرخ ہوتے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔ منت بیڈ سے اٹھی ہی تھی۔۔۔ کہ

رایان نے اس کی کلائی پکڑی۔۔۔"کک۔۔ کیا کر رہے
 ہوں۔۔۔"منت اپنی کلائی چھرواتے ہوئے بولی۔۔۔
 پیار۔۔۔"رایان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔منت اپنی کلائی اس سے "
 چھروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ رایان منت کو اپنے قریب
 کرتے اسے لیے بیڈ پر گرا۔۔۔"پاگل ہو کیا۔۔۔"منت اس کے
 سینے پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے چیخنی۔۔۔"ہو گیا ہوں۔۔۔"رایان
 نے منت کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"د۔۔۔ دور
 ہٹو۔۔۔"منت اسے مسلسل خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی
 تھی۔۔۔ رایان خود بیڈ پر تھا۔۔۔

منت اس کے اوپر تھی۔۔۔"ایشم بیٹا۔۔۔ مورے کو بابا پیار
 کرے۔۔۔"رایان نے ایشم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ ایشم
 کھلکھلا کر مسکرائی۔۔۔"دیکھا میرا بے بی خوش ہے۔۔۔ اب بابا

مورے کو پیار کرے گے۔۔۔" رایان بولتے ہی منت کو بیڈ پر کرتے
 اس پر جھکا۔۔۔ اسے کوئی موقع دیے بنا اس کے ہونٹوں کو گرفت میں
 لے گیا۔۔۔ رایان اس کے ہونٹوں پہ دانت گاڑتے ہوئے اس کی کمر
 میں ہاتھ ڈالے بیڈ سے اٹھا۔۔۔ "دور رہوں۔۔۔ تمہیں شرم نہیں
 آتی۔۔۔ جب چاہے۔۔۔ میرے قریب آ جاتے ہوں۔۔۔ تمہارے
 بھائی کی بیوہ ہوں۔۔۔" منت اسے بری طرح خود سے دور جھٹکتے ہوئے
 بولی۔۔۔

رایان کی آنکھیں سرخ ہوئی تھیں۔۔۔ ایک ہی جست میں منت کی
 طرف بڑھتے اس کا جبرہ دبوچ گیا۔۔۔ "دوبارہ اگر تم نے یہ بکواس
 کی۔۔۔ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔ بیوہ تھی۔۔۔ تم لالا کی۔۔۔ اب
 میری بیوی ہوں۔۔۔ اور تم سے کہا تھا۔۔۔ ایک مرد کبھی بھی اپنی بیوی
 کے منہ سے اس کے سابقہ شوہر کا نام تک برداشت نہیں

کرتا۔۔۔"رایان خان اس کا جبرہ بری طرح سے دبوچے ہوئے تھا۔۔۔"اب میں تمہیں بتاؤ گا۔۔۔کہ شوہر کیسے ہوتے ہیں۔۔۔مجھے میرا حق چاہیے۔۔۔رات کو تم اچھی بیوی کی طرح دو گی۔۔۔تو تمہارے لیے بہتر ہے۔۔۔ورنہ میں اپنا حق لینا اچھی طرح سے جانتا ہوں۔۔۔"رایان خان اس کا جبرہ چھوڑتے ہوئے بولتے کمرے سے نکلا۔۔۔۔۔



زویا، نجستہ کے ساتھ لاونج میں بیٹھی ہوئی۔ تھی۔۔۔اذان مسکراتے ہوئے لاونج میں داخل ہوا۔۔۔"اذان کہاں سے آرہے ہوں۔۔۔"نجستہ نے مسکراتے ہوئے اذان کی طرف دیکھا۔۔۔"ہائے قسم سے سچ بتاؤ۔۔۔تو اپنی گرل فرینڈ سے مل کر آیا

ہوں۔۔۔" اذان دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔ زویا موبائل میں مصروف ہوئی تھی۔۔۔ وہ اذان کو مکمل توڑ پر اگنور کیے ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان بال میں ہاتھ پھیرتے ہوئے سڑھیاں اتر رہا تھا۔۔۔" یار لگتا ہے۔۔۔ لالا کو بابا بننے کی زیادہ خوشی ہوئی ہے۔۔۔" زویا کبیر خان کی طرف دیکھتے ہوئے نجستہ کے کان میں بولی۔۔۔ کبیر خان سڑھیاں اترتے ان کی طرف بڑھا تھا۔۔۔" لالا زویا آپ سے کچھ کہنا چاہ رہی ہے۔۔۔" اذان نے زویا کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔" جی لالا۔۔۔ اپ اسے بول دے۔۔۔ یہ مجھ سے سوفٹ کی دور پر رہے۔۔۔" زویا اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے اذان کا کان بولی۔۔۔" اب کیا کیا اس نے۔۔۔" کبیر خان نے پکڑتے ہوئے زویا کی طرف دیکھا۔۔۔

لالا یہ۔۔۔" ابھی زویا اتنا ہی بولی تھی۔۔۔ کہ اذان بولا۔۔۔ "سوری"
 لالا۔۔۔ یار بس کر دے۔۔۔ "اذان کان چھڑانے کی کوشش کرتے
 ہوئے بولا۔۔۔" نہ تنگ کیا کر۔۔۔ چھوٹی سی گڑیا ہے۔۔۔ "کبیر خان
 زویا کی طرف پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ زویا مسکراتے ہوئے کبیر
 خان کے گلے لگی تھی۔۔۔ کبیر خان نے اس کے سر پر ہاتھ
 رکھا۔۔۔ "لالا مجھے یونی کے بعد جو ب کرنی ہے۔۔۔" نجستہ نے کبیر
 خان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔ "بیٹا اب ہم کرے گے۔۔۔ اپنی
 گڑیا کی شادی۔۔۔ پھر اگر ہماری گڑیا کا شوہر اجازت دے۔۔۔ تو مجھے
 مسئلہ نہیں۔۔۔" کبیر خان پیار سے بولا۔۔۔
 لالا میں نے اتنی پڑھائی بس شادی کرنے کے لیے تو نہیں"
 کی۔۔۔" نجستہ معصوم سا چہرہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔ "چلو پھر رات میں

بات کرتے ہیں۔۔۔" کبیر خان کال ریسیو کرتے ہوئے لاونج سے نکلا۔۔۔۔

زویا اپنے کمرے میں آئی۔۔۔ زویا دروازہ بند کرنے ہی لگی تھی۔۔۔ کہ اذان دروازہ کھولتے ہوئے اندر آیا۔۔۔" کیا بد تمیزی ہے۔۔۔ پیچھے ہٹو۔۔۔ باہر نکلو۔۔۔" زویا غصے سے بولی۔۔۔ اذان نے زویا کے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔" تم کل کہیں نہیں جاؤ گی۔۔۔ کسی ٹریپ پر نہیں۔۔۔ یہ بات اپنے چھوٹے سے دماغ میں ڈال لوں۔۔۔" اذان نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔" تم ہوتے کون ہوں۔۔۔ مجھ پر پابندیاں لگانے والے۔۔۔" زویا اذان کو پیچھے دکھلتے ہوئے بولی۔۔۔" مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ کہ میں تمہارا کیا لگتا ہوں۔۔۔" اذان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں۔۔۔ تو سیدھی سی بات ہے۔۔۔ اگر تم گرل فرینڈ رکھ سکتے " ہوں۔۔۔ تو میں بھی کہیں بھی جاؤ۔۔۔ " زویا پیچھے ہوتے ہوئے بولی۔۔۔ " مذاق کر رہا تھا۔۔۔ " اذان نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔ " اچھا فلحل ابھی جاؤ۔۔۔ ورنہ میں لالا کو بتا دو گی۔۔۔ " زویا اذان کو باہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔ " اوکے۔۔۔ میری بات یاد رکھنا۔۔۔ " اذان بول کر کمرے سے باہر نکلا۔۔۔

رات کا ٹائم ہو رہا تھا۔۔۔ غزل اس وقت بیٹھی پڑھ رہی تھی۔۔۔ راضون خان کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ غزل کو اس وقت پڑھتے دیکھ کر راضون خان اس کے قریب جا کر بیٹھا۔۔۔ " تمہیں پاس کر دو گا۔۔۔ " راضون خان غزل کی طرف دیکھتے ہوئے

بولا۔۔۔۔"سچی۔۔۔" غزل نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔ راضون خان
 نے غزل کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا۔۔۔۔"ہاں
 کر دو گا۔۔۔" راضون خان غزل کو تکیے پر لیٹاتے ہوئے
 بولا۔۔۔۔"نن۔۔۔ نہیں مجھے نہیں ہونا۔۔۔" غزل راضون خان کے
 سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔
 وہ تمھاری مرضی۔۔۔۔ شوہر گھر آتا ہے۔۔۔۔ بیویاں شوہر کو پیار کرتی ہیں
 ملتی ہے۔۔۔۔ میری بیوی تو شوہر کو بھی پیار نہیں کرنے
 دیتی۔۔۔۔" راضون خان بولتے ہوئے غزل کے دونوں ہاتھ اپنی
 گرفت میں لے گیا۔۔۔۔ اور اس کے ہونٹوں پر جھکا۔۔۔۔ راضون خان
 اس کے ہونٹوں پہ جھکا اسے بے باکی سے چھو رہا تھا۔۔۔۔ راضون خان
 غزل کو اوپر کرتے اسے ہر پردے سے آزاد کرتے خود بھی اسی حالت
 میں آتے ہوئے اس میں سما یا۔۔۔۔ غزل کی چپٹے اس کے ہونٹوں پہ جھکا

دیکھتے نظریں جھکائے گئی۔۔۔ "محبت میں جسم ضروری نہیں
"ہوتا۔۔۔"

رایان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ منت نے اس کی طرف
دیکھا۔۔۔ رایان پلٹ چکا تھا۔۔۔ رایان ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا
تھا۔۔۔ منت بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے کچھ سوچنے میں مصروف
تھی۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔ کہ وہ کیا کرے۔۔۔ رایان
بہت اچھا تھا۔۔۔ اگر اسے صرف اس کے جسم سے محبت ہوتی۔۔۔ تو
وہ اپنا حق لے سکتا تھا۔۔۔ لیکن وہ اس سے دور رہا۔۔۔

جبکہ منت نے اسے ہر دفعہ خود سے دور جھٹکا۔۔۔ اسے غلط
کہا۔۔۔ منت کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا تھا۔۔۔ رایان
کپڑے چینج کر کے کمرے میں آیا۔۔۔ "سوئی نہیں۔۔۔" رایان بٹن
بند کرتے ہوئے بولا۔۔۔ "تمہارا انتظار کر رہی تھی۔۔۔" منت اس

کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ رایان کے ہاتھ روکے تھے۔۔۔ اس نے اس کی طرف بے یقینی سے دیکھا۔۔۔ جیسے اس نے کچھ غلط سن لیا ہوں۔۔۔ "کیا کہا۔ تم نے۔۔۔ دوبارہ بولنا۔۔۔" رایان منت کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔۔۔

تمہارا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ "منت نظریں جھکائے بولی۔۔۔" میں "خواب دیکھ رہا ہوں۔۔۔" رایان نے خود سے ہی سوال کیا۔۔۔ منت نے رایان کی بازو پر چٹکی کاٹی۔۔۔ "اب ہو گیا۔۔۔ یقین۔۔۔" منت نے رایان کی طرف دیکھا۔۔۔ "ہاں یار۔۔۔ مجھے یقین نہیں ہو رہا۔۔۔" رایان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ "ایم

سوری۔۔۔ تمہیں ہرٹ کیا۔۔۔ منت نے رایان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ "میں نے تمہیں معاف کیا۔۔۔ ایک شرط پر۔۔۔" رایان نے مسکراتے ہوئے منت کا ہاتھ پکڑا۔۔۔ منت اس

کی بات سمجھتے ہوئے تھوڑا سا پیچھے ہوئی۔۔۔"یار۔۔۔اب
کیوں۔۔۔ایک بیوی ہونے کا حق نہیں نبھاسکتی۔۔۔"رایان نے منت
کی طرف دیکھا۔۔۔

مم۔۔۔میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"منت نظریں جھکائے"
بولی۔۔۔"کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔تم یوہی اگر میرے قریب بیٹھو۔۔۔یو
ہی میرے گلے لگ جاؤ۔۔۔یہ بھی کافی ہے۔۔۔"رایان منت کو اپنے
قریب کرتے ہوئے بولا۔۔۔منت رایان کی گردن کے گرد حصار بنا
گئی۔۔۔"سوری۔۔۔"منت رایان کے گلے لگتے ہوئے
بولی۔۔۔رایان نے بے باکی سے اسے چھوا۔۔۔منت کی سانسیں روکی
تھی۔۔۔رایان منت کی کمر کے گرد حصار بنائے لیٹ گیا۔۔۔منت بھی
پر سکون ہوتے آنکھیں موند گئی۔۔۔۔۔

نمرہ مسکراتے ہوئے لاونج میں آئی تھی۔۔۔ لاونج میں اذان، بلال بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ "ہائے۔۔۔ رایان کہاں ہے۔۔۔" نمرہ مسکراتے ہوئے صوفے پر بیٹھی۔۔۔ بلال اذان دونوں نے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ "ظاہر سی بات ہے۔۔۔ اس وقت لالا اپنے کمرے میں ہوں گے۔۔۔" اذان نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔ "او۔۔۔ وہ اس وقت ہم ناشتہ کر رہے ہوتے تھے۔۔۔ اسی لیے۔۔۔ پوچھا۔۔۔" نمرہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ "آپ ناشتہ کرتے ہوں گے۔۔۔ لیکن فلحل اس وقت لالا اپنے کمرے میں سو رہے ہیں۔۔۔ جب ایشم اٹھے گی۔۔۔ تب لالا بھی اٹھ جائے گے۔۔۔" اذان بول کر بلال کے ساتھ اندر کی طرف بڑھا۔۔۔ نمرہ بیٹھی سوچوں میں گھوم ہوں گئی۔۔۔

پپ۔۔۔ پیچھے ہٹو۔۔۔ ایشم رور ہی ہے۔۔۔ "منت رایان کے"

کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔۔ جو کہ اس کے گرد حصار بنائے ہوئے تھا۔۔۔ "یار۔۔۔ سکون سے سونے بھی نہیں دے رہی۔۔۔" رایان اس کے پیٹ کے گرد اور بھی مضبوط حصار بناتے ہوئے بولا۔۔۔ ایشم کی رونے کی آواز پر رایان اٹھ کر بیٹھا۔۔۔ منت بیڈ سے اٹھنے ہی لگی تھی۔۔۔ کہ رایان نے اس کی کلائی پکڑی۔۔۔ "تم آرام کرو۔۔۔ میں ایشم کو پکڑتا ہوں۔۔۔" رایان بول کر بیڈ سے اٹھا۔۔۔ ایشم کو اٹھاتے رایان کمرے سے باہر نکلا۔۔۔ رایان ایشم کے ساتھ کھلتے ہوئے باتیں کرتے لاونج میں آیا۔۔۔ "رایان میں کب سے"

"تمہارا انتظار کر رہی تھی۔۔۔"

نمرہ نے رایان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ رایان تھوڑا سا پیچھے ہوا تھا۔۔۔ "میں سویا ہوا تھا۔۔۔" رایان ایشم کی طرف دیکھتے

ہوئے بولا۔۔۔۔۔ "یہ بچی کون ہے۔۔۔ اور تم نے کیوں اٹھائی
 ہے۔۔۔۔۔" نمرہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سوالیہ نظروں سے
 پوچھا۔۔۔۔۔ "یہ ہماری بیٹی ہے۔۔۔۔۔" منت رایان کے پیچھے آکر کھڑی
 ہوئی۔۔۔۔۔ رایان نے منت کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔ اور مسکرایا۔۔۔۔۔ نمرہ
 نے حیرانگی سے رایان کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔ "بی۔۔۔ یہ کیا بول رہی
 ہے۔۔۔۔۔" نمرہ نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔۔
 یہ میری بیوی ہے۔۔۔۔۔ اور یہ ہماری بیٹی ہے۔۔۔۔۔ "رایان نے منت
 کو اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ نمرہ اسے شوکڈ نظروں سے دیکھ
 رہی تھی۔۔۔۔۔ "لیکن رایان میں تو تم سے محبت کرتی ہوں۔۔۔۔۔" نمرہ
 اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔ "لیکن میں اپنی بیوی اور بیٹی سے
 کرتا ہوں۔۔۔۔۔" رایان نے منت کی طرف دیکھتے ہوئے
 بولا۔۔۔۔۔ "مہمان ہوں۔۔۔۔۔ مہمان بن کر رہوں۔۔۔۔۔ ہماری فیملی

بننے کا نہیں سوچو۔۔۔ "منت اس کی طرف دیکھتے ہوئے جلادینے والی
مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔۔۔۔۔" رایان میں تمھاری دوسری بیوی بننے
کو بھی تیار ہوں۔۔۔۔۔ "نمرہ نے رایان کی طرف نم آنکھوں سے
دیکھا۔۔۔۔۔

نمرہ ہم صرف دوست ہے۔۔۔ میں منت کے علاوہ بیوی کا مقام کسی
کو نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔ پلینز۔۔۔۔۔ "رایان نمرہ کی طرف دیکھتے ہوئے
بولا۔۔۔۔۔ نمرہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔۔۔۔۔ "خدا تم دونوں کو
ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔۔۔" نمرہ بول کر اپنے کمرے کی طرف
بڑھی۔۔۔۔۔ رایان منت کے ساتھ ڈائنگ روم کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

کبیر خان کمرے میں نہیں تھا۔۔۔۔۔ زرا خان فریش ہو کر کمرے سے باہر
نکلی۔۔۔۔۔ نجستہ زرا خان کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔ اور

اسے کندھے سے تھامتے ہوئے اسے احتیاط سے لیے نیچے آئی۔۔۔ زرا
 خان کو چسپور پر بیٹھاتے نجستہ نے اس کے سامنے ناشتہ رکھا۔۔۔ اقصی
 خان زرا خان کو دیکھتے پیار سے اس کی طرف بڑھی۔۔۔
 کیا ہے بچہ۔۔۔ "اقصی خان پیار سے زرا خان کے پاس"
 بیٹھی۔۔۔ "ٹھیک ہوں آنٹی۔۔۔" زرا خان مسکراتے ہوئے
 بولی۔۔۔ "مورے بولو ہم کو۔۔۔ جیسا ہمارا کبیر بولتا۔۔۔" اقصی خان
 نے پیار سے زرا خان کے عارض پر ہاتھ رکھا۔۔۔ زرا خان نے اقصی
 خان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ہونٹوں سے لگایا۔۔۔ "مورے۔۔۔" زرا
 خان نم آنکھوں سے بولی۔۔۔ "مورے ویسے آپ کو نہیں
 لگتا۔۔۔ کہ لالا کو بھی یہاں ہونا چاہیے تھا۔۔۔" غزل مسکراتے ہوئے
 بیٹھی۔۔۔ "لالا گریہ دیکھتے تو بہت خوش ہوتے۔۔۔" غزل نے
 مسکراتے ہوئے زرا خان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

نجستہ نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ "میں کوئی سوال نہیں
 پوچھو گا۔۔۔ نہ میں چاہوں گا۔۔۔ میری بہن پر میں کیا کوئی بھی اپنی
 مرضی چلائے۔۔۔" رایان پیار سے بولا۔۔۔ "کیا تم بلال لالا
 کو۔۔۔" ابھی رایان اتنا ہی بولا تھا۔۔۔ کہ نجستہ بولی۔۔۔ "لالا جیسا
 آپ بولے گے۔۔۔ ویسا ہی کرو گی۔۔۔ پلیز۔۔۔ لالا مجھ سے غلطی ہو
 گئی۔۔۔" نجستہ روتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔ رایان نے اس کے آنسو
 صاف کیے۔۔۔ "میری جان میں بس پوچھ رہا ہوں۔۔۔ کیا تم لالا سے
 شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔"

رایان نے پیار سے پوچھا۔۔۔ "لالا۔۔۔ میں نے ان کو بتایا
 تھا۔۔۔ لیکن انہوں نے کہا۔۔۔ وہ مجھ سے شادی نہیں کرے
 گے۔۔۔" نجستہ ہچکیاں لیتے ہوئے بولی۔۔۔ "رونا بند کرو۔۔۔ میں
 لالا سے بات کرو گا۔۔۔" رایان پیار سے بولتے ہوئے اٹھا۔۔۔ رایان

کمرے سے باہر نکلا۔۔۔ کبیر خان کو دیکھ کر رایان خان کبیر خان کے گلے لگا۔۔۔ "لالا میں نے بولا تھا۔۔۔ اپ ہی نہیں مان رہے تھے۔۔۔" رایان کبیر خان کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔۔۔ "بس فکر چھوڑو۔۔۔ کل نکاح کی تیاری کرو۔۔۔ میں سب سے بات کر لوں گا۔۔۔" کبیر خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ تو ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن لالا آج آپ کو مار پڑنی ہے۔۔۔" رایان خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ کبیر خان نے ایبر و آچکائی۔۔۔ "کبیر خان کو کوئی غصے سے بھی دیکھ سک۔۔۔" ابھی کبیر خان اتنا ہی بولا تھا۔۔۔ کہ اس کی نظر زرا خان پر پڑی۔۔۔ جو اسے غصے سے گھور رہی تھی۔۔۔ زرا خان اسے غصے سے دیکھتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ "لالا میں چلتا ہوں۔۔۔ اب آپ بھی جائے۔۔۔ ورنہ مجھے بھی بھابی مارے گی۔۔۔" رایان خان بول کر غائب ہوا۔۔۔

کبیر خان کمرے میں آیا۔۔۔ زرا خان منہ بنائے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ اسے یقین ہوا تھا۔۔۔ کہ زرا خان اسے مار سکتی ہے۔۔۔ اس کی جان نکال سکتی ہے۔۔۔ کبیر خان زرا خان کی طرف بڑھا۔۔۔ زرا خان تھوڑا سا دور ہوئی تھی۔۔۔ "یار۔۔۔ اب کیا کیا میں نے۔۔۔" کبیر خان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے التجائیں لہجے میں پوچھا۔۔۔ "اتنے معصوم نہیں بنے۔۔۔ مجھے جیسے پتہ نہیں۔۔۔ اپ کتنے معصوم ہے۔۔۔" زرا خان کبیر خان کو گھورتے ہوئے بولی۔۔۔ "یار میں کب معصوم بنا۔۔۔ بتاؤ کیا ہوا۔۔۔" کبیر خان زرا خان کے قریب بیٹھا۔۔۔

کچھ نہیں ہوا۔۔۔ دور رہوں۔۔۔" زرا خان اسے غصے سے دیکھتے "ہوئے بولی۔۔۔" ہو گیا۔۔۔ اب بتاؤ۔۔۔" کبیر خان تھوڑا سا دور

ہوا۔۔۔ زراخان چہرہ دوسری طرف کر گئی۔۔۔ کبیر خان زراخان کی
 کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے قریب کر گیا۔۔۔ کبیر خان نے اس
 کے کندھے پر ہونٹ رکھے۔۔۔ "کیوں ناراض ہوتی ہوں۔۔۔ نہیں
 ناراضگی برداشت کر سکتا ہوں۔۔۔" کبیر خان نے زراخان کا چہرہ
 ٹھوڑی سے پکڑتے ہوئے اوپر کیا۔۔۔ زراخان نے نم آنکھوں سے اس
 کی طرف دیکھا۔۔۔ زراخان کبیر خان کے گلے لگی ہچکیاں لینے
 لگی۔۔۔ کبیر خان اسے خود سے الگ کرتے اس کے آنسو صاف کرنے
 لگا۔۔۔

میری جان رو کیوں رہی ہوں۔۔۔ "کبیر خان زراخان کی طرف پیار"
 سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "تم بہت برے ہوں۔۔۔ مجھے رات میں
 چھوڑ کر چلے گئے تھے۔۔۔" زراخان ہیچکی لیتے ہوئے
 بولی۔۔۔ "میری جان رات میں نہیں صبح گیا تھا۔۔۔ رات ساری تو میں

نے اپنی خوبصورت بیوی کا جائزہ لیا ہے۔۔۔" کبیر خان اس کے دانتوں کی لوں کو ہونٹوں سے چھوتے ہوئے بولا۔۔۔ زرا خان اس کی بات پر سرخ ہوئی تھی۔۔۔

لیکن اب میں کل تک یہی رہوں گا۔۔۔ اپنی جان کے پاس۔۔۔" کبیر خان نرمی سے زرا خان کو لیٹاتے ہوئے اس پر جھکا اس کے ہونٹوں کو شدت سے چومنے لگا۔۔۔ زرا خان بھی اس کی گردن کے گرد حصار بناتے ہوئے اسے لمس کو محسوس کرنے لگی۔۔۔۔۔

رایان خان کمرے میں آیا۔۔۔ کمرے میں اس وقت صرف ایشم ہی تھی۔۔۔ جو کہ بیڈ پر سو رہی تھی۔۔۔ رایان خان نے واشروم کے دروازے کی طرف نظریں دوڑائیں۔۔۔ جو کہ بند تھا۔۔۔ رایان خان شرٹ کے بٹن کھولتے شرٹ کو صوفے پر پھینکتے ہوئے واشروم کی

طرف بڑھا۔۔۔ رایان خان واشروم میں داخل ہوتے دروازہ لو کڈ کرتے منت کی طرف بڑھا۔۔۔ جو کہ کپڑے پہن رہی تھی۔۔۔ منت اپنے کپڑے ابھی پہننے ہی لگی تھی۔۔۔ کہ رایان خان نے اس کا ہاتھ پکڑتے اسے دیوار کے ساتھ لگائے اس کے ہونٹوں پہ جھکا۔۔۔ رایان خان اس کے ہونٹوں کو شدت سے چوم رہا تھا۔۔۔ منت اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

رایان پوری شدت سے اس کے ہونٹوں کو چوم رہا

تھا۔۔۔۔۔ "رایان۔۔۔" منت اسے خود سے دور کرتے ہوئے

بولی۔۔۔ "کیا ہوا۔۔۔" رایان نے منت کی طرف سوالیہ نظروں سے

دیکھا۔۔۔ "مم۔۔۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔" منت نظریں

جھکائے بولی۔۔۔ "طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ تو شاور کیوں لے رہی

تھی۔۔۔" رایان نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے

دیکھا۔۔۔"و۔۔۔وہ۔۔۔تو بس سمیل نہیں۔۔۔"منت بولتے ہوئے
 روکی تھی۔۔۔"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔"رایان نے باتھ گاؤن پکڑتے
 اسے پکڑا یا۔۔۔جسے پکڑتے منت پہنتے جلدی سے باہر کی طرف
 بڑھی۔۔۔۔۔رایان نے اس کی کلائی پکڑی تھی۔۔۔کہ ایشم کے رونے
 کی آواز پر رایان نے منت کی کلائی چھوڑی۔۔۔منت جلدی سے
 واش روم سے نکلتے ہوئے کمرے میں آئی۔۔۔۔۔ایشم رو رہی
 تھی۔۔۔منت ایشم کی طرف بڑھتے ہوئے اسے جلدی سے اٹھاتے
 کندھے سے لگا گئی۔۔۔ایشم رو رہی تھی۔۔۔۔۔
 میرا بچہ۔۔۔"رایان واش روم سے نکلتے ایشم کو منت سے پکڑ چکا"
 تھا۔۔۔ایشم کھلکھلا کر مسکرائی تھی۔۔۔۔۔"جاؤ۔۔۔۔۔چنیج
 کرو۔۔۔"رایان ایشم کو لیے بیڈ پر بیٹھا۔۔۔۔۔

غزل ابھی سو رہی تھی۔۔۔ راضون خان اس کے چہرے کا طواف کر رہا تھا۔۔۔ جو کہ بلا کی معصومیت لیے سو رہی تھی۔۔۔ راضون خان کی سانسوں کی تپش اسے محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے غزل جاگ چکی تھی۔۔۔ لیکن آنکھیں موندے ہی لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ راضون خان نے اس کے ہونٹوں کو انگوٹھے سے سہلایا تھا۔۔۔ غزل اسی لمحے آنکھیں کھولتے ہوئے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ گئی۔۔۔۔۔

راضون خان نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ "مم۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے فریش ہونے جانا ہے۔۔۔" غزل اٹھتے ہوئے بولی۔۔۔ "مجھے بھی جانا ہے۔۔۔ چلو ساتھ ہی فریش ہوتے ہیں۔۔۔" راضون خان بھی اٹھا تھا۔۔۔ "نہیں آپ نہیں۔۔۔ میں جاؤ گی۔۔۔ بس" غزل راضون خان کے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے

بولی۔۔۔۔"اتنا کیوں ڈرتی ہوں۔۔۔۔"راضون خان غزل کی پلکوں پہ
 پھونک مارتے ہوئے بولا۔۔۔۔"نہیں ڈرتی۔۔۔۔"غزل نظریں
 جھکائے بولی۔۔۔۔۔

نہیں ڈرتی۔۔۔۔"راضون خان نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے
 دیکھا۔۔۔۔غزل نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔۔راضون خان نے کندھے
 اچکاتے ہوئے اس کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیا۔۔۔۔اور اس کی
 سانسیں انہیل کرنے لگا۔۔۔۔غزل اس کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑے
 ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کبیر خان زرا خان کو اپنے حصار میں لیے سو رہا تھا۔۔۔۔زرا خان کبیر خان
 کے حصار میں اس کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئی تھی۔۔۔۔کبیر

خان نے آنکھیں کھولتے ہوئے ایبر واچکائی۔۔۔ زراخان کبیر خان کے
 سینے پر سر رکھ گئی۔۔۔ "خود قریب آرہی ہوں۔۔۔ اگر میں قریب
 آیا۔۔۔ تو پھر دور بھاگتی ہوں۔۔۔" کبیر خان زراخان کے بال پہ
 ہونٹ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "ہر وقت رومانس کی کیوں پری
 ہوتی۔۔۔" زراخان کبیر خان کو گھورتے ہوئے بولی۔۔۔ "دل چاہتا
 ہے۔۔۔" کبیر خان آنکھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔ "پیچھے ہٹو۔۔۔ مجھے
 فریش ہونے جانا ہے۔۔۔" زراخان کبیر خان کو خود سے دور کرتے
 ہوئے بولی۔۔۔ "چلے جانا۔۔۔ اتنی بھی کہا جلدی ہے۔۔۔" کبیر
 خان نے زراخان کی کان کی لوں کو ہونٹوں سے چھوتے ہوئے
 کہا۔۔۔ "نہیں۔۔۔ ہر گز نہیں۔۔۔ دور ہٹو۔۔۔" زراخان کبیر خان
 کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔۔ "کبیر خان نے اس کی طرف
 دیکھا۔۔۔"

ذرا خان اسے گھور رہی تھی۔۔۔ کبیر خان اسے اپنے حصار سے آزاد کر
 گیا۔۔۔ "گوڈ۔۔۔" ذرا خان بولتے بیڈ سے اٹھی۔۔۔ کبیر خان ذرا خان
 کے جاتے ہی بیڈ سے اٹھتے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا۔۔۔ ذرا خان
 فریش ہو کر مرار کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان نے
 ڈریسنگ روم سے نکلتے اس کے پیٹ کے گرد حصار بنایا۔۔۔ اور ذرا
 خان کے کندھے پر ہونٹ رکھے۔۔۔ "میری بیوی کتنی خوبصورت
 ہوتی جا رہی ہے۔۔۔" کبیر خان نے ذرا خان کے بال آگے کرتے
 ہوئے کہا۔۔۔ "میں پہلے ہی تھی۔۔۔" ذرا خان بال واپس پیچھے ہوتے
 ہوئے بولی۔۔۔ کبیر خان ہلکا سا اپنا ہاتھ ذرا خان کے پیٹ پہ گھومنے
 لگا۔۔۔ "کک۔۔۔ کیا کر رہے ہوں۔۔۔" ذرا خان اس کے ہاتھ پر ہاتھ
 رکھتے ہوئے بولی۔۔۔ "اپنے بچے کو بتا رہا ہوں۔۔۔ کہ بھئی یہ بیوی
 صرف میری ہے۔۔۔" کبیر خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ "نہیں

بتائے۔۔۔"زراخان نے کبیر خان کی طرف مرار سے دیکھا۔۔۔کبیر
 باکی سے چھوتے ہوئے اس کی کان کی خان اسے آنکھ مارتے اسے بے
 لوں پہ ہونٹ رکھ گیا۔۔۔"دور رہوں۔۔۔"زراخان کبیر خان کے
 پیٹ میں کوئی مارتے ہوئے بولی۔۔۔

آہہ۔۔۔یار۔۔۔"کبیر خان نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔"چلو"
 باہر۔۔۔"زراخان باہر کی طرف بڑھی۔۔۔کبیر خان نے اس کی کلائی
 پکڑی۔۔۔"آج بلال کا اور خجستہ کا نکاح کروانا ہے۔۔۔تیار
 رہنا۔۔۔"کبیر خان اسے آنکھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔"نکاح ان کا
 ہے۔۔۔میرا تو نہیں ہے۔۔۔"زراخان نے کبیر خان کی طرف
 دیکھا۔۔۔"نکاح تو ہو گیا۔۔۔جان۔۔۔اگر تم بولو۔۔۔تو ہم وڈینگ
 نائٹ دوبارہ منالے۔۔۔"کبیر مسکراتے ہوئے

بولا۔۔۔ "نہیں۔۔۔" زراخان اپنی کلائی چھرواتے باہر نکلی۔۔۔ کبیر
خان بھی مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔

زراخان نیچے لاونج میں زویا کے ساتھ بیٹھی۔۔۔ "بھابی ویسے ٹائم زیادہ
نہیں ہو گیا۔۔۔" زویا نجستہ کو آنکھ مارتے ہوئے بولی۔۔۔ "اپنے جا کر
لالا سے پوچھ لوں۔۔۔" زراخان ان کی بات سمجھتے سرخ ہوتے
بولی۔۔۔ "کبیر خان اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اسی کو دیکھ رہا
تھا۔۔۔ نجستہ نظریں جھکائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ وجہ بلال خان۔۔۔ جو
کہ سامنے ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ بلال خان اسی پہ نظریں جمائے ہوئے
تھا۔۔۔" بلال۔۔۔ "جا کر تم تیار ہو جاؤ۔۔۔ نجستہ بچے تم بھی تیار ہو
جاؤ۔۔۔ سب یہی بیٹھے ہوئے ہوں۔۔۔ نکاح کا وقت ہو رہا
ہے۔۔۔" کبیر خان نے سب پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

کبیر خان نے کب سب سے بات کی کسی کو معلوم ہی نہیں ہوا۔۔۔ کبیر خان بولتے آگاہ جان کے کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔ نجستہ، زویا اور زرا خان اندر نجستہ خان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ نجستہ کمرے میں آتے لہنگا لیے واش روم میں بند ہوئی۔۔۔ نجستہ لہنگا پہن کر باہر آئی۔۔۔ زرا خان اسے دیکھتے ہوئے مسکرائی۔۔۔ "ماشاء اللہ بہت خوبصورت لگ رہی ہوں۔۔۔" زرا خان پیار سے گلے لگاتے ہوئے بولی۔۔۔

نجستہ باقی تمھیں یہ بیوٹیشن تیار کر دے گی۔۔۔ ہم بھی تھوڑا سا تیار " ہو جائے۔۔۔" زویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ نجستہ اثبات میں سر ہلاتے مرار کے سامنے بیٹھی۔۔۔ بیوٹیشن اسے تیار کر رہی تھی۔۔۔ زرا خان، زویا خان کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔۔

ذرا خان لائٹ پنک کلر کی لوز پٹھانی فراک پہنے ہوئے کانوں میں بڑے
 بڑے جھمکے گلے میں چوکر پہنے سر پر دوپٹہ سیٹ کیے صوفے پر بیٹھی
 ہوئی تھی۔۔۔۔۔ کبیر خان، راضون خان کے پاس کھڑا اسی پر نظریں
 جمائے ہوئے تھا۔۔۔۔۔ ذرا خان اس کی نظروں کی تپش سے سرخ ہو
 رہی تھی۔۔۔۔۔ ذرا خان بار بار اپنا دوپٹہ چہرے پر رکھتے اپنے تپتے عارض
 کو رگر رہی تھی۔۔۔۔۔ کبیر خان اسے دیکھتے مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔
 راضون خان نے کبیر خان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے
 جھنجھوڑا۔۔۔۔۔ "لالا۔۔۔۔۔ نکاح خواں آگیا ہے۔۔۔۔۔" راضون خان اس
 کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔ "اچھا چلو۔۔۔۔۔" کبیر خان اپنے بالوں
 میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کے ساتھ مردان خانے کی طرف
 بڑھا۔۔۔۔۔ بلال خان اور نجستہ دونوں کی رضامندی کے بعد نجستہ کو
 زویا، غزل بلال خان کے کمرے میں بیٹھا چکی تھی۔۔۔۔۔ اب لاونج

میں سب تھے۔۔۔ سوائے نجستہ کے۔۔۔ "آگاہ جان۔۔۔ میرے خیال میں اب ہمیں ان کا بھی کچھ سوچ لینا چاہیے۔۔۔" کبیر خان زویا اور اذان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "دیکھو۔۔۔ زویا میری بیٹی ہے۔۔۔ اور اذان بھی مجھے بہت عزیز ہے۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ ہماری حویلی میں کوئی ایسا کام ہوں۔۔۔ جس سے رشتے بکھر جائے۔۔۔ اسی لیے میں چاہتا ہوں۔۔۔ کہ تم دونوں کی بھی رخصتی ہو جائے۔۔۔" کبیر خان سنجیدگی سے بولا۔۔۔ اذان نے زویا کی طرف دیکھتے ہوئے ایبرو اچکائی۔۔۔

زویا نظریں جھکا گئی۔۔۔ کبیر خان نے زویا کے سر پہ پیار سے ہاتھ رکھا۔۔۔ "اگر یہ تنگ کرے۔۔۔ مجھے بتانا۔۔۔ اس کے کان میں کھینچو گا۔۔۔" کبیر خان کی بات پہ سب کھل کر مسکرائے۔۔۔ اور کچھ ہی دیر میں زویا کو بھی اذان کے کمرے میں بیٹھا دیا۔۔۔

کبیر خان اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔ جہاں زرا خان اپنا دوپٹہ اتار کر رکھ رہی تھی۔۔۔ کبیر خان نے اس کی کلائی پکڑی۔۔۔ اور پھر اسے اٹھاتے ہوئے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔ کبیر خان زرا خان کو گود میں اٹھائے لاونج سے نکلتے کارپیوچ میں آیا۔۔۔ کبیر خان زرا خان کو گاڑی میں بیٹھاتے ڈرائیونگ سٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔ "ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔" زرا خان نے کبیر خان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ "ششش۔۔۔" کبیر خان نے اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھی۔۔۔ زرا خان خاموش ہوئی تھی۔۔۔ کچھ دیر بعد گاڑی خان مینشن کے کارپیوچ میں آکر روکی۔۔۔

زرا خان نے حیرانگی سے کبیر خان کی طرف دیکھا۔۔۔ کبیر خان اس کی کلائی پکڑے اندر کی طرف بڑھا۔۔۔ ریشمہ خان میکال کو گود میں لیے

بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ زراخان کبیر خان کو دیکھتے ہوئے ریشمہ خان اٹھتی ان کی طرف بڑھی۔۔۔ زراخان ریشمہ خان کے گلے لگی۔۔۔ پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہو چکی تھی۔۔۔ زراخان میکال کو اٹھاتے ہوئے اس کے چہرہ پہ ہونٹ رکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ کبیر خان نے زراخان سے میکال کو لیا۔۔۔ "تمہارے لیے ٹھیک نہیں۔۔۔" کبیر خان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

لالا کہاں ہے۔۔۔ "زراخان نے ریشمہ خان کی طرف دیکھتے ہوئے" پوچھا۔۔۔ "وہ حویلی نہیں ہے۔۔۔ شہر گیا ہے۔۔۔ تمہارا بابا کے ساتھ۔۔۔" ریشمہ خان مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ "ماما۔۔۔" میکال نے زراخان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔۔۔ زراخان نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ "جی میری جان۔۔۔" زراخان مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ "یہ بابا ہے۔۔۔" میکال نے اس کی طرف سوالیہ

نظروں سے دیکھا۔۔۔ زراخان نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔ اگر اس کا بھائی یہاں ہوتا تو وہ بتا سکتی۔۔۔ یہ نہیں تمہارے بابا۔۔۔ بی تمہارے مامو ہے۔۔۔ لیکن وہ میکل کا دل نہیں توڑ سکتی تھی۔۔۔

زراخان میکل کو بیڈ پر لیٹاتے اس کی پیشانی پہ ہونٹ رکھتے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔ میکل سوچکا تھا۔۔۔ کبیر خان زراخان کی طرف بڑھے اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھتے ہوئے اسے اٹھاتے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا۔۔۔ "آج ہم یہاں سوئے گے۔۔۔" کبیر خان مسکراتے ہوئے

بولا۔۔۔ "نہیں۔۔۔ ہر گز نہیں۔۔۔" زراخان اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔ کبیر خان اس کی زپ کھولتے اسے آنکھ مار گیا۔۔۔ زراخان نے کبیر خان کو گھورا تھا۔۔۔ کبیر خان کندھے اچکاتے ہوئے اس کی

طرف بڑھتے اس کی فراک زمین بوس کرتے اسے صوفے پہ لیٹاتے
اس پہ جھکا تھا۔۔۔

راضون خان بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ کہ غزل
کمرے میں آئی۔۔۔ غزل ولوٹ کے لہنگا چولی پہنے ہوئی تھی۔۔۔ اس
کے دوپٹے سے اس کا سارا جسم چپھا ہوا تھا۔۔۔ راضون خان نے غزل
کی طرف دیکھتے ہوئے اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا۔۔۔ "غزل
اسے دیکھتے نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔ راضون خان نے حیرانگی سے اس کی
طرف دیکھا۔۔۔ یہ وہی غزل تھی۔۔۔ جو اس سے ڈرتی تھی۔۔۔ اب
کیسے منع کر رہی ہے۔۔۔ راضون خان اس کی ہمت کی داد دیتے بیڈ سے
اٹھتے اس کی طرف بڑھا۔۔۔ اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے

قریب کر گیا۔۔۔ غزل کو اس کی سانسیں اپنی پیشانی پہ محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

غزل نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے دور کرنا چاہا۔۔۔ لیکن راضون خان اس کے ہونٹوں پہ جھکا اسے اٹھاتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھا۔۔۔ اسے بیڈ پر لیٹاتے راضون خان اس کی سانسیں انہیل کر گیا۔۔۔۔۔

رایان خان ایشم کی پیشانی پہ ہونٹ رکھتے ہوئے بیڈ پر آکر بیٹھا۔۔۔ منت کمرے میں نہیں تھی۔۔۔ رایان خان ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا۔۔۔ رایان نے دروازہ کھولا ہی تھا۔۔۔ کہ اندر منت کو دیکھتے مسکرایا۔۔۔ منت اپنی ساڑھی چینج کر رہی تھی۔۔۔ منت نے اپنی ساڑھی کے پلو سے پیزا تارنی شروع ہی کی تھی۔۔۔ رایان خان

مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔۔۔"اپنے حسیں کا دیدار ہمیں
بھی کرنے دو۔۔۔"رایان خان اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اس کے
کندھے پر ہونٹ رکھ گیا۔۔۔

۔۔۔"ابھی منت بولنے ہی لگی تھی۔۔۔کہ رایان"
بولا۔۔۔"ششش۔۔۔اج صرف مجھے محسوس کرنا۔۔۔میں تمہیں
محسوس کرو گا۔۔۔"رایان نے اس کی کان کی لوں کو ہونٹوں سے
چھوتے ہوئے بولا۔۔۔رایان اس کی ساڑھی کے پلو کو الگ کرتے اس
کی بلاؤز کی ڈوریاں کھول گیا۔۔۔منت شرماتے ہوئے اس کے سینے میں
چہرہ چھپا گئی۔۔۔رایان خان نے مسکراتے ہوئے اسے خود سے الگ
کیا۔۔۔اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے رایان خان دورا چھال
گیا۔۔۔رایان خان منت کو لیے ڈریسنگ روم کے صوفے پہ گرا

وجود سے الگ کر گیا۔۔۔ زویا کا سارا خون نچوڑ کر اس کے چہرے پر آیا تھا۔۔۔

اذان خان اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اذان خان اسے سختی سے خود میں بیچتے ہوئے اس کی ناز کی محسوس کرنے لگا۔۔۔ "وعدہ کرتا ہوں۔۔۔ اج رات تمہاری اتنی چینیخے نکلو اوگا۔۔۔ یاد کرو گی۔۔۔" اذان خان اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اس کا لہنگا بھی الگ کرتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے یوں ہی اٹھاتے بیڈ کی طرف بڑھا۔۔۔ اذان خان اپنی شرٹ اتارتے دور پھینک چکا تھا۔۔۔ اذان خان اس پر جھکتا اس کے ہونٹوں کو شدت سے چومنے لگا۔۔۔

اذان خان کا ہاتھ زویا کے وجود پر رینگ رہا تھا۔۔۔ اور وہ بے بس ہوئی اسے برداشت کرنے لگی۔۔۔ اذان خان اس کی حالت میں اس میں

سمایا۔۔۔ جس سے زویا کی چیخ نکلی تھی۔۔۔ جسے اذان خان ہونٹوں پہ
جھکاروک چکا تھا۔۔۔ اذان خان اس کے وجود پر اپنا حق جتاتے ہوئے
اسے سکھنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

بلال خان نجستہ کے پاس آکر بیٹھا۔۔۔ نجستہ کا دل کانوں میں بجنا شروع
ہوا تھا۔۔۔ بلال خان نے نجستہ کا ہاتھ پکڑا۔۔۔ نجستہ کا دل باہر نکلا
تھا۔۔۔ "نجستہ اجازت ہے۔۔۔" بلال خان نے نجستہ کا چہرہ ٹھوڑی
سے پکڑتے اوپر کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔ نجستہ نفی میں سر ہلا
گئی۔۔۔ بلال خان مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ "اتنا
سا بھی درد نہیں دوگا۔۔۔" بلال خان اپنی انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا
فاصلہ بناتے ہوئے بولا۔۔۔

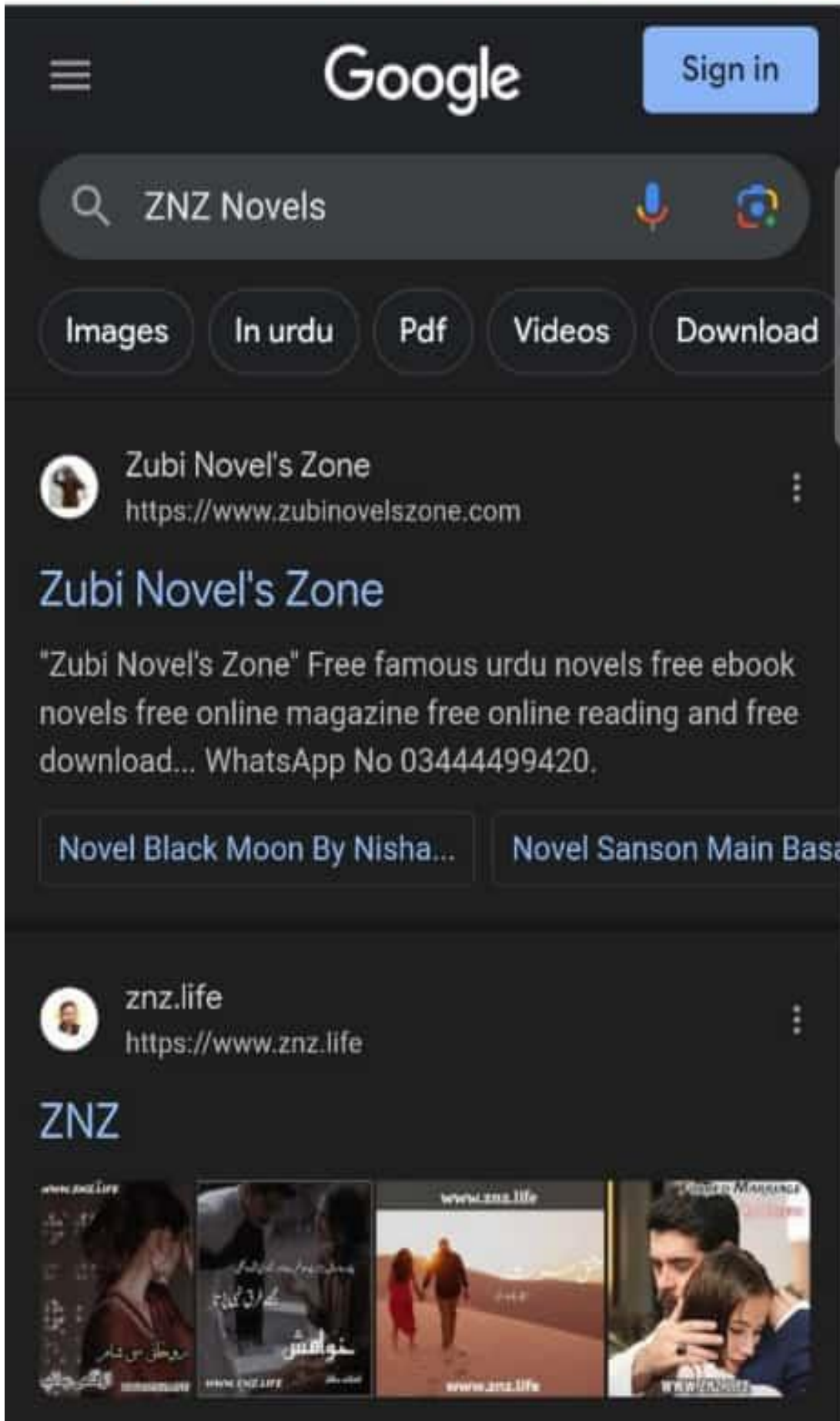
نجستہ بلال خان کے گلے لگتے رونا شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ "آ۔۔۔۔۔ اپ بہت برے ہے۔۔۔۔۔ مجھے لگا تھا۔۔۔۔۔ مجھ پر غصے کرے گے۔۔۔۔۔ میں سچ میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔۔۔" نجستہ روتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔ "میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔ تمہیں اپنی شدتوں سے بتاؤ گا۔۔۔۔۔ کتنا انتظار کیا۔۔۔۔۔ ایک ایک پل ترسا ہوں۔۔۔۔۔ تمہارے لیے۔۔۔۔۔" بلال خان نجستہ کی پیشانی پہ ہونٹ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔ نجستہ کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے تیزی سے شروع ہوئے تھے۔۔۔۔۔ بلال خان اسے تکیہ پہ لیٹاتے ہوئے اس کے آنسو ہونٹوں سے چننے لگا۔۔۔۔۔ بلال خان لائٹس آف کرتے خود کو اور نجستہ کو ہر پردے سے آزاد کرتے اس میں سما یا۔۔۔۔۔ نجستہ اسے برداشت کرتی آنکھیں بند کرتے اس کی گردن میں باہیں حائل کر گئی۔۔۔۔۔

ختم شدہ



اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپ کے لئے لائے ہیں دنیا کا سب سے بڑا ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں جو ناولز آپ کو کبھی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM  **ZNZ.LIFE**



تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہیں کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے
باسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں
مزید کے لئے رابطہ کریں

0344 4499420

Click On The Link Above To Read More Novels /  /  [0344 4499420](https://www.zubinovelszone.com/)

<https://www.zubinovelszone.com/>

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelszone.com>

<https://www.znzlibrary.com/>

<https://www.znz.today>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاں پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

[0344 4499420](https://www.facebook.com/zubairkhanafri2020)

<https://www.facebook.com/zubairkhanafri2020>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

WhatsApp Channel Link

[Channel Join Now](#)

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](#) / [✉](#) [0344 4499420](https://www.zubinovelszone.com/)

<https://www.zubinovelszone.com/>